عمران سیریز





ماڈرنگا



مظہر کلیم ایم اے

نادرا سکس ٹیم کا ایک دلچسپ ہنگامہ خیز

کارنامہ

ماکازونگا

مصنف .. مظہر کلیم ایم اے

نگران .. ایم اے ساجد

قیمت .. [redacted]

جمال پبلشرز بوہڑ گیٹ ملتان

عمران سیریز کے ہنگامہ خیز جاسوسی ناول

نام			قیمت
بگ پوائنٹ (عمران سیریز)			۶/۵۰
فلائٹ زیرو	〃	〃	۶/۵۰
موت کی وادی	〃	〃	۶/۵۰
مقدس راز	〃	〃	۱۰/۵۰
قاتل مجسمہ	〃	〃	۱۰/۵۰
ڈیتھ فیلو	〃	〃	۹/-
ڈبل مین	〃	〃	۹/-
گاس در	〃	〃	۱۰/۵۰
شیطان کے چیلے	〃	〃	۱۰/۵۰
عمران اور دیوتا	〃	〃	۱۰/۵۰
دیوتا کی موت	〃	〃	۱۰/۵۰
ہنستی موت	〃	〃	۱۳/۵۰
ایکسٹو کا راز	〃	〃	۱۳/۵۰
ہمت کا میدان	〃	〃	۱۰/۵۰
آزادی کا فریب	〃	〃	۱۰/۵۰
شیڈو آف ڈیتھ	〃	〃	۱۲/-
نصورانی موت	〃	〃	۱۲/-
کنگ آف کنگز	〃	〃	۱۲/-
ناچتی لاشیں	〃	〃	۱۰/۵۰
موت کا تعاقب (عمران سیریز)			۶/۵۰
انوکھا پلان	〃	〃	۶/۵۰
کیپٹن برناڈ	〃	〃	۶/۵۰
پراسرار فارمولا	〃	〃	۶/۵۰
مسٹر برم	〃	〃	۶/۵۰
زہریلا عمران	〃	〃	۹/-
ہارٹ بزنس	〃	〃	۱۰/۵۰
اپریشن ٹوایسٹ	〃	〃	۹/-
عمران اور موت	〃	〃	۹/-
ریٹائرنگ روم	〃	〃	۶/۵۰
تنظیم کی موت	〃	〃	۶/۵۰
ڈیڈ لینڈ I	〃	〃	۹/-
〃 II	〃	〃	۹/-
میجر ڈریک	〃	〃	۱۰/۵۰
خوفناک تصادم	〃	〃	۹/۵۰
شیطان کی جنت	〃	〃	۹/-
برفانی عفریت	〃	〃	۹/-
شوگی پاما I	〃	〃	۹/-
II	〃	〃	



پیش لفظ

معزز قارئین -!

سلام مسنون - ماکازونگا کا نیا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ناول میری پہلی کاوش ہے یہ پہلی کاوش ہی آپ کو جس طرح پسند آئی اس کے لئے جہاں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکر گزار ہوں ۔ وہاں میں آپ کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ آپ کی اس بے پناہ حوصلہ افزائی سے مجھے مزید لکھنے پہ مجبور کردیا۔

یہ ناول جب شائع ہوا تھا تو اس وقت مارکیٹ میں ابن صفی کا سکہ چلتا تھا اور کوئی بھی پبلشر کسی نئے نام کو متعارف کرانے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا چنانچہ حسب روائت یہ ناول بھی ابن صفی کے لیبل کے تحت چھپا لیکن اس کے پیش لفظ میں میں نے لکھا کہ اگر قارئین نئے ناموں کی حوصلہ افزائی کریں تو ابن صفی کا سکہ کھوٹا ثابت ہوسکتا ہے

مجھے خوشی ہے کہ قارئین نے میری بات کو لبیک کہا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ آج جاسوسی ادب میں کئی نئے نام اپنا مقام بنا چکے ہیں اور جاسوسی ادب کا مستقبل روز بروز درخشاں ہوتا جارہا ہے اس سلسلے میں ابھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک اور حصار ایسا رہ گیا ہے جس سے نکلنا بے حد ضروری ہے ہمارا جاسوسی ادب مخصوص کرداروں کے مضبوط جال میں جکڑا ہوا ہے نئے کردار چھاپنا آج بھی پبلشر کے لئے اتنا ہی مشکل ہے جتنا کسی وقت میں نئے نام شائع کرنا تھا میں ایک بار پھر قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نئے کرداروں کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ ہمارا جاسوسی ادب اس آخری حصار کو بھی پھلانگ سکے اور مصنفین حضرات کو اپنی صحیح تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع ملے۔ اگر آپ ایسا کریں تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مارکیٹ میں جلد ہی ایسے نئے کردار آجائیں گے جو اپنی منفرد اور رنگارنگ صلاحیتوں کی بنا پر جاسوسی ادب کو چار چاند لگا دیں گے۔

مجھے امید ہے کہ قارئین حضرات اس تحریک میں ضرور تعاون فرمائیں گے اور اس کی کامیابی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔

شکریہ

والسلام

مظہر کلیم ایم اے





سردی اپنے پورے شباب پر تھی عموماً زندگی کی جوانیاں شام ہوتے ہی ختم ہو جاتی ہیں لیکن امراء طبقہ کی اصل زندگی شام سے ہی شروع ہوتی ہے اس لئے شہر کے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں، رقص گاہوں، جوئے خانوں اور عیاشی کے خفیہ اڈوں میں شام ہوتے ہی چہل پہل شروع ہو جاتی اور پھر صبح تک رنگ و نور کا ایک سیلاب ہر طرف رواں دواں نظر آتا۔ رین بو ہوٹل دارالحکومت کا انتہائی شاندار اور وسیع و عریض ہوٹل تھا جہاں صرف اعلیٰ

امراء طبقہ ہی داخل ہونے کی جرأت کر سکتا تھا۔ ویسے تو چہل پہل یہاں ہر رات ہوتی تھی لیکن آج تو یہ چہل پہل اپنے پورے شباب پر تھی۔ ہال میں کرسیاں انتہائی قرینے سے سجائی گئیں تھیں ہر خالی ٹیبل پر ریزرویشن کارڈ لگا ہوا تھا ہال کو اتنے خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا کہ انسان دیکھتے کا دیکھتا ہی رہ جاتا وہ ایسا محسوس کرتا جیسے الف لیلیٰ دنیا میں آ پہنچا ہو۔ پورا ہال بھرا ہوا تھا۔ صرف چند میزیں خالی تھیں۔ یہ سجاوٹ اور رونق رقاصہ میری کے دم سے تھی۔ جس کی شہرت کا ستارہ آج کل بام عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ پوری دنیا میں اس کا رقص اور حسن کی شہرت تھی، ہوٹل [illegible]ین بو میں اس کا یہ دوسرا رقص تھا۔ کل رقص ہی اتنا جذبات خیز [illegible]بان آور ثابت ہوا کہ لوگ اس کے فن حسن اور شباب پر مرمٹے تھے۔ اس لئے آج کل سے بھی زیادہ رونق تھی۔ ابھی پروگرام شروع ہونے میں کافی دیر تھی۔ اس لیے تمام لوگ کافی اور شراب وغیرہ سے شغل کر رہے تھے۔ ہال میں ہلکے ہلکے مترنم قہقہے گونج رہے تھے جن کی شیرینی کے سامنے ہال میں بجنے والا آرکسٹرا بھی کبھی کبھی ماند پڑ جاتا۔

اچانک ہال کے دروازے پر عمران نمودار ہوا وہ زور سے کھنکھارا اور ایک دم تمام لوگوں کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں اور پھر ہال میں ایک دم قہقہے گونج اٹھے اس کی حالت ہی اتنی مضحکہ خیز تھی کہ سنجیدہ سے سنجیدہ انسان

بھی ہنسنے پر مجبور ہو جاتا۔ ایک تو ٹیکنی کلر لباس پھر چہرے پر حماقت کی دبیز تہیں وہ ہال کو اتنی حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جیسے پتھر کے زمانے کا انسان ہو۔ اور یہ سب کچھ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ دیکھنے کا انداز ہی اتنا مضحکہ خیز تھا کہ لوگوں کو بے تحاشہ ہنسنے پر مجبور کر دیتا۔ وہ غور سے ہر چیز کو دیکھتا پہلے ایک آنکھ بند کر کے پھر دوسری اور پھر دونوں آنکھیں جب دونوں آنکھوں سے کچھ نہ نظر آتا تو چہرے پر جھنجلاہٹ طاری ہو جاتی اسے وہاں اس طرح دیکھ دیکھ کر ایک ویٹر ادب سے اس کی طرف بڑھا اور اس سے ریزرویشن کارڈ کے متعلق پوچھنے لگا پہلے تو عمران نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی جب ویٹر زور سے بولا تو وہ ایسے اچھلا جیسے کسی سانپ نے اسے ڈس لیا ہو وہ سنبھلتے سنبھلتے ویٹر کو اپنے ساتھ زمین پر لے آیا ویٹر کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے آئے۔ لیکن وہ کچھ نہ بولا اور عمران کھڑے ہو کر ایسے کپڑے صاف کر رہا تھا جیسے گرنا اس کا معمول [illegible]ر وہ وہاں سے آہستہ آہستہ چلتا ہوا ایک میز پر جا بیٹھا میز پر اس کے نام کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ جو اس کے بیٹھتے ہی پاس کھڑے ہوئے ویٹر نے اٹھا کر میز کے نیچے رکھ دیا اس میز پر چار کرسیاں تھیں۔ عمران نے ساتھ والی کرسی پر ٹانگیں رکھ دیں اور اطمینان سے جیب میں ہاتھ ڈال کر چیونگم کا پیکٹ نکالا اسے پھاڑا

اور پھر چیونگم کا ایک پیس منہ میں ڈال لیا۔ لوگ اسے انتہائی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے اور پھر اس کے بیٹھنے کا انداز اب بھی ہنسی لوگوں کی برداشت سے باہر تھی۔ ایک سمارٹ نوجوان پاس والی میز سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا عمران کے انہماک میں کوئی فرق نہ آیا۔

نوجوان بولا۔

کیا آپ پہلی بار کسی ہوٹل میں آئے ہیں؟ عمران چونکا اور نوجوان کیطرف دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگایا اور زور سے بولا ہائے میری جان تیری تلاش میں میں نے تو سمندر چھان مارے۔ میں روسی راکٹ میں بیٹھ کر خلا میں ہو آیا مگر تم کہیں نہ ملے نوجوان گھبرا گیا اور غصے سے بولا کیا تم پاگل ہو۔

میری جان ہر عاشق کو پاگل ہی کہا جاتا ہے اور پھر تمہاری جیسی حسینہ کا عاشق۔ نوجوان جھینپ گیا اور پھر اس نے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اس کی حالت دیکھ کر ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ ہنستے ہنستے بے حال ہو گئے مگر عمران پھر اسی طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔ اتنے میں صفدر جولیا اور چوہان ہال میں داخل ہوئے وہ تینوں اعلیٰ لباس میں ملبوس تھے خاص طور پر جولیا تو آج خوب بن سنور کر آئی تھی آج کی دعوت بھی انہیں عمران نے دی تھی۔ وہ عمران کی طرف تیر کی طرح بڑھے اور

آپکا [illegible] عرض ہے

ہیلو کا نعرہ لگاتے ہوئے کرسیوں پر بیٹھ گئے مگر جولیا کی کرسی پر تو عمران پیر پھیلائے بیٹھا تھا اس لئے وہ کھڑی رہی اور عمران کی یہ حالت دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

یہ کوئی بیٹھنے کا انداز ہے۔ ہٹاؤ میری کرسی پر سے پیر لیکن عمران بھلا ایسی کچی عرضی کہاں سنتا ہے! اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی وہ اسی طرح پیر پھیلائے چیونگم چباتا رہا اب تو جولیا کا پارہ ایک دم ایک سو دس ڈگری پر پہنچ گیا وہ اور تو کچھ نہ کر سکی۔ اس نے میز پر سے ایش ٹرے اٹھایا اور عمران کے سر پر دے مارا مگر مد مقابل بھی عمران تھا۔ اس صدی کا چالاک ترین انسان۔ ایش ٹرے لگنے سے پہلے وہ کرسی چھوڑ چکا تھا جولیا جھنجلا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران پھر اپنی کرسی پر ایسے بیٹھ گیا جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ تمام ہال کی نظریں ان کی طرف تھیں ان میں سے چند کی نظروں میں ملامت کے آثار تھے اور باقی مسکرا رہے تھے۔ صفدر عمران کی طرف دیکھ کر بولا۔ عمران صاحب آج کی دعوت آخر کس مقصد کے لئے ہے؟

آج میں اور جولیا اپنے عشق کی پہلی سالگرہ منا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ دعوت دی ہے ورنہ مجھے کسی حکیم نے بتایا تھا کہ میں اتنے پیسے خرچ کروں صفدر اور چوہان ہنسنے لگے اور جولیا بھنا کر رہ گئی۔ مگر

کچھ نہ بولی۔ اس کے بعد باتوں کا سلسلہ چل نکلا عمران نے کافی منگائی تھی آہستہ آہستہ جولیا بھی باتوں میں دلچسپی لینے لگی۔ اور اس کا غصہ اتر گیا مگر عمران باتوں کے ساتھ ساتھ ہال پر بھی نظر دوڑا لیتا۔ اچانک وہ بری طرح چونکا اور کچھ سنبھل کر بیٹھ گیا۔ لیکن یہ صرف چند سیکنڈ کے لئے ہوا اس کے بعد وہ اسی طرح لاپرواہ ہو گیا لیکن صفدر خاص طور پر تشویش میں پڑ گیا کیوں کہ عمران کا اس طرح چونکنا اس کے لئے کسی خاص بات کی طرف اشارہ کرتا تھا اس کی نظریں فوراً داخلی دروازے کی طرف اٹھیں وہاں سے ایک غیر ملکی نوجوان انتہائی اعلیٰ گرم سوٹ میں ملبوس آہستہ آہستہ ایک میز کی طرف بڑھ رہا تھا صفدر نے سمجھ لیا کہ عمران اسے ہی دیکھ کر چونکا ہے اس نے عمران سے پوچھا یہ کون ہے؟

میری ہونے والی بیوی کے داماد کا سسٹر۔

"کیا بات ہوئی چوہان نے حیرت سے منہ پھاڑ کر پوچھا۔ کمال ہے اتنی بڑی بات ہو گئی۔ اور تم کہتے ہو کوئی بات ہی نہیں۔

عمران منہ بنا کر بولا۔

آخر ہوا کیا؟ جولیا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں پوچھا۔

عمران نے ان کی طرف منہ کر کے آہستہ سے کہا۔

یہ نوجوان جرمنی کی سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتا ہے اور اس کا نام ملٹن ہے "جرمنی" مگر یہ یہاں کہاں۔ صفدر اپنی حیرت نہ چھپا سکا۔

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں"۔

مگر تم اسے کس طرح جانتے ہو؟

میں کس کو نہیں جانتا کہو تو اس کی سات پشتوں کا حال بیان کر دوں خیر ہو گا ہمیں کیا چوہان بولا۔ لیکن اس کے چہرے پر بھی تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

صفدر کیا تمہارے پاس ریوالور ہے؟ عمران اچانک صفدر سے مخاطب ہوا۔ "نہیں کیوں ہم یہاں دعوت کھانے آئے ہیں نشانہ بازی کرنے نہیں۔" ہوں لیکن مجھے یہاں ہنگامہ ہوتا نظر آتا ہے خیر دیکھا جائے گا۔

اتنے میں رقص شروع ہو گیا رقص واقعی ہیجان خیز تھا سب لوگ رقص دیکھنے میں مشغول ہو گئے لیکن عمران برے برے منہ بنا رہا تھا جولیا سے رہا نہ گیا۔ اس نے عمران سے پوچھا۔ تم یہ کونین کیوں چبا رہے ہو؟

میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ اس بے معنی اچھل کود پر عاشق ہو گئے ہیں اس سے زیادہ اچھی اچھل کود تو کلو کی اماں کو کے ابا سے لڑائی کے وقت کر لیتی ہوگی۔

رقص اپنے پورے عروج پر تھا اور میری کا جسم آہستہ آہستہ لباس سے بے نیاز ہوتا جا رہا تھا۔ لوگوں کے منہ سے سسکاریاں سی نکل رہی تھیں۔

اچانک عمران تیر کی طرح سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کو گئے تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ ایک زوردار چیخ بلند ہوئی۔ رقص رک گیا۔ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے ان تینوں نے دیکھا کہ وہی نوجوان سینے پر ہاتھ رکھے فرش پر لوٹ رہا ہے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ قتل قتل کا شور مچ گیا لوگ جلدی سے کھسکنے لگے لیکن منتظمین نے دروازے بند کر دیئے جس پر چند لوگوں نے احتجاج کیا لیکن منیجر نے معذرت کی کہ جب تک پولیس نہ آ جائے وہ دروازہ نہیں کھل سکتے اتنے میں عمران واپس آتا ہوا نظر آیا اس کے بال کچھ بکھرے تھے اور چہرے پر بھی دو تین خراشیں تھیں وہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے کہا کہاں گئے تھے؟ اپنی بیوی کے داماد

کے سسر کے قاتل کو پکڑنے۔

مگر تم نے اسے کیسے دیکھ لیا۔

مجھے گیلری کے پردے کے نیچے پستول کی نالی کی جھلک نظر آ گئی تھی۔ لیکن پہنچنے سے پہلے ہی وہ گولی چلا چکا تھا۔ اور پھر بھاگ گیا خیر میں نے اسے دیکھ لیا ہے اتنے میں پولیس آ پہنچی اور تھوڑی سی تفتیش کے بعد دروازے کھول دیئے گئے۔ اور حسب توقع قاتل کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔





ٹیلیفون کی گھنٹی زور سے بجی جولیا نے
لپک کر ریسور اٹھا لیا۔

ہیلو جولیا اسپیکنگ اس نے کہا۔

ایکسٹو۔ ایک غراہٹ سی بلند ہوئی اور
جولیا سنبھل گئی۔

گڈ مارننگ سر۔

مارننگ۔

جولیا تمام ممبروں کو کہہ دو کہ ایک گھنٹہ
بعد دانش منزل میں جمع ہو جائیں آج
ہماری ٹیم میں ایک نئے ممبر کا اضافہ ہو

رہا ہے۔ اس کا تعارف تم سب سے کرایا جائے گا۔

"بہتر سر" اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔

جولیا نے تمام ممبروں کو فون کر کے یہ خبر سنا دی۔

ایک گھنٹہ بعد سیکرٹ سروس کے تمام ممبران دانش منزل
کے ایک ہال میں بیٹھے تھے وہ آپس میں اس نئے ممبر
کے متعلق بات چیت کر رہے تھے۔

آخر اتنے سارے ممبر بھرتی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا
ہم لوگ کم ہیں؟ تنویر نے ناک سکوڑ کر کہا۔ ایکسٹو تم سے
بہتر سمجھتا ہے جولیا نے تنگ آ کر جواب دیا۔

ایکسٹو کوئی خدا نہیں۔ آخر وہ بھی ہماری طرح انسان ہے
خیر یہ تو نہ کہو۔ ایکسٹو جیسا دماغ تو ہم سب مل کر بھی
پیدا نہیں کر سکیں گے۔ چوہان نے کہا اتنے میں عمران
دروازے میں داخل ہوا۔

یہ تم سب مل کر کس کو پیدا کر رہے ہو کیا اس
کے لئے جولیا اکیلی کافی نہیں۔ سب قہقہہ مار کر ہنسنے لگے
لیکن جولیا اور تنویر کا منہ بن گیا۔

ابھی وہ جواب دینے ہی والے تھے کہ یکایک ٹرانسمیٹر

کا بلب سپارک کرنے لگا اور وہ سب ایکسٹو کی آواز
کے لیے سنبھل گئے۔ لیکن عمران اسی طرح لاپرواہی سے بیٹھ
رہا۔ کیا تمام ممبر آ گئے ہیں؟ ایکسٹو کی آواز آئی۔

جی ہاں! جولیانے جواب دیا۔

خوب! تو سنو آج میں آپ کا ایک نئے ممبر سے تعار
کرا رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ تم سب بھی اس سے
کر ضرور خوش ہوں گے اور وہ ہماری ٹیم میں ایک
شاندار اضافہ ہوگا اس کا نام کیپٹن شکیل ہے میں نے
اسے ملٹری انٹیلیجنس سے لیا ہے اور اس کا سابقہ ریکا
انتہائی شاندار ہے باقی رہی "پرسنالٹی" والی بات تو وہ
خود دیکھ لوگے۔ ایکسٹو کی آواز آنا بند ہو گئی۔ اسی
میں دروازہ کھلا اور ایک دراز قد لمبے بالوں والا نوجوان
جس نے انتہائی خوبصورت چاکلیٹی رنگ کا سوٹ پہنا ہوا
تھا اس کا قد تقریباً چھ فٹ چار انچ کے قریب تھا اور
کے ساتھ ساتھ اس کا جسم بھرا ہوا اور فولاد کی طرح سخت
معلوم ہوتا تھا چہرہ بالکل سپاٹ تھا صرف کشادہ پیشانی
پر دو لکیریں ابھری ہوئی تھیں جو اس کی وجاہت میں اور

اضافہ کر رہی تھیں۔ سب اس کی وجاہت اور خوبصورت شخصیت
سے متاثر نظر آنے لگے کیپٹن شکیل نے اندر داخل ہو کر
سب کو سلام کیا اور پھر ایک ایک سے ہاتھ ملانے
لگا۔ صفدر نے تعارف کی رسم ادا کی اور پھر وہاں چائے
کا دورہ چلنے لگا۔ اور اس دوران باتوں کا سلسلہ چھڑ گیا جس
کا تعلق کیپٹن شکیل کی ذات ہی سے تھا۔

کیپٹن شکیل نے اپنا تعارف تفصیل سے کرایا کہ وہ ایک
اعلیٰ پٹھان خاندان سے تعلق رکھتا ہے ایم اے تک تعلیم
حاصل کرنے کے بعد ملٹری میں چلا آیا وہاں سے ملٹری
انٹیلیجنس میں لیا گیا اور اب اسے یہاں بھیج دیا گیا۔

اس کی باتیں کرنے کا انداز بھی انتہائی دلکش تھا لیکن
عجیب بات تھی کہ باتیں کرنے کے دوران اس کا چہرہ
انتہائی سپاٹ رہتا تھا جیسے وہ میک اپ میں ہو۔ اس
چیز کو جولیا اور صفدر نے محسوس کیا لیکن وہ چپ رہے
ایکسٹو کی آواز ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ابھری۔

"کیپٹن شکیل"

لیس سر کیپٹن شکیل فوراً بولا۔

باقی سب لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

صفدر بولا۔

آپ حیران نہ ہوں۔ کیپٹن صاحب یہ ہیں ہی ایسے ابھی تو آگے آگے آپ پر ان کے جوہر کھلیں گے۔

میں کوئی مِس جوہر کلکتے والی ہوں جو میرے جوہر کھلیں گے۔ صفدر تم نے میری توہین کر دی ہے اب میں یہاں سے ہرگز نہیں جاؤں گا۔ عمران بُرا ماننے والے انداز میں بولا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے جن میں کیپٹن شکیل بھی شامل تھا پھر یہ دلچسپ مجلس برخاست ہو گئی۔





شہر میں گہما گہمی پورے زوروں پر تھی ہر شخص اپنے اپنے حال میں مست تھا ریڈیو پر دوپہر کی خبریں نشر ہو رہی تھیں۔ کہ اچانک ریڈیو کی نشریات میں گڑبڑ ہونے لگ گئی اور پھر ایسا معلوم ہوا جیسے اناؤنسر کی آواز مدھم ہوتی چلی گئی وہ کہہ رہی تھی کہ اے کرہ ارض کے لوگو سنبھل جاؤ۔ اب بھی وقت ہے کہ تم لوگ اپنے ظالم حکمرانوں کے خلاف بغاوت کر دو جنہوں نے تمہارے حقوق

ضبط کر رکھے ہیں جو تمہیں غربت کی چکیوں میں پیس رہے ہیں یہ سب غدار ہیں ان کو ان کی غداری کی بھیانک سزا دو یہ پہلا الٹی میٹم ہے اگر دو روز کے اندر اندر تم لوگوں نے اپنے موجودہ حاکموں کے خلاف بغاوت نہ کی تو "ماکا زونگا" کی نظروں میں تم بھی غدار ہو جاؤ گے" اور پھر تمہاری بھی وہی سزا ہوگی جو ان کی ہے۔ سنو اب بھی سنبھل جاؤ "ماکا زونگا" تمہیں وقت دے رہا ہے دو دن صرف ۴۸ گھنٹے اس کے بعد تم سب پر ایک آفت ٹوٹ پڑے گی جس سے نہ جوان بچ سکیں گے نہ بوڑھے نہ عورتوں کو پناہ دی جائے گی اور نہ بچوں کو ہر امیر و غریب کو یکساں سزا دی جائے گی اگر دو روز کے اندر اندر تم نے موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیا تو عوام اس سزا سے بچ جائیں گے اور "ماکا زونگا" کی نگرانی میں یہ دنیا جنت بن جائے گی "ماکا زونگا" زندہ باد تقریر ختم ہوتے ہی اناؤنسر کی آواز دوبارہ آنے لگی۔

اس آواز کو سنتے ہی حکومت کی تمام مشینری پریشان

ہو گئی ٹیلی فون پر ٹیلی فون ہونے لگے اس کی آواز کا مخرج معلوم کرنے کی کوششیں کی جانے لگیں لیکن کچھ پتہ نہ چل سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ اسی وقت تمام دنیا کی نشریات جام ہو گئیں اور یہی آواز تقریباً ہر ملک کے اس علاقہ کی قومی زبان میں نشر ہوئی تمام دنیا اس اعلان سے بوکھلا اٹھی عوام میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں چند لوگ اس کی حمایت میں تھے اور چند اس کے خلاف۔ شرپسند عناصر نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ لیکن ہر ملک کی حکومت نے سختی سے اس تقریر کی تردید کی۔ لوگوں کو ہوشیار کیا کہ اس کالے پروپگنڈے سے بچیں اور حکومت میں فوری طور پر حکام کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں کافی بحث مباحثہ کے بعد یہ طے پایا گیا کہ نظم و نسق کو ہر حالت میں برقرار رکھا جائے اور غنڈہ عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے۔

شام کی خبروں میں ایک بار پھر یہ اعلان دہرایا گیا جس سے ہلچل میں اضافہ ہو گیا پھر تو خبروں کے ہر بلیٹن کے دوران یہ اعلان دہرایا گیا اور مہلت کی مدت

باقاعدہ گھنٹوں میں بتائی جاتی پوری دنیا کے لوگوں میں خوف ہراس پھیل گیا ساری دنیا میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا جیسے جیسے مدت ختم ہوتی جاتی خوف و ہراس میں اضافہ ہوتا چلا جاتا۔

دارالحکومت کا نظم و نسق فوج نے سنبھال لیا لیکن حکام اور عوام دونوں پریشان تھے کہ یہ مصیبت کہاں سے نازل ہو گئی اور کس طرح ہو گی۔ اور کس قسم کی ہو گی سب کے ذہنوں میں ایک بہت بڑا سوالیہ نشان تھا جس کا کوئی مناسب جواب نہ مل سکا۔ تھا۔ آخر اس مہلت کے ختم ہونے میں ایک گھنٹہ باقی رہ گیا پھر آہستہ آہستہ وہ گھنٹہ بھی گذر گیا لوگ پریشانی کے عالم میں گھروں میں گھس گئے اچانک فضا میں وہی آواز گونجنے لگی کرہ ارض کے لوگو تمہاری سزا کا وقت آ پہنچا "ماما ذونگا" تمہیں بھیانک سزا دینا چاہتا ہے لیکن چونکہ یہ پہلی وارننگ تھی اس لئے سزا انتہائی کم دی جائے گی اس کے بعد جو سزا ہو گی وہ انتہائی بھیانک ہو گی لوگو تیار ہو جاؤ اب سے ٹھیک پانچ منٹ کے بعد تمہاری زمینوں میں

پانی کی سُطح اونچی ہو جائے گی اور پھر.......... زمین کے چپے چپے میں سے پانی نکلنے لگا تمام عمارتیں چاہے وہ کچی تھیں یا پکی ایسے گرنے لگیں جیسے ریت کی دیواریں لوگ ڈوبنے لگے تمام انتظامی مشینری فیل ہو کر رہ گئی سڑکوں پر پانی ہی پانی بہنے لگا۔ دھڑا دھڑ اونچی اونچی جگہوں پر پہنچنے لگے لیکن اس دھکم پیل میں سینکڑوں لوگ مر گئے لوگ حکومت کے خلاف ہو گئے یہ سب کچھ آدھے گھنٹے کے لئے ہوا اس کے بعد زمین سے پانی نکلنا بند ہو گیا اب ہر طرف قیامت کا سماں تھا طوفانِ نوح کی تو صرف حکایتیں سُنی ہوئی تھیں اب لوگوں نے اپنی آنکھوں سے طوفان نوح کا منظر دیکھ لیا تھا ہر طرف پانی ہی پانی تھا اب پانی نکلنا تو بند ہو گیا تھا لیکن عمارتیں اب بھی دھڑا دھڑ گر رہی تھیں لوگ عمارتوں میں سے سامان نکالنے لگے لیکن ہر طرف پانی ہی پانی تھا سینکڑوں لاشیں اس پانی میں تیر رہی تھیں۔ ان میں بچے بھی تھے۔ بوڑھے بھی اور عورتیں بھی مختلف سامان بھی پانی میں تیر رہا تھا ہر طرف موت کی سی ویرانی چھائی ہوئی

یہ اچھا ہوا کہ ہر لمحہ پانی کی سطح نیچے گر رہی تھی۔ آخر جب پانی کی سطح بالکل نیچی ہو گئی تو نیچے کچھے بد حال لوگ بلڈنگوں کی آخری منزلوں سے نکل آئے اب شہر میں ہر طرف ماتم ہو رہا تھا لاکھوں کی تعداد میں لوگ مر چکے تھے کروڑوں کا نقصان ہو چکا تھا دارلحکومت کو فوج کے حوالے کر دیا گیا تھا اور فوجی گاڑیاں اور ٹینک شہر میں گشت کر رہے تھے ہر طرف اداسی ہی اداسی چھائی ہوئی تھی ویرانی ہی ویرانی موت کی ویرانی۔







صفدر اطمینان سے بیٹھا چائے پی رہا تھا کہ یکدم اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا نام لیا ہو وہ چونک اٹھا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ لیکن ہوٹل کے سب لوگ اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے وہ بڑا حیران ہوا پھر سوچا شائد کسی کے ساتھی کا نام ہو چنانچہ وہ پھر چائے کی پیالی کی طرف متوجہ ہو گیا کہ اچانک

اسے ایک چھوٹا سا کنکر لگا۔ بے ساختہ اس کی نظر اوپر اٹھ گئی تو گیلری میں اسے کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا نظر آیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا وہ خود اٹھ کر باتھ روم کی طرف چلا گیا۔

صفدر نے اطمینان سے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور پھر اٹھ کر باتھ روم کی قطار کی جانب بڑھ گیا ایک طرف اسے کیپٹن شکیل سگرٹ پیتا نظر آیا اس کی آنکھوں میں بے تعلقی تھی اور چہرہ ہمیشہ کی طرح ہر قسم کے جذبات سے عاری صفدر جیسے ہی اس کے پاس سے گذرا ایک کاغذ کا پرزہ اس کے ہاتھ میں منتقل ہو گیا صفدر فوراً ایک خالی باتھ روم میں گھس گیا اس نے پرزہ پڑھا تو لکھا تھا صفدر اپنی نشست والی میز پر گرے سوٹ والے کا خیال رکھنا وہ تمہارا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا ہے۔

صفدر نے کاغذ کو مروڑ کر بیسن میں بہا دیا اور خود دروازہ کھول دیا باہر آگیا۔ تو اسے وہی گرے سوٹ والا اسے اپنی طرف آتا ہوا نظر آیا صفدر کو دیکھتے ہی

اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نمایاں ہوئی صفدر بغیر توجہ دیئے اس کے پاس سے گزرتا چلا گیا صفدر سیدھا کاؤنٹر پر گیا اور کاؤنٹر گرل سے فون کی اجازت چاہی صفدر نے ایکسٹو کے نمبر گھمائے فوراً ادھر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

ایکسٹو۔

میں صفدر بول رہا ہوں جناب۔

کہو کیا بات ہے؟ آواز میں سختی نمایاں تھی۔

جناب میں آپ کے حکم کے مطابق ہوٹل شیزان میں ٹھیک چھ بجے پہنچ گیا تھا وہاں مجھے کیپٹن شکیل نے ایک گرے رنگ والے سوٹ کے متعلق بتایا کہ وہ میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہے۔

صفدر ...... ایکسٹو غرایا۔

یس سر صفدر نے فوراً کہا۔

تم فوراً ہوٹل سے چلے جاؤ گرے سوٹ والا تمہارا پیچھا کرے گا اسے ہر حالت میں لے کر دانش منزل پہنچ جاؤ۔ میں ناکامی کی بات نہیں سنوں گا۔

اوکے سر. صفدر نے جواب دیا اور سلسلہ منقطع کر دیا اس نے فون رکھ کر کاؤنٹر گرل کی طرف دیکھا لیکن وہ اس طرف متوجہ نہ تھی. صفدر نے آہستہ سے جیب سے پیسے نکالے اور کاؤنٹر پر رکھ کر ہوٹل سے باہر نکلتا چلا گیا باہر آکر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور ایک ٹیکسی کو بلا کر اس میں بیٹھ گیا ڈرائیور کو نیو ہائی سٹریٹ کی طرف چلنے کا حکم دیا. ٹیکسی چل پڑی صفدر نے تھوڑی دیر بعد پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سرخ رنگ کی کار اس کے پیچھے تھی. جیسے ہی وہ ڈاؤننگ سٹریٹ کی طرف مڑ کر چارلی سٹریٹ کی طرف گئے، وہ سرخ رنگ کی کار بڑی تیزی سے ان کے آگے نکل گئی اسے وہی گرے سوٹ والا ڈرائیو کر رہا تھا. صفدر مسکرایا اور اس نے ڈرائیور کو کہا کہ اس کا پیچھا کرو.

ڈرائیور نے کہا. مگر جناب.

صفدر نے کہا کہ یہ پولیس کا کام ہے گھبراؤ مت اور ڈرائیور بڑی مستعدی سے اس کا پیچھا کرنے لگا. اچانک سرخ رنگ کی کار جھرنا جھیل کی طرف مڑ گئی

یہ ایک سنسان سڑک تھی صفدر سنبھل گیا اب تمام علاقہ سنسان شروع ہو گیا تھا اچانک سرخ رنگ کی کار سڑک پر ٹیڑھی ہو کر کھڑی ہو گئی ٹیکسی ڈرائیور نے بڑی پھرتی سے بریک ماری ٹیکسی رک گئی ایک کار پیچھے بھی آ رکی اس میں سے چار آدمی پستول لئے نیچے اتر آئے صفدر بری طرح گھر چکا تھا لیکن وہ اطمینان سے بیٹھا رہا وہ چاروں اس کی کار کے گرد کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک نے صفدر کو نیچے اترنے کو کہا جیسے ہی صفدر نیچے اترا وہ سرخ رنگ کی کار تیزی سے آگے بڑھ گئی. اور صفدر اپنی قسمت کو کوسنے لگا وہ چاروں اسے پستول کی زد میں لئے اپنی کار کی طرف بڑھنے لگے صفدر نے سوچا اس طرح تو وہ خود کسی حقیر چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جائے گا. اسے کچھ کرنا چاہیئے یہ سوچتے ہی وہ چلتے چلتے ر یک دم بیٹھ گیا. اس سے بالکل پیچھے آنے والا اس کے اوپر سے گرتا ہوا آگے جا پڑا صفدر کو اتنا موقع کافی تھا. وہ باقی تینوں سے الجھ پڑا اور آتے

تیزی سے لاتیں اور گھونسے مارنے لگا کہ ان کے ہاتھ سے پستول چھوٹ گئے اور وہ صفدر سے گتھ گئے صفدر بھلا تین آدمیوں کے بس میں کہاں آتا تھا اس نے دو منٹ سے بھی کم عرصے میں تینوں کو لٹا دیا اچانک اس کے پیچھے سے ایک چیخ ابھری اور اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اسے اپنے پیچھے ایک آدمی جس کو اس نے پیچھے بیٹھ کر گرایا تھا گرتا ہوا نظر آیا۔ یہ کارنامہ ٹیکسی ڈرائیور کا تھا جس نے ایک پتھر سے اسے مار گرایا تھا۔ صفدر نے ان چاروں کی تلاشی لی تو سب کی جیبوں سے ایک عجیب و غریب کارڈ نکلا جس پر سرخ روشنائی سے ماکا ذوفنگا لکھا ہوا تھا۔ نیچے موت کی تصویر یعنی کھوپڑی اور اس کے نیچے دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں اتنے میں وہ ٹیکسی ڈرائیور بھی قریب آگیا صفدر نے اسے تحسین آمیز نظروں سے دیکھا اور اس کی مدد سے ان چاروں کو اٹھا کر ان کی کار میں ٹھونس دیا اور خود ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس شہر کی طرف چل پڑا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ

اس سرخ رنگ کی کار کو نہیں پا سکتا وہ ایکسٹو سے سخت شرمندہ تھا اب نہ جانے اس کی اس ناکامی پر ایکسٹو کا ردِعمل کیا ہوگا لیکن شاید ان کارڈوں کی وجہ سے جان بچ جائے شہر آنے پر اس نے ٹیکسی فون بوتھ کے قریب رکوا دی۔










جیسے ہی گرے سوٹ والا
ہوٹل سے اٹھا کیپٹن شکیل نے
اپنی جگہ چھوڑ دی۔ بل وہ پہلے
ہی ادا کر چکا تھا وہ تیر کی
طرح گرے سوٹ والے کے پیچھے
گیا۔ گرے سوٹ والا ایک سرخ رنگ
والی سپورٹس کار میں بیٹھ رہا تھا۔
کیپٹن شکیل نے تیزی سے ادھر
ادھر دیکھا اور پھر وہ ڈگی کو

آہستہ سے اٹھا کر پھرتی سے اندر گھس گیا۔ اتنے میں کار آہستہ آہستہ چل پڑی پھر وہ تیزی سے بھاگنے لگی کیپٹن شکیل ایک جھری سے پیچھے کا نظارہ دیکھ رہا تھا اچانک کار نے ایک ٹیکسی کو کراس کیا اس میں اسے صفدر کی قمیص کے کف میں لگے ہوئے مخصوص بٹن کی جھلک نظر آئی۔ پھر وہ سرخ ٹیکسی تیزی سے کار کے پیچھے بھاگتی ہوئی نظر آئی۔ اچانک کار رک گئی۔ کیپٹن شکیل نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھالا نہیں تو اس کا سر ڈگی کے ڈھکنے سے جا ٹکرایا ٹیکسی کے بریک بھی بڑی تیزی سے لگے تھے کیپٹن شکیل کو ڈر تھا کہ کہیں کار میں موجود گرے سوٹ والا اتر کر پیچھے نہ چلا آئے لیکن کوئی نہ آیا اس نے دیکھا کہ صفدر کی کار پیچھے ایک اور کار آ کر رکی اور صفدر چار پستولوں کی زد میں نیچے اتر رہا ہے ابھی وہ کچھ کرنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ کار تیزی سے چل پڑی۔ اب ساری سکیم اس کی سمجھ میں آ گئی تعاقب روکنے کا بہترین طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔

کار تیزی سے چل رہی تھی اچانک وہ کچھ بس اتر

گئی۔ اب کیپٹن شکیل سخت مشکل میں پھنس گیا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں ڈگی کے اچھلنے یا خود اس کے اچھلنے سے گرے سوٹ والا ہوشیار نہ ہو جائے۔ لیکن کچھ ہی تھوڑی دیر ہی چل کر کار رک گئی اور وہ گرے سوٹ والا اتر کر ایک طرف چل پڑا کیپٹن شکیل بھی پھرتی سے ڈگی میں سے اترا اور ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا سامنے ہی ایک پکی سی عمارت نظر آ رہی تھی وہ کار سے اترنے والا شخص اس میں داخل ہو گیا کیپٹن شکیل نے بھی اس عمارت میں داخل ہو کر عمارت کے دروازے کے بعد ایک راہداری بنی ہوئی تھی جس کے دونوں طرف کمرے تھے ایک دروازے کی درز میں سے روشنی کی پتلی سی لکیر باہر آ رہی تھی۔ کیپٹن شکیل بلی کی سی چال چلتے ہوئے اس دروازے تک پہنچا اس کے ہاتھ میں ریوالور مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ اور وہ انتہائی چوکنا نظر آ رہا تھا۔ اس نے درز سے آنکھ لگا کر دیکھا تو اندر چار آدمی نقاب پہنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔ گرے سوٹ والا ایک طرف کھڑا تھا۔

کیا رہا۔ ایک نقاب پوش نے پوچھا۔

سب ٹھیک ہے۔

گرے سوٹ والے نے جواب دیا۔

کسی نے تعاقب تو نہیں کیا؟

تعاقب کیا تھا مگر ترکیب نمبر چار سے روک دیا۔

اچانک کیپٹن کو پیچھے سے ایک لات لگی۔ اور کیپٹن بے خیالی میں کمرے کے اندر جا گرا لیکن فوراً اٹھ کھڑا ہوا دروازے پر ایک قوی ہیکل حبشی ہاتھ میں پستول تھامے کھڑا تھا اس کی آنکھیں سرخ تھیں کمرے میں بیٹھے ہوئے چار نقاب پوش ہڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے کیپٹن کا پستول اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرے سوٹ والے کے قدموں میں جا گرا تھا۔ جسے اس نے اٹھا لیا تھا اب کیپٹن شکیل خالی ہاتھ تھا۔

صاحب یہ کتا باہر سے باتیں سن رہا تھا حبشی غرایا۔

ہوں۔ ایک نقاب پوش کی پھنکارتی ہوئی آواز آئی۔

کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے اس نے کیپٹن کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ سوال کے پہلے حصے کا جواب

میں نہیں دے سکتا۔ البتہ دوسرے کا بتا سکتا ہوں ک میں دگرے سوٹ والے کی طرف اشارہ کرکے)، ان کی کار کی ڈگی میں آیا ہوں۔ تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ ت کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو نقاب پوش کی غرابٹ بھیانک ہو گئی۔ لیکن کیپٹن شکیل نے کوئی جواب نہ د نقاب پوش نے حبشی کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس کے دماغ ٹھکانے لگا دو۔ اس گرانڈیل حبشی نے اپنا پستول ایک نقاب پوش کے حوالے کر دیا اور خود آہستہ آہستہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز انتہائی مرعوب کن تھا لیکن شکیل ایک ٹھوس چٹان کی طرح کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی شکن نہ تھی۔ وہ انتہائی اطمینان سے اس حبشی کی طرف دیکھ رہا تھا حبشی ا… کا یہ اطمینان دیکھ کر ایک لمحے کے لئے جھجکا لیکن پھر اچانک اچھل کر کیپٹن شکیل کی طرف آیا کیپٹن شکیل انتہائی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا حبشی اتنی تیزی میں …ہی آگے کی طرف بڑھا پیچھے سے کیپٹن شکیل نے اس کی پشت سے ایک بھرپور لات ماری اور حبشی اچھل کر سامنے

والی دیوار سے ٹکرا گیا پھر اچانک وہ تیزی سے پلٹا اس کا چہرہ لہو لہان ہو گیا تھا اور انتہائی بھیانک لگ رہا تھا آنکھوں سے شعلے سے بھڑک اٹھے تھے اس نے اپنا دایاں ہاتھ تیزی سے ہلایا کیپٹن شکیل نے فوراً پہلو بدلا لیکن حبشی اسے ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے فوراً انتہائی پھرتی اور زور سے اپنے بائیں ہاتھ سے کیپٹن شکیل کے منہ پر بھرپور گھونسہ مار دیا اور کیپٹن شکیل لڑکھڑاتا ہوا تین قدم پیچھے چلا گیا۔ اب کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں سرخی آ گئی لیکن چہرے پر وہی اطمینان تھا اچانک کیپٹن شکیل اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے دونوں پیر تیزی سے حبشی کے سینے سے ٹکرائے حبشی کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ زمین پر گر پڑا اس کے منہ اور ناک سے خون کے فوارے ابل پڑے کیپٹن شکیل کی زوردار فلائنگ کک سے اس کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں وہ چند سیکنڈ کے لئے تڑپا اور ٹھنڈا ہو گیا چاروں نقاب پوش ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئے کیپٹن شکیل انتہائی تیزی سے گھوما اور

دوسرے لمحے گرے سوٹ والا اس کے ہاتھوں میں تھا وہ دروازے کی طرف بھاگا گرے سوٹ والا اس کے ہاتھوں میں ایک بے بس پرندے کی طرح مچل رہا تھا۔ اچانک نقاب پوشوں کو ہوش آیا ایک نے گولی چلا دی لیکن بے سود گولی دروازے کے سامنے والی دیوار سے ٹکرائی تھی کیپٹن شکیل راہداری کے آخری سرے تک دوڑتا گیا پھر اچانک پلٹا اور ایک ساتھ کے کمرے میں گھس گیا۔ گرے سوٹ والا اب بھی اس کے ہاتھوں میں مچل رہا تھا لیکن کیپٹن شکیل نے اس کا منہ سختی سے دبا دیا نقاب پوش دوڑتے ہوئے راہداری میں آئے لیکن کیپٹن شکیل انہیں نظر نہ آیا وہ راہداری سے باہر نکل گئے وہاں بھی کیپٹن شکیل کا کوئی پتہ نہ تھا۔

اتنی جلدی بھلا وہ کہاں جا سکتا ہے ایک نقاب پوش نے کہا۔

پتہ نہیں ایک غراہٹ بلند ہوئی۔

کہیں پچھلے دروازے سے تو نہیں بھاگ گیا پہلے نے کہا اور چاروں پچھلے دروازے کی طرف بھاگے لیکن وہاں

بھی نہ تھا۔ ایک نقاب پوش نے جو ان کا سردار تھا تینوں کو عمارت کے مختلف کونوں میں دیکھنے کے لئے بھگا دیا اور خود بلڈنگ کے اندر دیکھنے کے لئے گیا۔ اتنا وقفہ کیپٹن شکیل کے لئے کافی تھا اس نے گرے سوٹ والے کو ہاتھوں پر اٹھایا اس کے منہ پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا وہ گیٹ کے سامنے کھڑی ہوئی سرخ کار میں پھرتی سے بیٹھ گیا۔ گرے سوٹ والے کو اس نے پچھلی سیٹ پر پھینکا اور پھر انتہائی تیزی سے کار بیک کی اور سڑک پر سے ہوتا ہوا تیزی سے ایک طرف چل پڑا اس کی کار کی پچھلی طرف سے گولیاں ٹکرائیں لیکن جلد ہی اس کی کار پستول کی رینج سے نکل گئی چند ہی لمحوں میں وہ جام نگر والی سڑک پر تھا۔ اس کی کار انتہائی تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ اور اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا۔







ب کی حفاظت کرنا

عمران کی سرخ رنگ کی کار سر سلطان کی وسیع و عریض کوٹھی کے پورچ میں جا کر رک گئی. عمران دروازہ کھولتے ہوئے تیزی سے نیچے اترا اس بار اس کے جسم پر سلیقے کے کپڑے تھے اور چہرے پر حماقت کی تہیں بالکل غائب تھیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ عمران کی بجائے کوئی اور ہے. وہ تیز تیز

قدموں سے چلتا ہوا سر سلطان کے ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا سر سلطان اپنے ڈرائنگ روم میں بڑی پریشانی کے عالم میں ٹہل رہے تھے ان کی پیشانی پر غور و فکر کی گہری لکیریں نمایاں تھیں. عمران کو دیکھتے ہی ان کے چلتے ہوئے قدم رک گئے عمران نے سلام کیا سر سلطان نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئے سر سلطان عمران کو اس روپ میں دیکھ کر اور بھی زیادہ سنجیدہ ہو گئے دو منٹ تک تو کوئی بھی نہ بولا پھر سر سلطان نے سکوت توڑا۔

عمران بیٹے حالات کا تو تمہیں علم ہے.

جی ہاں بخوبی. عمران نے جواب دیا.

میں تو سوچتے سوچتے تھک گیا ہوں کچھ بھی سمجھ نہیں آتا اُدھر عوام حکومت کے خلاف بغاوت پر تلے کھڑے ہیں اور اِدھر حکومت بے بس نظر آتی ہے کہ وہ کس طرح اس مصیبت کا مقابلہ کرے سر سلطان نے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو تھپکی دیتے ہوئے کہا.

جی کچھ نہ کچھ تو ہو جائے گا میں اپنی طرف سے
پوری کوشش کر رہا ہوں۔ بیٹا اب سب کی نظریں تمہاری
طرف ہی لگی ہوئی ہیں اور ہاں ملڈن کا پتہ چلا۔ کہ وہ یہاں
کس لئے آیا تھا۔

بلیک زیرو نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے اس رپورٹ
کے مطابق وہ بھی اسی "ماکا زونگا" کے چکر میں یہاں
آیا تھا لیکن کسی سے رابطہ قائم کرنے سے پہلے ہی
میں قتل کر دیا گیا" ہوں سر سلطان نے سوچتے
ہوئے کہا۔

کیا جرمن حکومت کو اس کی ہلاکت کی خبر
دی ہے؟

ہاں ہماری حکومت نے اسے مطلع کر دیا ہے

اچھا مجھے اجازت دیجئے میں نے بہت
کام کرنے ہیں۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا اللہ تمہیں کامیاب کرے سر سلطان نے
ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے باہر نکل
گیا۔ اس نے بڑی تیزی سے کار کوٹھی سے باہر نکا

اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی اور دراصل
بات ہی کچھ ایسی تھی دارالحکومت میں اس دفعہ ایسی
تباہی آئی تھی کہ اس سے پہلے اس کا تصور ہی نہیں
کیا جا سکتا اور دارالحکومت غیر ملکی جاسوسوں کی آماجگاہ
بنی ہوئی تھی۔ ان حالات میں عمران اور اس کی
ٹیم کے سر پر ہی تمام ذمہ داریاں آ گئی تھیں
عمران کی کار بڑی تیزی سے جھرنا جھیل کی طرف
جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں چاروں طرف گردش
کر رہی تھیں وہ بے انتہا چوکنا تھا جھرنا جھیل
کے قریب جا کر اس نے کار روک دی اور
پھر وہ آہستہ سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے
اتر آیا۔ اس کا دایاں ہاتھ اس کے کوٹ کی جیب
میں تھا آہستہ آہستہ وہ ہاتھ کوٹ کی جیب سے
باہر آیا اس میں کارڈ تھا جس پر "ماکا زونگا" لکھا ہوا
تھا اس نے وہ کارڈ نکال کر غور سے دیکھا اور
پھر اپنے جیب سے لائٹر نکال کر جلایا اور اس کارڈ کو
اس کی لو پر رکھ دیا آہستہ آہستہ اس کارڈ پر ایک

عمارت ابھرتی ہوئی نظر آئی اس نے غور سے اس عمارت
کی طرف دیکھا اور پھر کارڈ کو جیب میں ڈال دیا اب
وہ آہستہ آہستہ درختوں کی قطاروں کے ساتھ ساتھ بڑھتا
چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دور چل کر اسے یہ عمارت نظر
آگئی جس کی تصویر اس پراسرار کارڈ پر تھی۔ عمارت انتہائی
خستہ اور پرانی تھی۔ کسی زمانے میں یہ عمارت واقعی فن
تعمیر کا شاندار نمونہ تھی لیکن اب بے رحم زمانے کے ہاتھوں
اس کی تمام دلکشی اور خوبصورتی مٹ چکی اب تو وہ
شکستہ اینٹوں اور گرد و غبار کا ایک ڈھیر تھی لیکن
اس کے باوجود کھنڈر بتا رہے ہیں کہ عمارت عظیم تھی
عمران نے ایک نظر اس پر ڈالی کچھ دیر سوچتا رہا
پھر واپس اپنی کار کی طرف چل پڑا اب اس کے قدم
تیز تیز بڑھ رہے تھے اس نے کار کا سٹیرنگ سنبھالا
اور اسے سڑک کے ایک طرف لمبی لمبی گھاس میں اگی
ہوئی خودرو جھاڑیوں کے گھنے جھنڈ میں اس طرح چھپا
دیا کہ وہ بالکل نظر نہ آتی تھی اور خود وہ دوبارہ
اس عمارت کی طرف چل پڑا جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں

سے وہ واپس مڑا تھا۔ تو اسے ایک بار پھر غور
سے عمارت کو دیکھا لیکن عمارت کا ارد گرد کا ماحول
بالکل خاموش تھا ایک بار اس کے دل میں خیال
آیا کہ وہ اس عمارت کو رات کی تاریکی میں چیک کرے
لیکن پھر وہ آہستہ آہستہ اس عمارت کی طرف چل پڑا
اسے یہ تو یقین تھا کہ کسی نہ کسی واسطے سے یہ
عمارت "ماکا زنظگا" سے تعلق رکھتی ہے اس لئے وہ
انتہائی محتاط تھا وہ لمبی لمبی گھاس کی آڑ لے کر
آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ جب وہ عمارت کے نزدیک
پہنچا تو کچھ دیر اس گھاس میں دبک کر بیٹھا رہا پھر
وہ آہستہ سے اٹھا اور عمارت میں داخل ہو گیا۔
عمارت تمام تر سنسان تھی کوئی بھی ایسا کمرہ نہ تھا
جو شکستہ نہ ہو۔ ہر طرف مکڑی کے جالے تنے
ہوئے تھے۔ وہ سخت پریشان ہو گیا۔ کہ اس ویران عمارت
کا ماکازونگا سے کس طرح تعلق ہو سکتا ہے۔ اس
عمارت کو دیکھ کر تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہاں
کوئی نہیں آیا ہر چیز گرد و غبار سے اٹی ہوئی تھی۔

اس کی باریک بین نظریں چاروں طرف گردش کر رہی
تھیں اچانک وہ چونکا اسے ایک چھوٹا سا بیج پڑا ہوا
نظر آیا جو عموماً کوٹ کے کالر پر لگایا جاتا ہے
پر ایم زیڈ کے الفاظ کندہ تھے اور اس پر ایک
بل کھاتا ہوا اژدہا ابھرا ہوا تھا جس کی سرخ زبان
باہر کو نکلی ہوئی تھی اس نے وہ بیج اٹھا کر جیب
میں ڈال لیا۔ اب وہ انتہائی احتیاط سے اِدھر اُدھر
نظریں ڈال رہا تھا ایک جگہ اسے گرد و غبار ذرا کم
نظر آیا۔ اس نے بغور دیکھا تو کسی کے جوتوں کے ہلکے
ہلکے نشان نظر آنے لگے وہ کچھ سوچ کر مسکرایا اب اس
کا ازلی احمق پن اس کے چہرے پر دوبارہ نظر آنے
اس نے ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا پھر منہ لٹکا
لیا اور مایوسی سے گردن جھٹک کر واپس مڑ گیا
وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا باہر آیا اور پھر تھوڑی
دور چل کر ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ
گیا ابھی اسے بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ
اچانک اس عمارت سے دو آدمی نکلے ان کے ہاتھوں

میں بیٹن گنیں تھیں انہوں نے ...... چاروں طرف دیکھا
اور پھر کسی کو نہ پا کر واپس چلے گئے عمران کے چہرے
پر اطمینان پھیل گیا اور وہ وہاں سے اتر کر واپس کار
کی طرف آیا اور تھوڑی ہی دیر بعد اس کی کار شہر کی
طرف واپس دوڑنے لگی اب اس کے ہاتھ سراغ کی ایک
کڑی آگئی تھی۔ اسے معلوم ہوگیا کہ کم از کم یہ ان کا
کوئی اہم اڈہ ہے جس میں یقیناً تہہ خانوں کا ایک
جال بچھا ہوا ہوگا۔



Tariq Malik





جولیا جھلاتی ہوئی ایک بس
اسٹینڈ پر کھڑی تھی نجانے آج
کیا بات تھی کہ اس کے اشارے
پر کوئی ٹیکسی بھی نہیں رکتی تھی
وہ اپنے فلیٹ میں آرام سے
لیٹی ہوئی تھی کہ ایکسٹو کا فون
آیا کہ فوراً دانش منزل پہنچو اور
وہ اسی وقت سے ٹیکسی کے
انتظار میں کھڑی سوکھ رہی تھی۔ آخر
تنگ آکر وہ بس سٹاپ پر آ
گئی لیکن بس تھی کہ آنے کا نام

ہی نہ لے رہی تھی کہ اچانک ایک کار اس کے پاس آکر رکی اس میں عمران اپنی تمام حماقت مآبیوں سمیت تشریف فرما تھے۔ جوزف کار ڈرائیور کر رہا تھا۔ عمران نے اسے دیکھتے ہی آنکھیں جھپکنی شروع کر دیں۔

میں نے کہا۔ کہ محترمہ اندر تشریف لائیے دھوپ میں رنگ کالا ہو جائے گا۔

نہیں مجھے دانش منزل جانا ہے جولیا نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

تو میں تمہیں کون سا تمہارے میکے لے جا رہا ہوں عمران نے آنکھیں جھپکا کر کہا۔

میں بھی تمہارے سسرال ہی جا رہا ہوں" عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

بکواس مت کرو میں ٹیکسی میں آ جاؤں گی جولیا نے بپھرتے ہوئے لہجے میں کہا مگر عمران اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کھینچنے لگا۔

کیا یہ بدتمیزی ہے؟ جولیا نے بازو چھڑاتے ہوئے کہا
اسے اغوا بالجبر کہتے ہیں۔ اور پھر جوزف کو مخاطب ہو

کر کہا چلو۔

جوزف نے کار چلا دی۔

جوزف انتہائی تیز رفتاری سے کار چلا رہا تھا کار کا سٹیرنگ اس کے ہاتھوں میں کھلونے کی طرح معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ انتہائی تیزی سے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر گھما رہا تھا کار اب بھری سڑکوں سے گذر کر ویران سڑکوں پر چلنے لگی۔ جولیا نے عمران سے پوچھا یہ کہاں چلے دانش منزل چلو۔

کیوں کیا میرا گھر تمہیں پسند نہیں۔ عمران نے آنکھیں بند کرکے کہا۔ میں کہتی ہوں بکواس بند کرو جوزف کار روکو۔ میں نیچے اتروں گی لیکن جوزف کے کان پر جوں بھی نہ رینگی بلکہ اس نے کار کی رفتار تیز کر دی جولیا نے جھنجلا کر کار کے دروازے پر ہاتھ رکھا تو ایک سرد سی آواز آئی پاگل نہ بنو۔ جولیا ہمارا تعاقب سو رہا ہے یہ عمران تھا جولیا نے اچانک پیچھے مڑ کر دیکھا تو کافی دور اسے ایک نیلے رنگ کی شیورلیٹ آتی ہوئی نظر آئی۔ عمران نے جوزف کو مخاطب ہو کر کہا

جوزف گاڑی کی رفتار آہستہ کرو تاکہ میں پیچھے آنے والوں کا آملیٹ بنا کر سرکنڈوں پر منڈلانے والی روح کو ڈنر کھلا سکوں۔

جوزف نے فوراً گاڑی کی رفتار آہستہ کر دی اور بولا۔ باس جمعرات کے دن سرکنڈوں کی روح کا نام مت لیا کرو ورنہ ہمیشہ شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

ابے تیرا دماغ خراب ہے۔ آج کوئی دن ہے آج تو جمعرات ہے یعنی جمعہ کی رات کیوں جولیا۔

مجھے معلوم نہیں مجھے بور مت کرو۔ جولیا آہستہ سے بولی۔ اتنے میں نیلے رنگ کی شیورلیٹ بالکل نزدیک آ گئی اور پھر وہ آہستہ سے پاس سے گذرنے لگی تو عمران کی آواز آئی۔ ہوشیار اور سب نے اپنا سر نیچے کر لیا اسی لمحے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی لیکن کچھ نہ ہوا۔ اب نیلے رنگ کی شیورلیٹ آگے نکل گئی۔ جوزف نے اپنی بساط سے بڑھ کر عقلمندی کا مظاہرہ کیا کہ کار کی رفتار نہ صرف بالکل آہستہ کر لی بلکہ اچانک سڑک سے نیچے کھیتوں میں اتاری جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طمانی گن

سے آنے والی گولیوں کی بوچھاڑ کار کی دائیں طرف
گئی۔ ورنہ سامنے سے پڑنے والی گولیاں یقیناً ان میں سے
ایک آدھ کو ضرور چاٹ جاتی اب نیلے رنگ کی
لیٹ کار کا فاصلہ عمران کی کار سے اتنا زیادہ ہو
تھا کہ عمران کی کار گولی کی رینج سے باہر تھی جوز
کار کو پھرتی سے واپس موڑ لو عمران نے تحکمانہ لہجے
میں کہا اور جوزف ڈرائیونگ کا انتہائی حیرت انگیز کما
دکھاتے ہوئے تقریباً پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے
جاتی ہوئی کار کا ایک دم سٹیرنگ موڑ لیا اور کار
صرف دو پہیوں کے بل ایک چکر کھاتی ہوئی بیک ہو
گئی۔ جولیا کی تو چیخ ہی نکل گئی لیکن عمران کے چہرے
پر تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار کی
رفتار خود بخود آہستہ ہونے لگی۔

کیا ہوا جوزف! عمران نے چونک کر پوچھا۔

باس شاید پٹرول ختم ہو گیا ہے۔

پٹرول ختم ہو گیا کیسے جب چلا تھا تو پٹرول چیک
نہیں کیا تھا۔ باس غلطی ہو گئی اب پھر غلطی کا خمیازہ

جگت چل باہر نکل اور پانچ سو ڈنڈ نکال۔

باس مر جاؤں گا۔

مر جاؤ فاتحہ میں دلوا دوں گا اور وعدہ کرتا ہوں
تیرا مزار بھی بناؤں گا اور ان پہ جنگل کے جنگل
اگواؤں گا کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جولیا عمران
پر برس پڑی۔

جوزف میں نے کیا کہا ہے۔ عمران نے جولیا کا کوئی
نوٹس نہ لیتے ہوئے کہا اور پھر جوزف کو
نیچے اترنا پڑا اور پھر وہ کار کے پیچھے ڈنڈ نکالنے کے لئے
گیا لیکن عمران نے اسے بیچ سڑک میں جانے کا حکم
دیا جولیا کو اس وقت شدید غصہ آ گیا بھلا یہ بھی
کوئی مذاق کا وقت ہے اس نے عمران کو جھنجوڑ ڈالا
لیکن عمران مزے سے چیونگم چباتا رہا اور جوزف غریب
عین سڑک کے درمیان کھڑا ڈنڈ نکالتا رہا اس کا چہرہ
پسینے سے تر ہو گیا۔

اچانک وہ کھڑا ہو گیا۔

باس اس بار معاف کر دو آئندہ غلطی نہیں ہو گی۔

تم کھڑے کیوں ہو گئے ہو میرے حکم کی عدم تعمیل پر
سو ڈنڈ اور جرمانہ جلدی کرو ورنہ سو اور۔

اور جوزف جلدی سے دوبارہ ڈنڈ نکالنے لگا۔

جولیا کا غصّے سے بُرا حال تھا اس کا بس نہیں
چلتا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اچانک اس نے عمران کے بالوں
میں ہاتھ ڈال دیا اور اس کے بال مٹھی میں پکڑ کر
جھنجوڑنے لگی۔ اور عمران ارے ارے کرتا ہوا اپنے بال
چھڑانے لگا۔

میں کہتی ہوں بند کرو یہ ناٹک نہیں تو میں تمہارا سر
توڑ دوں گی اور عمران کو مجبوراً جوزف کو منع کرنا پڑا
مگر جوزف نے ڈنڈ پیلنے بند کرنے سے انکار کر دیا۔
اس نے رک کر صرف یہ کہا۔

باس میں عورت کا حکم نہیں مان سکتا۔

ارے گدھے کیا میں عورت ہوں۔

بہرحال حکم دلانے والی تو عورت ہی ہے جوزف نے
بدستور ڈنڈ نکالتے ہوئے کہا اور جولیا کا دل چاہا کہ وہ
خود کشی کی کرے اس نے جھنجلاہٹ میں کار کا دروازہ

کھولا اور باہر نکل کر ایک طرف تیزی سے چل دی۔
اتنے میں ایک کار سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی وہ
جوزف کے نزدیک آ کر رک گئی مگر جوزف اپنی دھن میں
ڈنڈ پیلتا رہا۔

اس کار میں دو مرد تھے وہ نیچے اتر آئے اور انتہائی
حیرانی سے جوزف کو دیکھنے لگے جیسے وہ کسی چڑیا گھر
میں پہنچ گئے ہوں۔

جوزف اب بند کرو۔ اور جوزف یک لخت رک گیا۔ جیسے
کسی مشین کو بریک لگا دیا گیا ہو اس کا سارا جسم
پسینے سے شرابور تھا وہ دونوں اب عمران کے پاس
آئے اور پوچھنے لگے۔

جناب یہ کیا قصّہ ہے؟

ہیرا من طوطے کا ہے میں نے نانی اماں سے سنا
تھا۔

کیا مطلب حیرت سے ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں
مطلب تو مجھے بھی نہیں آتا بہرحال کیا آپ کے پاس کچھ
فالتو پٹرول ہو گا؟

"پٹرول"

جی ہاں پٹرول. جسے انگلش میں پٹرول کہتے ہیں ار
اردو میں بھی پٹرول کہتے ہیں. یار یہ اردو بھی کیسی زبا
ہے کوئی لفظ بھی تو اس کا اپنا نہیں اب بتاؤ بھلا
بول اردو رہے ہیں اور لفظ انگریزی یہ کیا دھاند
ہے. پٹرول کا اردو ترجمہ ہونا چاہیئے میرے خیال میں
اس کا اردو ترجمہ مشمک تیل ہونا چاہیئے عمران پو
روانی سے بول رہا تھا.

مشمک تیل کیا؟ ان میں سے ایک نے دلچسپی سے
پوچھا.

شائد انہوں نے عمران کو پاگل سمجھ لیا تھا.

ارے مشمک تیل نہیں جانتے یعنی صاف شدہ مٹی
تیل ان کے پہلے کے لئے یعنی صاف سے ص شدہ سے
ش مٹی سے م اور کا رہے ک یہ بن گیا مشمک اب
تیل ساتھ ملا لیا یہ بن گیا مشمک تیل.

لیکن تیل کو پورا کہنے کی کیا ضرورت ہے تیل کا ت
بھی ساتھ ملا لو ایک نے بحث کرتے ہوئے کہا.

نہیں تیل دراصل بنیادی چیز ہے تیل چاہے مٹی کا ہو، ار نے
سرسوں کا ہو تیل ہی

باس پٹرول جوزف نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا. اب
اس کا سانس ٹھیک ہو گیا تھا.

ہاں. جناب کیا آپ کے پاس پٹرول ہے؟ عمران نے
پھر پوچھا.

جی ہاں اور ان میں سے ایک نے اپنی کار کی ڈگی کھول
کر پٹرول کا ایک گیلن اسے لا دیا غنیمت تھا کہ یہ
سڑک اکثر سنسان رہتی تھی ورنہ اب تک تو یہاں
ٹریفک کا اژدہام ہو جاتا جوزف نے وہ پٹرول اپنی کار میں
ڈالا اور عمران ان سے کچھ کہے بغیر کار میں بیٹھ گیا جولیا
درخت کے نیچے کھڑی اپنے ہونٹ چبا رہی تھی وہ
بھی کار میں آ کر بیٹھ گئی اور جوزف نے کار سٹارٹ کر دی
اب اس کا رخ دانش منزل کی طرف تھا.





وانش منزل کے ساؤنڈ پرو
کمرے میں عمران بلیک زیرو او
گرے سوٹ والا جسے کیپٹن شکی
لے آیا تھا موجود تھے وہ گر
سوٹ والا انتہائی خوفزدہ معلو
ہنتا تھا لیکن اس کے ساتھ سا
اس کے چہرے پر کچھ اس قس
کے تاثرات تھے جیسے وہ اپنی ل
کے بارے میں نا امید نہ ہو۔
دیکھو اگر تم نے میرے سا

کے صحیح صحیح جواب دیئے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا عمران نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

مجھے کچھ نہیں معلوم گرے سوٹ والے نے جواب دیا اب اس کا چہرہ قدرے پر سکون ہوگیا تھا۔

میں کہتا ہوں مجھے تشدد پر مجبور نہ کرو ورنہ تم تو تم تمہارے فرشتے بھی سب کچھ بتا دیں گے۔

تم سے جو کچھ ہو سکتا ہے کر لو اگر تم میری زبان کھلوا سکو تو تم سے زیادہ مجھے خوشی ہوگی۔

ہوں تو یہ بات ہے اچھا اپنا نام تو بتاؤ۔

ہاں. نام بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے میرا نام جیکل ہے۔

جیکل کیا تم امریکی ہو؟

لیکن جیکل نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ چپکے سے صوفے پر بیٹھ گیا عمران نے طویل سانس لی اور پھر بلیک زیرو کی طرف مخاطب ہو کر بولا میرے خیال میں ترکیب نمبر ۱۳ مناسب رہے گی۔

بلیک زیرو یہ سن کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جو اس نے عمران کو دے دی عمران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا ۔اور اس نے جلدی سے جیکل کو دونوں ہاتھوں کی طرف سے کس لیا۔جیکل تلملانے لگا لیکن عمران نے ایک بھورے رنگ کا سفوف نکال کر جیکل کی نتھنوں میں ڈال دیا اور پھر ایک ہاتھ سے اس کا منہ سختی سے بند کر دیا۔ جیکل نے تلملا کر زور سے سانس لی اور پھر بلیک زیرو اور عمران دونوں اسے چھوڑ کر ایک طرف ہٹ گئے اچانک جیکل کو ایک زوردار چھینک آئی اور پھر تو چھینکوں کا ایک تانتا بندھ گیا جیکل سارے کمرے میں ناچتا پھر رہا تھا۔

اس کے ناک منہ اور آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔ آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں سارے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا اور وہ پاگلوں کی طرح کمرے میں ہر طرف چھینکتا پھر رہا تھا۔

دیکھو میں کہتا ہوں اب بھی سب کچھ بتا دو ورنہ چھینکتے چھینکتے دم نکل جائے گا۔

اب جیکل کی بڑی حالت تھی چھینکیں تھیں کہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھیں شاید اسے انتہائی طاقتور قسم کی نسوار دی گئی تھی۔ یہ مجرموں کا منہ کھولنے کا ایک نرالا طریقہ تھا جو یقیناً عمران ہی نے ایجاد کیا تھا۔

اب جیکل میں اور چھینکنے کی تاب نہ رہی اس کی حالت غیر ہو رہی تھی اس نے عمران کی طرف ہاتھ بڑھائے اور اشارہ کیا کہ وہ سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہے عمران نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اس نے بڑھ کر الماری کا محلول نکالا اور جیکل کی نتھنوں میں دو دو قطرے ٹپکا دیئے اور جیکل کی چھینکیں بند ہو گئی۔ مگر اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اور وہ بے دم ہو کر فرش پر پڑا ہانپ رہا تھا کچھ دیر بعد اس کی حالت اعتدال پر آئی اور وہ کچھ بتانے کے قابل ہوا بلیک زیرو نے اسے برانڈی کا ایک گلاس دیا جس کے بعد اس کے اعصاب معمول پر آ گئے۔

تمہارا صحیح نام کیا ہے؟

اب عمران نے اس سے دوبارہ پوچھا۔

صحیح نام۔ میں نے بتایا تو ہے میرا نام جیکل ہے/ نے جواب دیا۔

کیا اب تک تمہارا دماغ ٹھکانے نہیں آیا۔ کیا ایک ڈوز کی ابھی ضرورت ہے عمران غرایا۔

بلیک زیرو نے پھر شیشی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

نہیں نہیں میں سب کچھ بتاتا ہوں مجھے کچھ نہ کہو۔

عمران نے اشارے سے بلیک زیرو کو منع کر دیا۔

اور اس سے کہا بتاؤ۔

آپ سوالات پوچھتے جائیں میں جوابات دیتا جاؤں گا۔

لیکن دیکھو اب میں غلط جواب ہرگز نہیں سنوں گا۔

عمرا نے کہا اور پھر پوچھا۔

تمہارا نام؟

کارل برگر۔

قومیت۔

نیدرلینڈ

پاسپورٹ کس ملک کا ہے؟

غیر قانونی طریقے سے آیا ہوں۔

آنے کی وجہ۔

تخریب پسندانہ حربے استعمال کر کے آپ کے ملک کو نقصان پہنچانا۔

یہاں کس پارٹی کے تحت کام کر رہے ہو؟

ماکا زونگا کے تحت۔

اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟

مجھے نہیں معلوم گروپ میں مجھے ابھی اتنی اہمیت نہیں ہے کہ مجھے ہیڈ کوارٹر کے متعلق پتہ چل سکے۔

تمہاری پوزیشن کیا ہے۔

میرا کام پیغام پہنچانا ہے۔

کیا مطلب؟

کبھی کبھی ایک شخص سے دوسرے شخص تک پیغام پہنچانا۔

پیغام کون دیتا ہے؟

پیغام مجھے ہمیشہ فون پر ملتا ہے۔ اور جس شخص کو پہنچانا ہوتا ہے اس کا پتہ بھی۔

پھر تم اسے پہچانتے کیسے ہو؟

اس کے دستانوں سے۔

دستانوں سے۔

جس شخص کو پیغام پہنچانا ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ سفید
کے دستانے پہنے ہوتا ہے۔

احکامات کیا ہوتے ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

بالکل مختصر مثلاً پانی چڑھ گیا بارش ہو گئی ہے
قسم کے فقرے۔

لیکن صرف پیغام پہنچانے کے لئے تمہیں دوسرے
سے بلایا گیا ہے۔

کیا اس کے لئے کوئی مقامی شخص نہیں مل سکتا

مجھے معلوم نہیں۔

تمہارے سر پر سینگ کیوں نہیں ہیں؟ عمران
یک لخت پوچھا۔

جی۔ اور کارل آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔

میں کہتا ہوں تمہارے سر پر سینگ کیوں نہیں ہیں عمر
غرایا۔

سینگ اور پھر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے عمران کو

دیکھنے لگا۔

گدھے۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ تم نے یہ سب
کچھ اتنی تفصیل سے کیوں بتایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ تم گدھے ہو لیکن تمہارے سر پر سینگ نہیں، میں اس لئے
تم گدھے نہیں بیل ہو۔

اور کارل بے تحاشہ ہنسنے لگا پھر بولا۔

جناب یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتا دیا ہے کہ
اب مجھ میں مزید چھینکنے کی طاقت نہیں تھی۔ اور پچ پچ
اس لئے بتا دیا ہے کہ یہ سب کچھ بتا کر میں زندہ نہیں
رہ سکتا۔ تنظیم مجھے ہر حالت میں مار ڈالے گی اس لئے
کیا فائدہ مرنے سے پہلے جھوٹ بولوں۔

عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر بلیک زیرو کو
لے کر اس ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر نکل آیا۔







ابھی رات کے صرف دس بجے تھے لیکن جولیا بے حد بور ہو چکی تھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب وقت کیسے گزارے۔ ایکسٹو نے آج صبح سے ہی اسے کہا تھا کہ وہ اس کی طرف سے جب تک دوبارہ اطلاع نہ ملے سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر اپنے فلیٹ سے باہر نہ نکلے صبح دس بجے یہ اطلاع ملی اور اب رات کے دس بج چکے تھے

بارہ گھنٹے سے ایکسٹو نے کوئی اطلاع نہ دی تھی اب انہیں کمروں میں بند ہوئے بارہ گھنٹے گذر چکے تھے کئی بار صفدر۔ تنویر۔ چوہان اور نعمانی جولیا کو فون پر بوریت کی شکائیت کر چکے تھے لیکن جولیا کیا کر سکتی تھی جولیا حیران تھی کہ کیپٹن شکیل نے اسے اب تک فون نہیں کیا تھا پھر جولیا کا ذہن کیپٹن شکیل کے متعلق سوچنے لگا۔ جب سے کیپٹن سروس میں آیا تھا صفدر اور جولیا کے درمیان کئی بار اس سلسلے میں بحث ہو چکی تھی کہ آیا کیپٹن شکیل ہی ایکسٹو ہے شک کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ کیپٹن شکیل کا چہرہ ہر وقت سپاٹ رہتا تھا نہ خوشی نہ غمی نہ فکر نہ غصہ کے تاثرات غرضیکہ کسی چیز کا بھی تاثر اس کے چہرے پر نہیں ابھرتا تھا اس سے جولیا یہ نتیجہ نکالتی تھی کہ وہ پلاسٹک میک اپ میں ہے اور سوائے ایکسٹو کے اور کس کو ضرورت ہے کہ وہ سروس میں میک اپ میں آئے۔ لیکن صفدر کا دوسرا خیال تھا اس کا خیال تھا اس کا کہنا تھا کہ اگر ایکسٹو نے ضرور میک اپ کرکے ہمارے ساتھ شامل ہونا تھا تو پھر اتنا بھونڈا میک اپ کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ جسے ہم

لوگ بھی پہچان جائیں بھونڈا تو خیر تم یہ نہیں کہہ سکتے ہو
نے کتنی بار بغور اس کا چہرہ دیکھا تھا لیکن کسی صورت
میں بھی میک اپ معلوم نہیں ہوتا صرف اس کے چہرے
کا سپاٹ پن دیکھ کر شک ہوتا ہے کہ ضرور میک اپ ہو
گا لیکن پھر کیپٹن شکیل کی موجودگی میں ایکسٹو کی آواز
کا کیا بنے گا اسے کس خانے میں فٹ کیا جائے گا
لیکن صفدر اسے کوئی اہمیت نہ دیتا تھا کیوں کہ اس کا
خیال تھا ہو سکتا ہے کہ ایکسٹو نے ایک آدمی ایسا رکھا
ہوا ہے جو اس کی آواز کی نقل کرکے اس کے لکھے ہوئے
الفاظ اس کے سامنے بول دے معاملہ شک و شبہ ہی میں
تھا آخر کار صفدر اور جولیا نے یہ طے کیا تھا کہ کسی
طرح کیپٹن شکیل کا منہ امونیا سے دھویا جائے تاکہ
معلوم ہو کہ میک اپ ہے یا نہیں۔ لیکن اس کا موقع
کب آئے گا اچانک جولیا کے ذہن میں ایک خیال بجلی
کی مانند کوندا کہ کیپٹن شکیل کو فون کرکے دیکھا جائے
کہ آیا وہ فلیٹ میں ہے یا نہیں اس نے تیزی سے نمبر
گھمائے اور بے تابی سے رسیور کو کانوں سے لگا لیا۔ چند لمحوں

کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھانے کی آواز آئی اور جولیا
کے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے۔ ادھر سے ایک غیر مانوس آواز
آئی کون بول رہا ہے۔

آپ کیپٹن شکیل بول رہے ہیں۔ جولیا نے پوچھا حالانکہ
وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ کیپٹن شکیل کی آواز نہیں۔

نہیں جناب میں ان کا ملازم جمیل بول رہا ہوں فرمایئے۔

شکیل صاحب کہاں ہیں؟

وہ دوسرے کمرے میں کتاب پڑھ رہے ہیں۔

انہیں بلاؤ انہیں کہو جولیا کا فون ہے۔

اچھا ایک منٹ ہولڈ کیجیئے۔

چند ہی لمحوں بعد جولیا کے کانوں میں ایک بھاری مگر
مانوس آواز آئی۔

ہیلو جولیا ہاؤ آر یو۔

او۔ کے۔

کس سلسلے میں فون کیا۔

کچھ نہیں ویسے سارا دن کمرے میں بند پڑے پڑے
بور گئی تھی تقریباً سب کے فون میرے پاس آئے۔ سب ہی

بوریت کی شکایت کر رہے تھے۔ ایک تمہارا فون نہیں آیا
تھا میں نے سوچا خود ہی فون کر کے حال معلوم کروں۔

جولیا دراصل میری طبیعت کچھ عجیب و غریب واقع
ہوئی ہے۔ آج سارا دن میں کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا
ہوں مجھے مطالعہ کا بے حد شوق ہے میرے پاس دس
ہزار نایاب کتابوں کا ذخیرہ ہے مجھے جب بھی ذرا سی
فرصت ملتی ہے بس کتابوں میں گم ہو جاتا ہوں اس
لئے بوریت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ہوں اچھا شغل ہے کبھی مجھے بھی کوئی کتاب دینا۔

اچھا کبھی میرے پاس آ جانا جو کتاب اچھی لگے لے
جانا

او کے پھر اجازت دو خدا حافظ۔

خدا حافظ اور جولیا کو ریسور رکھنے کی آواز آئی۔

جولیا نے ایک طویل سانس لے کر ریسور رکھ دیا ابھی
ریسور رکھے ہوئے ایک ہی منٹ ہوا تھا کہ فون کی
گھنٹی زور سے بجی اس نے سوچا شاید ایکسٹو کا فون
ہو اس لئے بڑی پھرتی سے اس نے ریسور اٹھا کر

کانوں سے لگایا اور بولی ہیلو جولیا سپیکنگ۔

جولیا نہیں۔ جولیانا فٹز واٹر بولو عمران کی آواز آئی۔

عمران تم ہو۔ جولیا ذرا سی مسکرائی۔

جی ہاں میں ہی ہوں وہ حقیر فقیر پر تقصیر، ہیچ مدان
بندہ نادان مسمی علی عمران نوکر جس کا ہے سلیمان کھا
رہا ہوں آپ کے کان۔

جولیا ہنسنے لگی خوب تو آج شاعری کا دورہ پڑا ہے

شاعری کون چغد کر رہا ہے میں تو اپنی شان
میں مرثیہ پڑھ رہا ہوں۔

کیوں کیا ہوا؟

ہائے ظالم دل کو جلا کر راکھ کر دیا جگر میرا
خاک کر دیا۔

اور اب پوچھتی ہو کیوں کیا ہوا۔

یہ کیا بکواس لگا رکھی ہے کیا میں ریسور رکھ دوں
جولیا نے جھنجلا کر جواب دیا۔

نہیں جولیا خدا کے لئے ریسور نہ رکھنا ورنہ میں
مارے بوریت کے آج خود کشی کر لوں گا۔ غضب خدا کا

اب تمہارا یہ چوہا مجھ پر بھی رعب ڈالنے لگا آج صبح فون کیا کہ جب تک میں نہ کہوں فلیٹ نہ چھوڑنا بھلا بتاؤ یہ بھی کوئی تک ہے بھلا میں اس کے باپ کا نوکر ہوں کہ اس کے حکم کی پابندی کروں۔

پھر تم نے فلیٹ کیوں چھوڑا جولیا نے پوچھا۔

کیسے چھوڑتا اب اس نے کہہ تو دیا تھا۔

اور پھر جولیا کے حلق سے ایک طویل قہقہہ نکلا اور پھر وہ لگاتار ہنستی ہی چلی گئی۔

ہائیں ہائیں یہ تمہیں کیا ہوا خدا کے لئے چپ ہو جاؤ ورنہ میرے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے

ارے تمہیں کیا ہو گیا؟

آخر جھنجلا کر عمران نے ریسیور رکھ دیا جولیا کا ہنستے ہنستے برا حال ہو گیا تھا اسے ہنسی اس خوشی میں آ رہی تھی کہ آخر ایکسٹو نے عمران پر اپنی برتری منوالی عمران اسے کچھ نہیں سمجھتا تھا اور اکثر عمران کے سامنے ڈینگیں مارتا تھا کہ وہ ایکسٹو سے نہیں دبتا۔ آج وہی عمران ایکسٹو کی پابندی کے احکام کے

سامنے بے بس ہو گیا ہے حالانکہ اگر غریب جولیا کو یہ معلوم ہو جاتا کہ عمران ہی دراصل ایکسٹو ہے تو معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہوتا ابھی تک جولیا اپنی ہنسی پر پوری طرح قابو نہ پا چکی تھی کہ فون کی گھنٹی پھر بجنے لگی۔ اس نے فوراً ریسیور اٹھایا اور پھر ایک غراہٹ آمیز آواز جو یقیناً ایکسٹو کی تھی۔ سن کر اسے ہنسی کا گلا گھونٹنا پڑا۔

یس سر ہنسی کو دبانے کی وجہ سے اس کی آواز عجیب ہو گئی کیا ہو رہا ہے تم شاید فون اٹھانے سے پہلے ہنس رہی تھی۔

آواز حد درجہ سرد تھی۔

یس سر عمران نے فون کیا تھا اس کی باتوں پر ہنس رہی تھی۔

جولیا نے خوشگوار موڈ میں جواب دیا تھا۔

جولیا۔ ایکسٹو کی غراہٹ تیز ہو گئی اور سردی کی ایک شدید لہر جولیا کے جسم میں سرایت کر گئی۔

یس سر جولیا نے پژمردہ سا جواب دیا۔

میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ فون کو زیادہ انگیج نہ کیا کرو۔

ہو سکتا ہے کسی انتہائی ضروری کال کے لئے تم فوراً احکام دینے ہوں۔

ایکسٹو کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

معافی چاہتی ہوں۔ باس شدت جذبات سے جولیا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

سنو کیپٹن شکیل کو فوراً اطلاع دو کہ وہ جھرنا جھیل کے پاس والی قدیم عمارت کے پاس عمران کو ملے۔

او کے سر اور جولیا نے رسیور رکھنے کی آواز سن کر رسیور رکھ دیا اسے ایکسٹو پر بڑی طرح غصہ آ رہا تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ کیا کرے اور وہ بے چاری کر بھی کیا سکتی تھی ایکسٹو تو ایک پتھر تھا جذبات کا شیشہ تو اس سے جتنی بار بھی ٹکراتا ٹوٹ جاتا بہرحال اس نے کیپٹن شکیل کو ایکسٹو کے احکام پہنچا دیئے اور خود نڈھال ہو کر پلنگ پر گر گئی۔



پورے ماحول میں ایک پراسرار خاموشی چھائی تھی اور گھور تاریکی کی وجہ سے اس پراسراریت میں کچھ اور اضافہ ہو گیا تھا جھاڑیوں اور درختوں میں چھپی ہوئی وہ شکستہ سی عمارت تاریکی میں ایک ہیولہ محسوس ہو رہی تھی اس پراسراریت میں اس عمارت کی شکستگی بھی کردار ادا کر رہی تھی عمران ایک شکستہ سے کھنڈر میں دبکا ہوا تھا اس نے چست سیاہ

لباس پہنا ہوا تھا اور منہ پر نقاب پہنی ہوئی تھی وہ اس سیاہ لباس میں تاریکی ہی کا ایک حصہ معلوم ہو رہا تھا۔

اچانک اس تاریکی کو ایک کار کی مدھم سی روشنی نے چیر ڈالا یہ روشنی صرف چند سیکنڈ کے لئے چمکی تھی اور پھر دوبارہ تاریکی میں مدغم ہو گئی وہ کار ایک سیاہ کشتی کی طرح آہستہ آہستہ اس عمارت کی طرف بڑھ رہی تھی اس کی تمام لائٹیں بند تھیں اندر کی لائٹیں بھی بند تھیں اس لئے کچھ محسوس تک نہیں ہوتا تھا کہ کار میں کتنے آدمی ہیں اور کون کون ہیں کار آہستہ آہستہ عمارت کے بالکل قریب پہنچ گئی اچانک عمارت میں سے ایک روشنی کا سگنل ہوا دور سے بالکل ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی جگنو چمکا ہو اس روشنی کے ہوتے ہی کار کا دروازہ آہستہ سے کھلا اور پھر اس میں سے دو آدمی نکلے اور عمارت کی طرف بڑھے اور پھر وہ تاریکی میں جذب ہو گئے ایک بار پھر اس پراسرار تاریکی نے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھوڑی دیر بعد اسی طرح

ایک کار اور آئی اور اس میں سے تین آدمی نکل کر اندر چلے گئے۔ آہستہ آہستہ وقت گذرتا گیا اور کاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اب عمران بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

اچانک فضا میں الو کی کرخت آواز گونجی یہ کیپٹن شکیل کا سگنل تھا کہ میدان صاف ہے چنانچہ ادھر سے عمران نے بھی اسی آواز میں سگنل دیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اس کھنڈر سے نکل کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ سامنے کے درخت سے ایک اور سایہ بھی اسی کی طرف بڑھنے لگا یہ کیپٹن شکیل تھا۔ عمارت کے نزدیک آ کر وہ دونوں مل گئے اب مسئلہ تھا اندر داخل ہونے کا دونوں زمین پر لیٹ گئے اور پھر رینگتے رینگتے اس عمارت کی طرف بڑھنے لگے اب وہ ایک شکستہ کمرے میں موجود تھے وہ وہاں دم سادھے پڑے تھے کہ اچانک اس کمرے کی دیوار ایک طرف سرکتی چلی گئی اور ایک شخص اس میں سے باہر نکلا اور پھر وہ کمرے میں سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا دیوار پھر سے مل رہی تھی

اچانک عمران نے چھلانگ لگائی اور اس ملتی ہوئی
سے اندر چلا گیا بس چند سیکنڈ کا فرق تھا اگر
سیکنڈ وہ دیر سے چھلانگ لگاتا تو آج اس کی ہڈیاں
دیواروں کے درمیان پھنسی ہوئی ہوتی کیپٹن شکیل ابھی تک
باہر پڑا تھا عمران کی یہ چھلانگ اتنی خطرناک تھی کہ
شکیل جیسے آدمی کے اعصاب جھنجھلا اٹھے اور وہ
کی بے جگری کا دل سے قائل ہو گیا۔ اب مسئلہ تھا
وہ اندر کیسے داخل ہو اس کے لئے انتظار کرنا پڑتا کہ
شخص جو ابھی اندر سے باہر آیا ہے جب وہ دو
اندر جائے گا تو اس وقت کوشش کی جائے گی چنانچہ
دم سادھے ایک کونے میں کھڑا رہا اب وہ تاریکی
آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ عمران
اندر جا کر کیا کیا ہوگا؟ قدموں کی مدھم چاپ دو
ابھری اور کیپٹن شکیل مستعد ہو گیا وہی شخص د
اندر آرہا تھا وہ تیزی سے اس کمرے میں آیا اس
شکستہ دیوار میں ایک سوراخ میں انگلی گھمائی اور دیا
ایک بار پھر سے سرکنے لگی اور وہ اندر داخل ہو

دیوار ایک بار پھر تیزی سے مل گئی چند لمحے ٹھہر کر کیپٹن
شکیل اس سوراخ کی طرف بڑھا اس نے اس سوراخ میں
انگلی ڈالی تو اسے ایک جگہ ابھری ہوئی محسوس ہوئی اس
نے اسے دبایا اور دیوار ایک بار پھر کھل گئی اور وہ تیزی
سے اندر داخل ہو گیا اندر بھی ایک کمرہ سا تھا جیسے ہی
اس نے اندر قدم رکھا دیوار ایک بار پھر تیزی سے مل گئی
وہ چند لمحے کمرے کے ایک کونے میں کھڑا رہا پھر وہ کمرے
میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اس نے دروازے
سے سر باہر نکال کر دیکھا اسے لمبی سی ایک گیلری نظر
آئی جس کے دونوں طرف کمرے بنے ہوئے تھے اور گیلری
میں ایک طاقتور بلب لگا ہوا تھا جس سے گیلری روز
روشن کی طرح چمک رہی تھی کیپٹن شکیل اس گیلری میں
داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ چپک کر آگے بڑھنے
لگا۔ جب پہلے کمرے کا دروازہ آیا تو اس نے اپنے کان
دروازے کے ساتھ لگا دیئے لیکن کوئی آواز نہ آئی۔ شکر
یہ ہے کہ گیلری بالکل سنسان تھی وہ آہستہ آہستہ آگے
بڑھتا گیا ایک دروازے میں اسے کچھ روشنی نظر آئی اس

نے کی ہول میں سے نظر اندر ڈالی اسے ایک شخص ک
عجیب سی مشین کے سامنے بیٹھا نظر آیا ابھی وہ
اچھی طرح دیکھ بھی نہ سکا تھا کہ گیلری میں بھاری قدموں
آواز ابھری وہ فوراً ایک طرف جھکا مگر وہاں چھپنے کی کو
جگہ نہیں تھی۔ اس نے دیوار کے ساتھ چپکنے کی کوشش کی
یہ کوشش بے سود تھی سامنے سے آنے والے دو اشخا
تھے جن کے ہاتھوں میں ٹامی گنیں تھیں۔ جیسے ہی انہو
نے کیپٹن شکیل کو دیکھا وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹکے
دوسرے لمحے ان کی ٹامی گنیں اس کی طرف تن گئیں۔ کیپٹن
شکیل کے ہاتھوں کو جنبش ہوئی اور گیلری میں جلنے وا
بلب ایک دھماکے سے بجھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے انتہا
پھرتی سے چھلانگ لگائی اور دوسری طرف زمین پر لیٹ
گیا دونوں ٹامی گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور اب
اندھا دھند گولیاں چلا رہے تھے کیپٹن شکیل انتہائی تیز
سے زمین پر رینگ رہا تھا اس کی جان سخت خطرے
تھی گولیاں اس کے ارد گرد پڑ رہی تھیں اچانک اس نے
دبایا اور ایک بھیانک چیخ ابھری اور ایک ٹامی گن خا

ہو گئی پھر دوسری چیخ ابھری اور دوسری ٹامی گن بھی
خاموش ہو گئی۔ اچانک کمروں کے دروازے دھڑا دھڑ کھلنے
لگے پھر پوری گیلری فلش لائٹ سے چمک اٹھی اب
کیپٹن شکیل کو سوائے ہاتھ اٹھانے کے اور کوئی چارہ
نہ تھا۔ اس کے ارد گرد ٹامی گنوں سے لیس نقاب
پوش کھڑے تھے انہوں نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف
چلنے کا اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل ہاتھ اٹھائے
ہوئے ان نقاب پوشوں کی رہنمائی میں چلنے لگا وہ گیلری
کی سیدھی سمت جا رہے ہیں لیکن کیپٹن شکیل سوچ
رہا تھا کہ عمران کہاں ہوگا ابھی تک عمران کہیں نظر
نہیں پڑا تھا اور نہ ہی اس سے پہلے اسے کوئی
گڑبڑ ہوتی نظر آئی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ
عمران کسی مخصوص جگہ بحفاظت پہنچنے میں کامیاب ہو
چکا ہے پھر وہ یہاں آنے کے مقصد پر حوز کرنے لگا
آج صبح جولیا نے اس عمارت کے پاس پہنچنے کے لئے
ایکسٹو کا حکم سنایا تھا پھر یہاں اسے عمران ملا اور
اس نے اسے بتایا کہ اس عمارت میں شاید ماکا زونگا

کی مقامی برانچ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے اس لئے ک رات تم اور میں اس عمارت میں گھسیں گے شائد کو سراغ مل جائے چنانچہ اس کے نتیجے میں وہ ا وقت یہاں موجود تھا اچانک اس کی سوچ میں پڑ گیا کیوں کہ اسے دائیں طرف مڑنے کا حکم د گیا وہ دائیں طرف مڑ گیا یہاں گیلری کا اختتام اور سامنے ایک بڑا دروازہ نظر آ رہا تھا جو بند اور جس پر پیتل کی دو تلواریں جڑی ہوئی تھیں دروازے کے سامنے ایک نقاب پوش ٹامی گن ہاتھ لئے ٹہل رہا تھا انہیں دیکھتے ہی وہ رک گیا اس نے شکیل کی طرف گن سیدھی کر لی شکیل ا لمحے کے لئے رک گیا لیکن پیچھے سے ٹھوکا ملن پھر آگے بڑھنے لگا جب وہ اس محافظ کے پاس تو پیچھے آنے والے نقاب پوشوں میں سے ایک دروازے کے محافظ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ماکا عظیم ہے۔

دروازے پر ٹہلنے والے محافظ نے جواب دیا۔

زونگا عظیم ترین ہے۔

اس کے بعد دروازے والے محافظ نے اپنی ٹامی گن نیچے کر لی۔ اس نے شکیل کی طرف اشارہ کرکے پوچھا کہ یہ کون ہے اور اس جگہ کیسے آئے۔

معلوم نہیں کیسے آیا ہے ویسے مجھے تو کوئی مقامی جاسوس معلوم ہوتا ہے پیچھے سے آواز آئی کیپٹن شکیل ہاتھ اٹھائے خاموشی سے یہ مکالمے سنتا رہا۔

دروازے پر ٹہلنے والے محافظ نے ایک تلوار کے دستے پر بنے ہوئے کسی بٹن کو دبایا پھر دوسری تلوار کے دستے پر زور دیا پھر ان دونوں کی لوگوں کو کھینچا اور پھر ان تلواروں کے پیچھے بنے ہوئے ہینڈل کو گھمایا۔ اب دروازہ ایک زوردار چرچراہٹ سے کھل گیا اندر ایک بہت بڑا ہال نظر آیا جس میں چاروں طرف قسم قسم کی مشینیں چل رہی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک مشین کے سامنے ایک ایک شخص بیٹھا ہوا تھا چند مشینوں میں اسکرین بھی تھے۔ جن پر مختلف نظارے نظر آ رہے تھے ہر شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا تھا چند

نقاب پوش یہاں بھی ہاتھوں میں ٹامی گنیں لئے ٹہل رہے تھے کیپٹن شکیل غور سے مشینوں کو دیکھتا ہوا درمیان سے گزرتا چلا گیا ہال کے ایک طرف پہلے دروازے کی طرح بڑا دروازہ تھا جس کے پار ایک اور گیلری نظر آ رہی تھی۔ کیپٹن شکیل اس ٹوٹی پھوٹی عمارت کے نیچے اس قدر عظیم الشان اور پراسرار انتظامات دیکھ کر حیران رہ گیا اب وہ گیلری میں سے گزر رہے تھے ایک دروازہ پر جا کر وہ رک گئے اس کے باہر ایک سرخ بلب جل رہا تھا۔ ایک نقاب پوش نے کونے میں لگا ہوا بٹن دبایا اور پھر دروازے کی طرف منہ کر کے اٹنشن کھڑا ہو گیا دوسرے نقاب پوش بھی مستعد کھڑے تھے۔ اچانک دروازہ کے سامنے لگا ہوا بلب سرخ سے سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا اور دروازہ آہستہ آہستہ کھلنے لگا نقاب پوشوں نے کیپٹن شکیل کو اندر چلنے کا اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل آہستہ آہستہ اندر داخل ہو گیا نقاب پوش بھی اندر داخل ہو گئے اندر ایک نیم تاریک سا کمرہ تھا سامنے

ایک بہت بڑی مشین نظر آ رہی تھی جس پر مختلف قسم کے بٹن نظر آ رہے تھے سینکڑوں کی تعداد میں ڈائل تھے اس مشین کے ایک کونے میں ایک ۴"×۶" کا اسکرین بھی تھا رنگ برنگ کے بلب بڑی تیزی سے اسپارک کر رہے تھے جس پر سرخ رنگ کی بہتات تھی اس پورے کمرے میں کوئی بھی شخص نہ تھا شکیل حیران تھا کہ اب کیا ہو گا کہ اچانک بلب تیزی سے اسپارک کرنے لگے۔ اور پھر سکرین روشن ہو گئی جس میں ایک سایہ سا کرسی پر بیٹھا نظر آ رہا تھا اس سایہ کو دیکھتے ہی تمام نقاب پوشوں نے بیک وقت بلند آواز میں کہا،

"ماکا عظیم ہے"۔

"زونگا عظیم ترین ہے"۔

ہم ماکا زونگا کو سلام کرتے ہیں۔

اچانک اس سائے کے ہونٹ ہلے اور پھر مشین پر لگی ہوئی ایک جالی میں سے آواز آئی۔

ماکا زونگا کے غلاموں میں یہ کون ہے؟

یہ شخص گیلری نمبر ایک میں پھر رہا تھا۔

کیا آواز اتنی غضب ناک تھی کہ مشین کی جالی بھی تھرا اٹھی۔

اور کیپٹن شکیل کے کانوں میں جیسے لوہے کی گرم سلاخ اترتی چلی گئی اور وہ نقاب پوش جھک گئے۔

کیا کسی نے غداری کی ہے جو اس شخص نے یہاں داخل ہونے کا راستہ پا لیا ہے۔

نقاب پوش

اچھا اسے چھوڑ کر باہر چلے جاؤ۔

اور گیلری نمبر ایک کے آپریٹر کو فوراً حاضر کرو۔

آواز میں غراہٹ بدستور موجود تھی۔

چاروں نقاب پوش باہر نکل گئے اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا اب کیپٹن شکیل اس مشین کے سامنے اکیلا کھڑا تھا تم کون ہو؟ منہ سے نقاب اتارو جالی سے آواز آئی لیکن کیپٹن شکیل چپکے سے کھڑا رہا۔

کیا تم نے سنا نہیں۔ اس بار آواز میں شدید غراہٹ تھی۔ لیکن کیپٹن شکیل گم سم کھڑا تھا۔ اس نے کوئی حرکت

نہ کی۔

اچانک بلب انتہائی تیزی سے سپارک کرنے لگے اور پھر ایک باریک شعاع تیزی سے کیپٹن شکیل پر پڑی اس شعاع کا پڑنا تھا کیپٹن شکیل کو ایسا محسوس ہو جیسے اس کے دماغ میں اندھیاں چل رہی ہوں اور کوئی شخص اسے منہ پر سے نقاب اتارنے کا حکم دے رہا ہو۔ اچانک کیپٹن شکیل کا ہاتھ اٹھا اور اس نے اپنے منہ پر سے نقاب اتار لی۔ دماغ میں سکون ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں بلبوں کی سپارکنگ بھی کم ہو گئی۔ کیپٹن شکیل حیران رہ گیا جالی میں سے ایک قہقہہ بلند ہوا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ چاروں نقاب پوش ایک آدمی کو لے کر آ گئے جس کا رنگ زرد پڑ گیا۔

وہ مشین کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

گیلری نمبر ایک پر تم تھے۔ آواز آئی۔

یس سر۔ اس نوجوان نے بدستور سر جھکائے جواب دیا

پھر یہ نوجوان کیسے پہنچ گیا۔ آواز انتہائی غضب ناک ہو گئی۔

لیکن نوجوان بدستور سر جھکائے کھڑا رہا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

ہوں تم اپنی غلطی تسلیم کرتے ہو۔ اتنا کہتے ہی ایک سبز رنگ کی شعاع اس مشین سے نکلی اور اس نوجوان پر پڑی اور نوجوان کی ایک بھیانک چیخ نکلی۔ اور ایک لمحے کے بعد اس کی لاش وہاں پڑی تھی۔ بالکل جلی ہوئی لاش ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے اسے روسٹ کر دیا ہو۔

نقاب پوش فوراً جھکے اور ماکا زونگا زندہ باد کا نعرہ لگانے لگے۔ اس کے بعد جالی سے پھر آواز آئی۔

اب تم بتاؤ کون ہو۔ دیکھو سچ سچ بتاؤ ورنہ تمہارا حشر بھی یہی ہو سکتا ہے۔

میں سی آئی ڈی انسپکٹر ہوں۔

ہوں تم غلط بیانی کر رہے ہو۔

میں سچ بول رہا ہوں کیپٹن شکیل نے زور دے کر کہا۔

اچھا تم یہاں کیسے آئے؟

میں راہ بھٹک کر ادھر آ گیا لیکن یہاں سے اچانک دیوار کھلی دیکھ کر نیچے اتر آیا بکواس تم جھوٹ بول رہے ہو۔ دیکھو اپنی جان کے گاہک نہ بنو سب کچھ بتا دو ورنہ یہاں لوگ موت کو ترستے ہیں اور موت نہیں آتی

میں نے سب کچھ بتا دیا ہے کیپٹن شکیل نے کہا۔

ماکا زونگا کے غلاموں تم باہر جاؤ اور چند منٹ کے بعد اس کی لاش لے جانا۔

اور نقاب پوش دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

ابھی دروازہ پوری طرح بند نہیں ہوا تھا کہ کیپٹن شکیل نے پھرتی سے ریوالور نکال لیا اور پھر اس نے مشین پر لگاتار فائر کرنے شروع کر دیئے پہلا فائر ہوا اور ایک بہت بڑا بلب جو مسلسل سپارک کر رہا تھا ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد دوسرا فائر ہوا اور سکرین تاریک ہو گئی اس کے ساتھ ہی مشین سے ایک عجیب سی شعاع نکلی اور کیپٹن شکیل کی طرف سے بڑھی۔ لیکن کیپٹن شکیل پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا شعاع سیدھی سامنے کے دروازے پر پڑی اور دروازہ پگھل گیا جیسے موم پگھلتا ہے کیپٹن شکیل نے

ایک اور فائر کیا مگر ایک اور ڈائل ٹوٹا مگر اس کے بعد کیپٹن شکیل کے دماغ پر دھند سی چھا گئی اور اس کے تمام احساسات یکدم سو گئے اسے اتنا یاد تھا کہ وہ بڑی طرح ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے گر رہا ہے اس کے بعد مکمل تاریکی تھی۔







عمران جیسے ہی چھلانگ مار کر اندر آیا وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھا۔ عمران چند لمحے اس کمرے میں کھڑا رہا پھر ہاتھ میں پستول لے کر دروازے سے باہر نکل آیا سامنے ایک لمبی سی گیلری تھی جس میں ایک بہت بڑا تیز بلب جل رہا تھا اور گیلری کے دونوں طرف کمروں کے دروازے تھے اور سامنے سے دو ٹامی گنوں والے راؤنڈ لگا کر واپس

جا رہے تھے عمران آہستہ آہستہ ان کے پیچھے چل دیا اچا
وہ آخری سرے پر جاکر مڑنے لگے اب عمران کے پاس چھپ
کی کوئی جگہ نہ تھی عمران ایک لمحہ کے لئے ٹھٹھکا لیکن پھر
کی تیزی سے ساتھ والے دروازے کی طرف بڑھا اس
دروازے پر زور دیا اور اتفاق سے وہ دروازہ کھلا تھا۔
عمران پلک جھپکتے ہی اندر داخل ہوگیا۔ اور آہستہ سے
دروازہ بند کر دیا راؤنڈ لگانے والوں کی قدموں کی آواز
ویسے ہی نپی تلی اور پر سکون تھی۔ اس لئے عمران کو
اطمینان ہوگیا کہ انہوں نے اسے نہیں دیکھا اب عمران کمرے
کے اندر کی طرف متوجہ ہوا کمرہ خالی تھا لیکن اس میں
ایک میز اور کرسی رکھی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بہت بڑی
الماری رکھی ہوئی تھی۔ اس کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا اس
میں قسم قسم کے کپڑے دکھائی دے رہے تھے میز پر ایک
گلاس رکھا جس میں ابھی تک شراب تھی۔ عمران گلاس
کے پاس آیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اسے محسوس ہوا
جیسے گلاس میں شراب کی سطح تھرتھرا رہی ہے۔

وہ فوراً وارڈروب کے پیچھے چھپ گیا ایک لمحے کے

بعد سامنے کی دیوار میں ایک شگاف ہوا اور ایک لمبا تڑنگا
شخص نمودار ہوا اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور وہ
جیسے ہی اس شگاف سے باہر آیا شگاف دوبارہ بند ہوگیا
وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کرسی پر آ بیٹھا اور پھر گلاس میں
رکھی ہوئی باقی ماندہ شراب اٹھا کر حلق میں انڈیل لی۔
فائل کھول کر اسے پڑھنے لگا۔ عمران کی طرف اس کی پشت
عمران آہستہ سے الماری کے پیچھے سے نکلا اور قدم پر قدم
رکھتا ہوا اس کی طرف بڑھا ویسے بھی قالین پر ربڑ سول
جوتے آواز نہیں دیتے تھے اس نے اپنی جیب سے رومال
نکالا اور عمران نے ایک ہاتھ اس شخص کے گلے میں
ڈالا اور رومال اس کی ناک پر رکھا ایک لمحے کے لئے
وہ تڑپا لیکن شاید رومال میں کلوروفارم کی مقدار کافی سے
زیادہ تھی کیوں کہ دوسرے لمحے وہ عمران کے ہاتھوں جھول
گیا عمران نے اسے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور اس کی
نبض دیکھ کر اندازہ لگایا پھر مطمئن ہو کر فائل کی طرف
متوجہ ہو گیا فائل پر نظر ڈالتے ہی وہ بری طرح چونکا
اس نے جھپٹ کر وہ فائل اٹھائی اور پھر جیسے جیسے وہ اسے

پڑھتا گیا اس کی حالت متغیر ہوتی گئی پھر اس نے
فائل موڑ توڑ کر اپنے کوٹ کی اندر والی جیب میں رکھ
دی۔ اب وہ الماری دیکھ رہا تھا جس میں کپڑے ٹنگے ہوئے
تھے اس نے کپڑوں کے پیچھے ہاتھ بڑھا کر دیکھا۔ تو اسے
ایک اور خانہ محسوس ہوا اس نے اسے کھولا اس میں
مختلف کاغذات تھے جو تمام کے تمام کوڈ ورڈز میں لکھے
ہوئے معلوم ہوتے تھے عمران نے یہ سب نکال کر اپنی
جیبوں میں ٹھونس لئے یکدم وہ اچھل پڑا کیونکہ گیلری میں
ٹامی گنوں کے چلنے کی آوازیں آنے لگیں ایک فائر ہوا اور
پھر ایک چیخ نکلی۔ عمران نے جلدی سے اس شخص کے کپڑے
اتارے خود پہنے اپنے کپڑے اسے پہنائے کاغذات نکال کر
اپنی جیبوں میں رکھے اور الماری میں رکھا ہوا ایک نقاب
جس پر ایم زیڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اپنے منہ پر
چڑھا لیا اب گیلری میں شور مچ گیا تھا۔ وہ دروازے
کے پاس آیا اس نے ذرا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو
کیپٹن شکیل ٹامی گنوں کے درمیان کھڑا تھا اس نے طویل
سانس لی اور پھر دروازہ بند کر دیا۔ اب وہ اس خفیہ

دروازے کو کھولنے کا طریقہ معلوم کرنا چاہتا تھا اس نے تمام
دیواروں کو ہلکا ہلکا ٹھونکا مگر بے سود آخر اس نے آتشدان
پر رکھی ہوئی تصویر کو ہلایا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی
اچانک اسے تصویر کے کونے کے ایک سرخ رنگ کا نقطہ
نظر آیا اس نے اس پر انگلی رکھ کر اسے دبایا لیکن
پھر بھی کچھ نہ ہوا اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی تھا اس
نے کوٹ کے کالر سے پن نکالا اور اس کے سرے
سے اس رخ نقطہ کو دبایا تو دیوار کھٹ سے کھل گئی
عمران کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی وہ جلدی سے اس
نشان کی طرف بڑھا۔ نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں وہ ایک
ایک کرکے نیچے اترتا گیا دوسری سیڑھی پر اس کا قدم پڑتے
ہی دیوار پھر برابر ہو گئی اب وہ انتہائی چوکنا ہو کر
نیچے اتر رہا تھا دسویں سیڑھی کے بعد وہ ایک کمرے
میں پہنچ گیا جس میں ایک بہت بڑی میز تھی۔ میز پر
ایک بہت بڑی مشین تھی۔ جو اس وقت بند پڑی تھی
عمران نے اسے غور سے دیکھا لیکن وہ کچھ نہ سمجھ سکا
اس نے کمرے میں ادھر اُدھر نظریں گھمائیں تو اُسے

ایک کونے میں ایک دروازہ نظر آیا اس نے وہ دروازہ
ذرا سا کھولا اور دوسری طرف دیکھنے لگا ایک بہت
بڑا ہال تھا جس میں بہت سی مشینیں چل رہی تھیں
آپریٹر ان کے سامنے بیٹھے انہیں کنٹرول کر رہے تھے
وہ اندر داخل ہو گیا جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تمام
ٹامی گن والے جو وہاں ٹہل رہے تھے اٹینشن ہو گئے
وہ سر ہلاتا ہوا ایک سرے سے دوسرے سرے کی طرف
بڑھا وہ سمجھ گیا کہ جس کا اس نے لباس پہنا ہوا ہے
وہ شاید یہاں کا انچارج ہو یا کوئی اچھی پوزیشن
رکھتا ہو۔ وہ باری باری ایک ایک مشین کے پاس
رکتا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگا ایک مشین کے
سکرین پر اسے صدر مملکت اپنے آفس میں کام کرتے
دکھائی دیئے پھر صدر مملکت نے میز کی دراز میں سے
ایک فائل نکالی اور اس کا مطالعہ کرنے لگا آپریٹر نے
اب وہ فائل ایک زاویہ سے دکھائی دینے لگی پھر آپریٹر
نے ایک اور بٹن دبایا اب مشین اس فائل کے فوٹو اتارنے
شروع کر دیئے عمران یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا اسی طرح

ہر مشین کسی نہ کسی اہم شخصیت کی نگرانی کر رہی تھی نگرانی
کا یہ طریقہ دیکھ کر عقل جواب دے گئی اتنی ترقی
یافتہ اور بڑی تنظیم کے متعلق تو اس نے سوچا ہی
نہ تھا اور نہ ہی اس عمارت میں گھستے وقت اسے
خیال آیا تھا کہ وہ اتنی بڑی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر
میں جا رہا ہے خیر وہ آہستہ سے ہال کے سامنے
کے دروازے میں چلا گیا سامنے ایک گیلری نظر آ
رہی تھی۔ اس کے دونوں طرف بھی دروازے تھے اس
نے ایک دروازے پر دباؤ ڈالا تو وہ کھل گیا عمران
اندر گھسا۔ دروازہ پیچھے سے بند ہو گیا کمرے میں
ایک میز کرسی پر ایک نوجوان جس کی آنکھوں میں غیر
معمولی چمک معلوم ہو رہی تھی بیٹھا شراب پی رہا
تھا۔ اس نے عمران کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا
اور پھر بولا آج ایک مقامی جاسوس پکڑا گیا ہے
اس نے مشین گن نمبر ایک پر فائرنگ کر دی
ہے اب وہ مشین ٹھیک ہو رہی ہے میں نے
اسے ہلاک اس لئے نہیں کیا کہ اتنی جرأت کرنے

والا یقیناً کوئی معمولی شخص نہ ہوگا اب میں
سے تمام راز اگلواؤں گا۔ مگر تم بولتے کیوں
اچانک عمران نے اچھل کر اس کے ناک پر ٹکر
دے ماری اور وہ لڑکھڑاتا ہوا کرسی سے نیچے
گرا لیکن پھر سنبھل کر کھڑا ہو گیا عمران کی کوشش
جیب میں سے فائر ہوا۔ اور گولی اس شخص کی کھوپڑی
میں سوراخ کرتی ہوئی نکل گئی کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف
معلوم ہوتا تھا اس لئے آواز باہر جانے کا خطرہ نہ تھا
ایسا کرنا عمران کے لئے ضروری ہو گیا تھا کیونکہ عمران
بول نہیں سکتا تھا اور نہ ہی کوئی ایسی حرکت کر
سکتا تھا اس نے جس کا لباس پہنا ہوا تھا اس کی
آواز ہی نہیں سنی تھی اور وہ کوڈورڈ بھی نہیں جانتا
تھا اس نے دوبارہ اپنے کپڑے اتارنے اور دوسرے
کے کپڑے اتار کر خود پہنے اس کا نقاب منہ پر لگایا
اور اسے اٹھا کر ایک الماری میں ٹھونس دیا اور خود
کمرے کا معائنہ کرنے لگا پھر بغلی دروازے سے وہ
دوسرے کمرے میں چلا گیا سامنے ایک کیمرہ نما

مشین رکھی ہوئی تھی۔ جس پر مختلف بٹن لگے ہوئے
تھے ایک کونے میں سکرین تھی اس نے میز پر
بیٹھ کر ایک سبز رنگ کا بٹن دبایا تو اچانک
ساری مشین کے ڈائل چلنے لگے بلب سپارک کرنے
لگے اور پھر سکرین پر ایک کمرے کا عکس ابھرنے
لگا جس کا دروازہ بند تھا اور کمرہ خالی تھا۔
وہ پریشان ہو گیا اچانک کمرے کے دروازے کے
اندر لگا ہوا سرخ بلب جلنے بجھنے لگا عمران نے
کچھ سوچتے ہوئے مشین کے پیلے رنگ کا بٹن دبایا
ٹھیک کہ وہ اس طرح ایک بہت بڑا خطرہ مول
لے رہا ہے کیوں کہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا
کہ ان بٹنوں کے دبانے سے کیا ہوگا کہیں ان کا
ردِ عمل خطرناک نہ ہو لیکن وہ عمران تھا اس
کے دل میں جو خیال آ جاتا پھر دنیا کا کوئی خوف
اس کو اس خیال پر عمل کرنے سے باز نہیں رکھ
سکتا تھا بہرحال زرد رنگ کے بٹن دبانے سے کوئی
خاص ردعمل نہ ہوا بلکہ دروازے کے اندر کا بلب

بند ہو گیا۔ اور عمران نے دیکھا کہ دروازہ آہستہ آہستہ کھل رہا ہے پھر دروازے سے ایک نقاب پوش اندر داخل ہوا جس نے ٹامی گن اٹھائی ہوئی تھی اس نے اندر داخل ہو کر سر جھکایا اور پھر عمران کے سامنے کی مشین سے آواز سنائی دی وہ نقاب پوش سر جھکائے ماکا عظیم ہے زونگا عظیم ہے۔

کے نعرے لگا رہا تھا عمران نے بغیر سوچے سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا اب مشین کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اچانک عمران نے دیکھا کہ مشین میں سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور اس نقاب پوش پر پڑی جو سر جھکائے کھڑا تھا۔ نقاب پوش کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور ایک منٹ کے بعد اس نقاب پوش کی جلی ہوئی لاش وہاں پڑی ہوئی تھی۔ عمران یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا اب صرف ایک بٹن تھا جو نیلے رنگ کا تھا اس نے وہ دبا دیا تھوڑی دیر بعد اسے سکرین پر وہ ہال نظر آیا جس میں تمام آپریٹر کام کر رہے تھے۔ سکرین کے نیچے ایک چھوٹا

سا ہینڈل لگا ہوا تھا اس نے اسے گھمایا اس کے ساتھ ساتھ منظر بھی تبدیل ہونے لگا اسے سکرین پر ہر کمرہ، باری باری نظر آنے لگا۔ کہیں پر جدید اسلحہ کے ڈھیر لگے ہوئے تھے کسی کمرہ میں شراب کی بوتلوں کے انبار تھے ایک چھوٹے سے ہال میں کرنسی نوٹ بنانے کی مشین تھی اس طرح وہ باری باری ہر کمرہ دیکھتا گیا اس کی آنکھوں میں شدید حیرت تھی اتنی بڑی اور مکمل تنظیم اس کی آنکھوں کے سامنے تھی وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اتنے انتظامات ہوئے انہیں آج تک خبر نہ تھی۔ بہرحال ایک کمرے کو دیکھ کر وہ چونک پڑا کیونکہ اس میں کیپٹن شکیل ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا اب اس کے سامنے دو مسئلے تھے ایک تو کیپٹن شکیل کو آزاد کرنا اور دوسرا ان تمام مشینوں پر یا تو حکومت کا قبضہ کرانا یا انہیں تباہ کرنا اسے اطمینان تھا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے انچارج کو ختم کر دیا ہے یہ بھی ایک اتفاق تھا ورنہ بجائے انچارج تک پہنچنے کے لئے عمران کو کتنے ہاتھ پیر مارنے پڑتے لیکن اس کے باوجود جو

لمحہ بھی گزر رہا تھا اس کے لئے خطرہ بڑھ رہا تھا
آخر کار اس نے ایک فیصلہ کن قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا
اور پھر کچھ سوچ کر انچارج کا لباس پہنے وہ کمرے
سے باہر نکل کر گیلری میں آ گیا یہ ایک انتہائی
خطرناک اقدام تھا۔ کیوں کہ عمران کو بالکل معلوم نہیں
تھا کہ آیا انچارج کبھی راؤنڈ بھی لگاتا تھا یا نہیں
اگر لگاتا تھا تو باقی لوگوں سے اِس کا رویہ کیسا تھا
بہرحال جو ہو سو ہو کے مصداق اس نے فیصلہ کن
قدم اٹھایا اب وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بھی تو
نہیں بیٹھ سکتا تھا بہرحال جیسے ہی اس نے
گیلری میں قدم رکھا ایسا معلوم ہوا جیسے پورے
ماحول میں ایک عجیب قسم کی بے چینی سنسنی اور
پُراسراریت سے پھیل گئی جسے عمران نے بھی بخوبی محسوس
کر لیا۔ اس نے اسے معلوم ہوا کہ انچارج اول تو کبھی
باہر نہیں نکلا دوسرا اس کا رویہ دیگر لوگوں سے
انتہائی سخت رہا ہوگا۔ ورنہ اسے دیکھتے ہی پورے
ماحول میں ایک بے چینی اور عدم اطمینان کی لہر نہ

دوڑ جاتی جیسے ہی عمران آہستہ آہستہ سے گیلری میں نکلا
سامنے پہرہ دینے والے نقاب پوشوں کے گروہوں سے
ہالا عظیم ہے زنگا عظیم ترین ہے کے نعروں سے
اس کا استقبال کیا لیکن عمران آہستہ سے ان کے پاس
سے گزر گیا اس نے صرف ایک ہاتھ جس پر سیاہ رنگ
کے دستانے پہنے ہوئے تھے اٹھانے پر اکتفا کیا۔ وہ
ہال میں داخل ہو گیا اسے دیکھتے ہی تمام آپریٹر اپنے
کاموں اور بھی زیادہ تندہی سے مصروف ہو گئے کسی
نے ایک نظر بھی اٹھا کر اوپر نہ دیکھا عمران ان
کے درمیان میں سے گزرتا ہوا دوسری گیلری میں نکل
آیا وہ نقاب پوش ٹامی گن اس کے پیچھے پیچھے
بطور باڈی گارڈ آ رہے تھے عمران ایک دروازہ کھول
کر ایک کمرے میں داخل ہو گیا پھر اس کے عقبی دروازے
سے داخل ہو کر وہ بڑے ہال میں داخل ہو گیا۔
یہاں ایک بہت بڑا پلانٹ کسی بہت بڑے مقصد کے
لئے نصب تھا عجیب و غریب مشینیں تھیں عمران سمجھ
گیا کہ یہ پلانٹ کسی بہت بڑے مقصد کے لئے یہاں

نصب ہے بہرحال وہ اس کے آپریٹر کے پاس جاکر کھڑا ہوگیا اس نے اس پلانٹ کا مقصد سمجھنے کے لئے اسے غور سے دیکھنے لگا اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر ہواؤں میں اچھال دیا ہو لیکن یہ صرف اس کی ذہنی کیفیت تھی کیوں کہ اب اسس پلانٹ کا مقصد وہ کسی حد تک سمجھ گیا تھا یہ پلانٹ زمین سے پانی باہر نکالنے کے لیۓ نصب تھا. جس کا مظاہرہ پچھلے دنوں ماکا زونگا بطور سزا کرچکا تھا۔ اب عمران کے لئے یہ لازمی ہوگیا کہ وہ ہر قیمت پر اس پلانٹ کو تباہ کر دے وہ فوراً مڑا اور اس کمرے کی طرف چل دیا جس میں کیپٹن شکیل بند تھا کمرہ کا نمبر سکریننگ مشین سے وہ دیکھ چکا تھا وہ کمرے کے سامنے رکا اس کے باہر تالا لگا ہوا تھا اور ایک نقاب پوش ٹامی گن اٹھائے باہر پہرہ دے رہا تھا عمران نے اسے تالا کھولنے کا اشارہ کیا اس نے جھٹ تالا کھول دیا اور دروازہ کھول کر عمران اور اس کے ساتھ دو باڈی گارڈ اندر داخل ہوئے کیپٹن شکیل کرسی پر بندھا ہوا تھا

لیکن اس کا چہرہ انتہائی سپاٹ تھا عمران اسے دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرایا پھر اس نے انچارج کے لہجے میں پکارا۔

تمہارا دماغ ٹھکانے لگا یا نہیں۔

لیکن کیپٹن شکیل نے کوئی جواب نہ دیا۔

عمران نے دوسرے نقاب پوشوں کو اس کے کھولنے کا حکم دیا اور اسے اپنے کمرے میں پہنچانے کے لئے کہا انہوں نے جھٹ کیپٹن شکیل کو کھول دیا اور پھر اسے لے کر انچارج کے کمرے کی طرف بڑھے عمران ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا وہ لوگ کیپٹن شکیل کو چھوڑ کر خود باہر چلے گئے کیپٹن شکیل کے ہاتھ ابھی تک بندھے ہوئے۔ عمران نے ہر طرف سے اطمینان کرکے اپنا نقاب اتار دیا اور کیپٹن شکیل اسے دیکھ کر حیران رہ گیا لیکن حیرت اس کی آنکھوں سے ٹپک رہی تھی چہرے سے نہیں عمران نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ کھول دیئے اور آہستہ سے اسے تمام حالات بتا دیئے اب دونوں نے مل کر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا تھا عمران نے اس کے لئے ڈائنا میٹ تجویز کیا لیکن سوال

یہ تھا کہ ڈائنامیٹ لایا کہاں سے جائے اسے آپریٹ کہاں سے کیا جائے کیپٹن شکیل نے ٹائم بم کا مشورہ دیا لیکن یہاں مسئلہ ان کی فوری فراہمی کا تھا اچانک عمران کو ایک تجویز سوجھی اس نے نقاب چہرے پر ڈالا اور خود اٹھ کر اس مشین پر جا بیٹھا اس نے سبز رنگ کا بٹن دبایا اور مشین کو سٹارٹ کر دیا سکرین پر کمرے کا عکس ابھرا تو اس نے فوراً نیلے رنگ کا بٹن دبا دیا اب کسی حد تک وہ اس مشین کو سمجھ چکا تھا اس لئے آسانی سے اسے آپریٹ کر چکا تھا سکرین پر ہال کا عکس ابھرا لیکن وہ ہینڈل گھماتا رہا اور ایک کمرہ میں ایک نقاب پوش کرسی پر بیٹھا شراب پیتا نظر آیا اس کے سینے پر نمبر۲ لکھا ہوا تھا عمران نے ہینڈل کو وہیں روک دیا اور پھر اس نے زرد رنگ کا بٹن دبایا اور پھر اس نے سکرین پر اس شخص کو چونکتے دیکھا اور پھر وہ شخص تیزی سے اٹھا اور چہرے پر نقاب ٹھیک کرتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اب عمران نے ہینڈل کو دوبارہ گھمایا اور جب اس

کمرے کا عکس نظر آیا جو پہلے نظر آتا تھا تو اس نے ہینڈل کو چھوڑ دیا۔ اچانک اسے کمرے کے دروازے کے اندر لگا ہوا بلب جلتا بجھتا نظر آیا اس نے زرد رنگ کے بٹن کو ایک بار پھر دبایا بلب بجھنے سے رک گیا اور دروازہ آہستہ سے کھلا اور وہی نقاب پوش نمبر۳ اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر داخل ہو کر مخصوص نعرہ لگایا اور پھر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا عمران نے مائیک کا بٹن دبایا اور پھر سرسراتی ہوئی آواز میں بولا۔

نمبر۳۔

یس سر، نمبر۳ نے سر اٹھا کر کہا۔

ہمارے سٹاک میں کتنے ٹائم بم موجود ہیں۔

عمران انچارج کی آواز میں بولا۔

جناب ہمارے سٹاک میں دس ہزار ٹائم بم موجود ہیں۔

نمبر۳ نے ادب سے جواب دیا۔

ہوں۔ اچھا ابھی جاؤ ان میں سے پانچو میلگا پاور کے دس ٹائم بم لے آؤ۔

بہت بہتر۔ اس نے کہا اور پھر تیزی سے دروا
کھول کر باہر نکل گیا عمران نے پھر ہینڈل کو گھمایا
سکرین پر وہ نقاب پوش ایک گیلری میں تیزی س
جاتا نظر آیا عمران سکرین پر اسے فالو کر رہا تھا
نقاب پوش چلتا ہوا ایک دروازے پر رک گیا۔ اس
نے دروازے پر مخصوص دستک دی دروازہ کھل گیا
اور وہ اندر داخل ہوگیا اندر ایک بہت بڑا اسلح
خانہ تھا عمران اس اسلحہ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا
اسے اس اسلحہ خانے کا علم نہیں تھا۔ اس
نے دیکھا کہ نقاب پوش وہاں بیٹھے ایک نقاب پوش
سے دس ٹائم بم لے رہا ہے عمران اب شکیل کی
طرف متوجہ ہوا اس نے اسے ساری سکیم بتائی کہ
جیسے ہی نمبر ۳ بم لے کر اندر داخل ہو میں اس کی جگہ
لے لوں گا تم اس مشین پر بیٹھ جانا عمران نے اسے
آپریٹ کرنے کا طریقہ بتلا دیا اس نے اسے بتایا
کہ میں یہ بم مختلف کمروں میں رکھوں گا۔ تم
اس مشین کے ذریعے مجھے فالو کرنا جہاں کچھ

خطرہ معلوم ہو یہ سرخ رنگ کا بٹن دبا
دینا ذکس میں جتنے لوگ ہوں گے وہ جل
جائیں گے۔ لیکن یہ اس وقت کرنا جب اس
کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ یہ کہہ کر اس نے
اپنا انچارج والا لبادہ اتار کر شکیل کو پہنا
دیا اور شکیل وہ مخصوص نقاب لگا کر مشین
پر بیٹھ گیا اتنے میں نمبر ۳ بموں کا ڈبہ
لے کر مخصوص کمرے کے دروازے تک پہنچ
گیا کیپٹن شکیل نے اسے اندر آنے کی اجازت
دی اور پھر اسے ہدایت کی کہ وہ اسے
کمرہ ایک میں پہنچا دو کمرہ نمبر ایک انچارج کا
ذاتی کمرہ تھا نمبر تین وہ ڈبہ لے کر کمرہ نمبر
ایک کی طرف بڑھ گیا جہاں عمران اس کی
تاک میں تھا جیسے ہی نمبر ۳ اندر داخل ہوا
عمران نے اسے چھاپ لیا چونکہ یہ افتاد اس
پر اچانک پڑی تھی اس لئے وہ بے خبری میں مار
کھا گیا چنانچہ چند ہی لمحوں بعد وہ عمران کے ہاتھوں

میں بھول رہا تھا۔ عمران نے پھرتی سے اس کے
کپڑے اتارے اور اپنے کپڑوں پر پہن لئے پھر اس
نے بموں کو نکال کر اپنے لبادے میں مختلف جگہوں پر
چھپانا شروع کر دیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل
گیا۔







عمران کمرے سے باہر تیزی سے
گیلری میں چلنے لگا اس نے تمام بم
نکالے۔ اور پندرہ منٹ کا ٹائم سیٹ
کیا اور پھر ایک بم گیلری میں لگی ہوئی
ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ عمران
کے خیال میں یہ اس ٹوکری کا بہترین
مصرف تھا بہرحال وہ آگے بڑھا۔ اور
ہال میں داخل ہوگیا وہ آہستہ سے
چلتا ہوا ایک کونے میں گیا اور ایک
شبن کے پاس کھڑا ہوگیا۔ آپریٹر

نے اسے دیکھا اور پھر اپنے کام میں لگ گیا۔ عمران نے گیدڑی میں بنے ہوئے مختلف خالی کمروں میں بم
ہاتھ میں وہ چھوٹا سا مگر انتہائی طاقتور بم لیا اور پھر چھپا دیئے اب وہ اس پلانٹ کی طرف جا رہا تھا
آہستہ سے اس کی مشین اور پچھلی دیوار کے درمیان اڑا جس نے پچھلے دنوں پورے دارلحکومت میں بھیانک
دیا پھر وہ خاموشی سے باہر نکلا اور اب اسلحہ خانہ پھیلا دی وہ اس کمرے میں داخل ہوا وہاں
کا انچارج اس کے استقبال کے لئے کھڑا ہوا تھا ایک آپریٹر ڈیوٹی پر موجود تھا۔ پلانٹ مکمل طور
اس نے اس سے رجسٹر مانگا اور پھر اس رجسٹر پر بند تھا آپریٹر نے اسے دیکھتے ہی سلوٹ کیا اس
دیکھنے لگا پھر اچانک وہ زور سے چونکا اور عمران نے سلوٹ کا جواب دیا اور پھر اسے اشارے سے
سے دوسرے کمرے کی طرف دھیان کر کے کچھ سننے والی طرف بلایا وہ اس کی طرف بڑھا عمران نے
اسلحہ خانے کا انچارج بھی نقاب لگائے ہوئے اس کی گردن پکڑ لی وہ بھی خاصہ طاقتور تھا
پریشان ہو گیا اس نے نمبر ۳ کی طرف حیرانگی سے لیکن عمران کے سامنے اس کی کچھ پیش نہ چلی اور
دیکھا عمران نے اس کے کان میں یہ کہا کہ دوسرے چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں اور
کمرے سے کوئی آواز آ رہی ہے جا کر دیکھو کون؟ دم توڑ چکا تھا۔ عمران نے اس کی لاش
ہے۔ وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھا ا[illegible]سمیٹ کر ایک طرف ڈالی اور خود سکریو ڈرائیور سے
عمران نے پھرتی سے اسلحہ کے ڈھیر کے درمیان د[illegible]ر اس پلانٹ کی ایک سائیڈ کھولی دالی اس میں سے
چھپا کر رکھ دیا وہ انچارج واپس آیا تو اس نے بم رکھ کر اسے دوبارہ کس دیا اب اسے
نے بتایا کہ وہاں کوئی نہیں ہے عمران نے اپنا دہم اطمینان ہو گیا کہ اگر کسی نے آپریٹر کی لاش دیکھ
کر مطمئن کر دیا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اب [illegible]ل تو وہ پلانٹ کو نہ بچا سکیں گے۔

یہاں سے فارغ ہو کر وہ اطمینان سے باہر نک
لیکن باہر نکلتے ہی وہ ٹھٹھک گیا کیونکہ سارے
میں ہلچل مچ رہی تھی اس کی سمجھ میں اس
کی وجہ نہ آ سکی۔ لیکن اچانک اسے خیال آیا
کہیں کیپٹن شکیل کا راز تو نہیں کھل گیا کیونکہ ا
نے بہت سے نقاب پوش ٹامی گن اٹھائے کرہ
کی طرف بھاگتے دیکھے "ٹائم بم پھٹنے میں صرف
منٹ باقی رہ گئے" تھے اب ان دس منٹوں میں ا
بھی اور کیپٹن شکیل کو بھی اس عمارت سے باہر نک
جانا تھا لیکن یہ اچانک افتاد اور آ پڑی تھی کہ
بھاگتے بھاگتے ایک نقاب پوش سے ٹامی گن لے
نہ اُبھولا اس پہرہ دار نے اسے اپنا آفیسر سمجھتے ہوئے
اپنی ٹامی گن اسے پکڑا دی وہ تیزی سے کرہ نمبر ا
کی طرف بڑھا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بیس پچیس
نقاب پوش اندر ٹامی گن اٹھائے کھڑے تھے وہ
تین کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے لیکن وہ ا
پہچان نہ سکے کیونکہ یہاں تمام لوگ منہ پر نقاب

ڈلے پھرتے تھے اس لئے وہ کچھ نہ سمجھ سکے عمران نے
دیکھا کہ کیپٹن شکیل ایک شیشے کے بہت بڑے جار میں
بند ہے عمران کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیپٹن شکیل
بھیم یہاں کیسے بند ہو گیا لیکن اب وقت سوچنے کا
نہ تھا مکمل تباہی میں صرف سات منٹ باقی رہ گئے
تھے۔ عمران نے "ٹامی گن سیدھی کی۔ اور پھر کمرہ "ٹامی
گن کی ریٹ سے گونج اٹھا ایک ہی وار میں
تمام نقاب پوش فرش پر تڑپ رہے تھے عمران نے
ٹریگر پر بدستور دباؤ ڈالے رکھا سینکڑوں گولیاں ان
کے جسموں سے پار ہو گئیں اور چند لمحوں بعد وہاں
فرش پر خون ہی خون تھا اور لاشیں پڑی ہوئی تھیں
عمران بھاگ کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا اس نے
چاروں طرف دیکھا کہ اس جار میں کہیں بھی دروازہ نہ
تھا اس نے کیپٹن شکیل کو آواز دی لیکن بے سود اور
کیپٹن شکیل کے ہونٹ ہلے لیکن عمران کوئی لفظ نہ
سنائی دیا۔ اب عمران نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف
ہٹنے کا اشارہ کیا اور گولیوں کی باڑھ اس شیشے

پر ڈالی لیکن اس پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اب عمران گھبرا
گیا کیوں کہ بم پھٹنے میں صرف پانچ منٹ باقی رہ
گئے اور ابھی پانچ منٹوں میں اسے سب کچھ کرنا تھا
بہرحال اس نے ہمت نہ ہاری فوری طور پر اسے ایک
خیال آیا اس نے جیب سے آخری ٹائم بم نکالا اور
کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا کہ وہ فرش پر لیٹ جائے
اب جو کچھ ہوتا سو ہوتا اگر رہائی کی صورت نکل
آئی تو خیر ورنہ موت تو سامنے ہی تھی کیپٹن شکیل
اشارہ پاتے ہی فوراً زمین پر لیٹ گیا عمران نے
بم پر دو سیکنڈ کا ٹائم لگایا اور بم شیشے کی دیوار
کے پاس رکھ کر خود بھی پھرتی سے زمین پر لیٹ
گیا پلک جھپکتے ہی دو سیکنڈ گزر گئے اور پھر ایک
زبردست دھماکہ ہوا اور اس شیشے کے جار کے پرزے
اڑ گئے اسی کے ساتھ ہی وہ کمرہ بھی تباہ ہو گیا
ایک بھاری شہتیر عمران کے بالکل پاس آ گرا اس شہتیر
کی وجہ سے کیپٹن شکیل اور عمران بچ گئے کیوں کہ
تمام ملبہ اس شہتیر نے روک لیا اب دونوں وہاں سے

اٹھے اور باہر کی طرف بھاگنے لگے بم پھٹنے میں صرف
تین منٹ باقی رہ گئے تھے وہ تیزی سے ایک گیلری
میں بھاگے اس دھماکے کی وجہ سے تمام اڈوں میں
دوڑ مچی ہوئی تھی گھنٹیاں بج رہی تھیں سرخ اور سبز
بلب جل رہے تھے وہ دونوں تیزی سے ایک طرف
بھاگے اس گیلری کی طرف ایک ٹنل سی بنی ہوئی تھی
وہ دونوں تیزی سے اس میں دوڑنے لگے یہ پانی کا
بہت بڑا پائپ تھا وہ بے تحاشہ بھاگ رہے تھے
اچانک شکیل کا پاؤں پھسل گیا اور وہ تیزی سے
اس ٹنل میں پھسلتا چلا گیا دوسرے لمحے وہ ٹنل کے
دوسرے سرے سے باہر ہوا میں اڑتا چلا جا رہا تھا
ٹنل زمین سے کافی اونچائی پر بنی ہوئی تھی۔ اس لئے
وہ تقریباً ہوا میں اڑتا ہوا زمین پر جا گرا کیپٹن شکیل
اس سے پہلے زمین پر پڑا تھا۔

چند لمحوں تک اسے کچھ محسوس نہ ہوا لیکن پھر
اچانک کان پھاڑ کر دھماکہ ہوا اور اسے ایسا محسوس
ہوا جیسے کوئی آتش فشاں پہاڑ گرج رہا ہو پے در

پے دھماکے ہو رہے تھے عمران اور شکیل کے نیچے
کی زمین ہل رہی تھی پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا
اور ایسا محسوس ہوا جیسے عمران اور شکیل کے اعصاب
جواب دے گئے ہیں اور ان کی قوت سماعت ختم
ہو گئی ہو۔







صفدر نے بھی اپنی موٹر سائیکل
ریستوران کے پارکنگ شیڈ کی طرف
گھما دی وہ نیچے اترا اور جیبوں
میں ہاتھ ڈالے ریستوران کے ہال
میں داخل ہو گیا۔ اس نے دیکھا
کہ دونوں غیر ملکی ایک کونے والی
میز پر بیٹھے رہے ہیں۔ صفدر
آہستہ سے چلتا ہوا ان کی طرف
بڑھا اور ان کے قریب کی میز پر
جا کر بیٹھ گیا وہ اسے دیکھ کر

قطعاً نہ چونکے جس سے صفدر نے اندازہ لگایا کہ انہیں تعاقب کا علم نہیں ہوا وہ آج صبح سے ایکسٹو کے حکم سے ان دونوں کا تعاقب کر رہا تھا اس لئے کسی حد تک صفدر بور ہو گیا تھا لیکن حکم بہرحال حکم تھا بوریت کی انتہا ہی کیوں نہ ہو جائے صفدر نے بیرے کو کافی کا آرڈر دیا اور جیب سے سگرٹ نکال کر منہ سے لگایا اب اس نے جیب سے لائٹر نکالا جو جسامت میں عام لائٹروں سے قدرے بڑا اور وزن بھی قدرے زیادہ تھا اس نے لائٹر سے سگریٹ سلگایا لیکن اس دوران وہ ان دونوں کے دو دو پوز لے چکا تھا اس لائٹر میں ایک انتہائی چھوٹا مگر انتہائی طاقتور کیمرہ نصب تھا.

صفدر نے لائٹر جیب میں رکھ لیا اور پھر اطمینان سے کافی پینی شروع کر دی جو بیرہ اس کی میز پر رکھ گیا تھا وہ دونوں بھی چپ چاپ کافی پی رہے تھے.

اچانک ان میں سے ایک بولا.

آج کدھر جانا ہے.

نمبر تین میں.

نمبر ایک تباہ ہو گیا ہے.

ہاں زبردست نقصان پہنچا ہے.

اور پھر چپ ہو رہے اتنے میں ایک لڑکی ان کی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئی وہ کوئی غیر ملکی نظر آ رہی تھی. صفدر اس کے چہرے سے اس کی قومیت کا اندازہ لگانے میں ناکام رہا وہ اس کے نزدیک آتے ہی وہ دونوں احتراماً کھڑے ہو گئے اور وہ بھی ان کے برابر کرسی پر بیٹھ گئی. پھر صفدر کو بھی چونکنا پڑا کیوں کہ جولیا بھی ہال میں داخل ہو رہی تھی اور اس کی نظریں ہال میں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں صفدر سمجھ گیا کہ جولیا اسی لڑکی کے تعاقب میں یہاں آئی ہے. چنانچہ جیسے ہی جولیا کی نظریں اس لڑکی پر پڑیں اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نظر آئی صفدر نے جولیا کو اشارہ کیا اور وہ سیدھی اس کے میز کی طرف چلی گئی.

کیسے بیٹھے ہو؟ جولیا نے بیٹھتے ہی سوال کیا.

دو شعروں پر غور کر رہا ہوں. صفدر نے جواب دیا.

شعروں پر ایک لمحے کے لئے جولیا کو حیرت ہوئی.

لیکن پھر وہ سمجھ گئی کہ صفدر کسی کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک آیا ہے اس لئے اس نے اور سوال نہ کیا۔

صفدر نے اس کے لئے کافی کا آرڈر دیا اور پھر غور سے ساتھ والی میز کی گفتگو سنتا رہا وہ لوگ اب اطالوی زبان بول گفتگو کر رہے تھے۔ صفدر کسی حد تک اطالوی زبان سمجھ رہا تھا لیکن جولیا اس زبان سے نابلد تھی چنانچہ خاموشی خاموش بیٹھی کافی پیتی رہی صفدر نے سنا کہ وہ آپس میں کسی آپریشن کے سلسلے میں بات کر رہے ہیں لیکن ان کی آواز اتنی مدھم تھی کہ صفدر کافی کوشش اور توجہ کے بعد سوائے چند لفظوں کے اور کچھ نہ سن سکا کافی دیر تک گفتگو کرنے کے بعد وہ لڑکی اٹھ کر چلی گئی اور اس کے ساتھ جولیا بھی چلی گئی صفدر نے دوبارہ کافی منگائی اور اسے پینے بیٹھ گیا۔ اب دونوں اٹھ کر اوپر بنے ہوئے کمرے کی طرف جا رہے تھے اور صفدر سوچ رہا تھا کہ آیا یہ اسی ریسٹوران میں رہائش پذیر ہیں یا کسی اور سے ملنے جا رہے ہیں چنانچہ

اس نے چیک کرنے کا فیصلہ کیا اور جیسے ہی وہ دونوں اوپر جا کر ایک اور گیلری کی طرف مڑے صفدر نے پھرتی سے اپنی میز چھوڑی اور زینوں کی طرف بڑھ گیا اس سے پہلے وہ میز پر نوٹ رکھنا نہ بھولا تھا صفدر جب اس گیلری تک پہنچا جس پر وہ دونوں مڑے تھے تو اسے وہ ایک کمرے میں گھستے دکھائی دیئے وہ اس کمرے کی طرف بڑھا اور پھر گیلری میں ادھر ادھر دیکھا تمام گیلری سنسان تھی صفدر نے اپنی آنکھوں کی ہول لگائی اندر اسے چار آدمی ایک میز کے گرد بیٹھے نظر آئے اچانک قدموں کی چاپ ہوئی اور صفدر پھرتی سے دروازے کے ایک طرف ہٹ گیا اور پھر آہستہ آہستہ آگے جانے لگا یہ ایک ویٹر تک تھا جو ٹرے ہاتھ میں لئے اسی کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اس کی ٹرے میں چار گلاس تھے صفدر آگے بڑھ کر نیچے اتر گیا اور پھر اس نے ایکسٹو کو فون کیا تاکہ اسے مزید ہدایات دے ایکسٹو نے اسے وہاں سے فوراً گلستان پہنچنے کو کہا جہاں عمران اس کا انتظار

کر رہا تھا اور یہاں صفدر کی بجائے نعمانی کی ڈیوٹی لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد نعمانی ہال میں داخل ہوا صفدر نے اسے تمام حالات سے آگاہ کر دیا اور خود باہر نکل کر موٹر سائیکل سٹارٹ کرکے سڑک پر نکل آیا اب اس کا رخ کیفے گلستان کی طرف تھا کیفے گلستان اس شہر کا ایک ماڈرن کیفے تھا اس کی سب سے بڑی شہرت اس کا باغ تھا جو شاید اس شہر کا بہترین باغ تھا اسی وجہ سے شام کے وقت لوگ عموماً کیفے گلستان جانا زیادہ پسند کرتے صفدر کی موٹر سائیکل بڑی تیزی سے سڑک پر بھاگ رہی تھی اور صفدر کا ذہن ان دو آدمیوں کی طرف لگا ہوا تھا جنہیں وہ پیچھے نعمانی کی نگرانی میں چھوڑ آیا تھا اسی ادھیڑ پن میں اسے تعاقب محسوس نہ ہوا حالانکہ اسی ریستوران ہی سے ایک چھوٹی سفید رنگ کی کار اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ اس میں دو آدمی سوار تھے صفدر کی موٹر سائیکل کیفے گلستان کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ موٹر بھی اس کمپاؤنڈ میں آ کر رکی صفدر موٹر سائیکل

پارک کرتے ہوئے ہال کی طرف بڑھا یہاں عمران ایک میز پر بیٹھا اونگھ رہا تھا صفدر اس کی میز کی طرف بڑھا اس نے عمران کے کاندھے پر ہاتھ رکھا لیکن پھر وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑا کیوں کہ عمران اس کے ہاتھوں لگاتے ہی کرسی کے نیچے آ گرا تھا لیکن فوراً اٹھ کھڑا ہوا آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکل پڑے لیکن عمران صفدر کو اس طرح آنکھیں جھپکا جھپکا کر دیکھ رہا تھا۔ جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو صفدر ندامت سے سرخ ہو رہا تھا عمران کا یہ مذاق اسے کھل گیا مگر وہ کر بھی کیا سکتا تھا چپکے سے ساتھ بیٹھ گیا عمران دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اونگھنے لگا جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو آخر تنگ آ کر صفدر نے عمران کو کہا۔

عمران صاحب۔

عمران نے آنکھیں پھاڑ کر صفدر کی طرف دیکھا اور پھر بولا آپ نے مجھے کچھ کہا ہے؟

نہیں تو تمہارے فرشتوں سے کہہ رہا ہوں۔ صفدر نے

جھنجھلا کر کہا۔

معاف کیجئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

صفدر سمجھ گیا کہ عمران کسی وجہ سے اس سے انجان بننا چاہتا تھا اس لئے اب وہ بھی چپ چاپ بیٹھ گیا اور عمران پھر اونگھنے لگا صفدر اتنی شدت سے بور ہو گیا کہ جس کی انتہا نہیں اس کا ذہن لگاتار بوریت کی گردان کر رہا تھا اس نے عمران کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ جھٹکے سے اپنی کرسی چھوڑ چکا تھا وہ تیزی سے باہر کو لپکا اس کے اٹھتے ہی وہ دونوں بھی اپنی اپنی میزوں سے اٹھ کر باہر کو لپکے عمران نے کن آنکھوں سے انہیں دیکھا اور پھر وہ بھی کرسی سے اٹھ کر باہر جا رہا تھا لیکن باہر جانے کے لئے اس نے سامنے والے دروازے کی بجائے عقبی دروازے کا رخ کیا اس طرف سے وہ تیزی سے گھومتا ہوا باہر نکل کر دیکھا تو اسے وہ دونوں ایک کار میں بیٹھے تیزی سے ایک طرف جاتے دکھائی دیئے۔ عمران نے ایک

ٹیکسی روکی اور پھر تیزی سے اس کار کا تعاقب کرنے لگا۔ صفدر اپنے تعاقب سے بے خبر انتہائی جھنجلاہٹ میں اپنے فلیٹ کی طرف جا رہا تھا یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جب وہ اتنی شدید جھنجلاہٹ میں مبتلا ہو گیا تھا کہ وہ ایکسٹو کے حکم کو بھی بھلا بیٹھا اور تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف چل پڑا۔ عمران ٹیکسی میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کسی طرح صفدر کو اس کے فلیٹ جانے سے روکا جائے وہ نہیں چاہتا تھا کہ صفدر کی رہائش گاہ دشمنوں کی نظر میں آ جائے کیونکہ عموماً سیکرٹ سروس کے ارکان ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں اس طرح دشمن تھوڑی سی نگرانی کے بعد تمام سیکرٹ سروس کے ارکان سے واقف ہو جائیں گے وہ دوسروں کو بھی بحیثیت ایکسٹو صفدر کے فلیٹ پر جانے سے روک سکتا ہے لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ صفدر کا فلیٹ ان کی نظروں میں آئے لیکن صفدر کی موٹر سائیکل کچھ اتنی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی کہ وہ کچھ نہ کر سکتا تھا اچانک صفدر کا ذہن پلٹا اور اسے ایکسٹو کا حکم یاد آیا کہ وہ عمران سے ملے اس کا مطلب تھا

کہ وہ عمران سے کوئی ہدایت لے یا اس کے ساتھ مل
کام کرے لیکن عمران نے وہاں اسے نہ پہچانا جس س
بور ہو کر وہ واپس پلٹ پڑا تھا لیکن اب اسے خیال آ
کہ عمران نے یہ سب کچھ کسی وجہ سے کیا ہوگا اور
پھر اسے اپنے تعاقب کا خیال آتے ہی اس کے
ذہن پر چھائی ہوئی تمام دھند چھٹ گئی اور اب
اپنے آپ کو کوسنے لگا کہ وہ ایک سیدھی اور صاف با
بھی نہ سمجھ سکا یقینی بات تھی کہ صفدر کا تعاقب کیا
جا رہا ہے اس لئے عمران نے اسے نہ پہچانا ابھی عمران
اور کوئی راستہ نکالتا کہ صفدر واپس جانے کی حرکت کر بیٹھا
اب اسے اپنے آپ پر غصہ آنے لگا اچانک اسے خیال آیا کہ
اگر اس وقت اس کا تعاقب ہو رہا تھا تو یقیناً اب بھی
ہو رہا ہوگا یہ سوچتے ہی وہ ایک اور سڑک مڑ گیا
عمران نے جیسے ہی اسے وہ سڑک مڑتے دیکھا وہ سمجھ
گیا کہ صفدر کو عقل آ گئی ہے چنانچہ اس نے ایک ٹیلیفون
بوتھ کے پاس اپنی ٹیکسی رکوا لی اور خود اتر کر ٹیلیفون بوتھ
میں گھس گیا ٹیلیفون میں سکے ڈالنے کے بعد اس نے ڈائل گھمایا

دوسری طرف ریسیور اٹھانے والا بلیک زیرو تھا۔
ہیلو ایکسٹو سپیکنگ بلیک زیرو کی آواز آئی۔
عمران سپیکنگ۔
یس سر
ایکسٹو پہلے تو کار نمبر ۱۲۱۰ کے جے ڈی کے مالک
کا پتہ کراؤ جلدی دوسرے تمام ممبران سے کہہ دو کہ وہ اب
صفدر کو مت ملیں وہ ماکا زونگا کی نظروں میں آ گیا ہے۔
اوکے سر میں ابھی ہدایات جاری کر دیتا ہوں۔
نعمانی سے جیسے ہی رپورٹ ملے مجھے فوراً مطلع کر دینا۔ اس
کے ساتھ ہی عمران نے ریسیور رکھ دیا۔
ادھر صفدر نے دو تین موڑ کاٹنے سے ہی محسوس کر لیا
کہ واقعی اس کا تعاقب ہو رہا ہے چنانچہ وہ مالا بار ہوٹل
کی طرف چلا گیا مالا بار ہوٹل میں وہ تیزی سے داخل ہوا
اور پھر فوراً ریکریشن ہال میں سے ہوتا ہوا عقبی دروازہ سے
باہر نکل آیا۔ اب وہ گھومتا ہوا دوبارہ ہوٹل کے سامنے ایک
ہوٹل کے کیفے میں بیٹھا چائے پی رہا تھا لیکن اس کے
چہرے پر گھنی مونچھوں کا اضافہ ہو چکا تھا ایک انتہائی سادہ

س میک اپ مگر اس سے اس کا چہرہ بدل گیا تھا اب
سوائے غور سے دیکھنے کے اسے پہچانا نہ جا سکتا تھا ابھی
اسے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ وہ دونوں اشخاص جو اس
کا پیچھا کر رہے تھے سراسیمگی کی حالت میں باہر نکلے انہوں
نے صفدر کی موٹر سائیکل دیکھی چند لمحے باتیں کرتے رہے
اور پھر کار میں بیٹھ کر ایک طرف چل دیئے صفدر تیزی سے
اٹھا ایک چھوٹا نوٹ میز پر رکھا اور ٹیکسی پکڑ کر ان کے
پیچھے چل دیا۔ وہ نزدیک ہی ایک کوٹھی میں گھس گئے یہ
رانا منزل تھی شہر کے مشہور رئیس رانا شہزاد کی کوٹھی صفدر
اس کے بعد نزدیکی بوتھ کی طرف چلا گیا اور ایکسٹو کو
تمام حالات بتائے اور پھر اپنے فلیٹ کی طرف چلا گیا اسے
کیفے گلستان سے اٹھ آنے پر کافی جھاڑ پڑی تھی۔





آج کا دن پورے دارالحکومت پر
قیامت بن کر گذرا۔ آج سارا دن سڑکوں
پر فائرنگ ہوتی رہی بے گناہ لوگ گولیوں
کی بوچھاڑ میں مرتے رہے پولیس کی
پوری مشینری حرکت میں آ گئی لیکن
اس قتل و غارت پر قابو نہ پایا جا سکا
اور یہ قتل و غارت عجیب طریقے سے
ہوتی بھرے بازار میں اچانک ایک
خوش پوش آدمی پستول نکالتا اور پھر
چھ سات آدمی زمین پر گر کر تڑپنے لگتے۔

لیکن اچانک ایک نامعلوم سمت سے گولی آتی اور اس کا سینہ توڑتی نکل جاتی سارا دن شہر میں یہی ہوتا رہا دیر تک لوگ گھروں میں بند رہے سارا شہر سنسان ہوگیا صرف پولیس شہر میں گشت کر رہی تھی لیکن پھر یہ وبا پولیس میں بھی پھیل گئی اور پولیس والوں نے اپنے سروس ریوالور نکال لیے اور پھر پولیس کے سپاہی اور آفیسر سڑکوں پر ڈھیر ہونے لگے اب تو حکام انتہائی پریشان لیکن چار بجے کے بعد یہ قتل و غارت ختم ہو گئی اس کے بعد رات تک کچھ نہ ہوا تو لوگ ڈرتے ڈرتے گھروں سے نکلنے لگے ایک بار پھر بازاروں میں اژدہام ہوگیا ہر طرف اسی قتل و غارت کے چرچے تھے اندازاً دس پندرہ ہزار آدمی مر چکے تھے ساری رات حکام پریشان ہو کر میٹنگ پر میٹنگ بلاتے رہے لیکن کسی کی بھی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ ادھر عمران بھی سخت پریشان ہوگیا اس کے خیال میں کسی مخصوص مقناطیسی اثر کے تحت ایسا ہوا تھا اس نے اپنے تمام ممبروں کو حکم دیا کہ وہ صبح ہوتے ہی بازاروں میں گشت کریں اور جہاں کسی شخص کو پستول نکالتے دیکھیں اسے فوراً گولی مار دیں اگر ہو سکے

ز ایسے کسی ایک دو اشخاص کو واشی منزل پہنچا دیں سب بران کو اس وبا سے محفوظ رکھنے کے لئے اینٹی میگنٹ آلات دیئے گئے جو انہوں نے جیبوں میں رکھے ہوئے تھے۔ یہ عجیب دغریب حکم ملتے ہی سارے ممبران سخت پریشان تھے زندگی بی پہلی بار انہیں سرکاری حکم کے تحت کھلے بندوں قتل و غارت رنی تھی یہ ان کا پہلا بھیانک تجربہ تھا لیکن اس کے باوجود مجبور تھے چنانچہ صبح ہی صبح وہ سارے شہروں میں پھیل گئے ان میں سے ہر ایک کے پاس دو دو ریوالور اور فالتو کارتوسوں کا کافی ذخیرہ تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ سورج نکلتے ہی قتل و غارت شروع ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا چھ بجے صبح بے ہی سورج طلوع ہوا ایک بار پھر بازاروں میں فائرنگ کی آوازیں اور زخمیوں کی چیخوں اور آہوں کی فریادیں گونجنے لگیں۔ اس بار بالواسطہ طور پر سیکرٹ سروس کے اراکین بھی ملوث تھے۔ وہ جیبوں میں ریوالوروں پہ ہاتھ رکھے ہر شخص کو غور سے دیکھتے پھر رہے تھے پھر جیسے اچانک کوئی شخص پستول نکالتا ان کے ریوالور سے ایک گولی نکلتی اور اس شخص کی کھوپڑی سے پار ہو جاتی کہیں کہیں وہ گولی مارتے دیکھے جاتے تو انہیں لوگوں سے جان بچانے

کے لئے بھاگنا پڑتا ابھی تک کیپٹن شکیل اور صفدر ہی ایک ایک شخص کو دانش منزل پہنچانے میں کامیاب ہو سکے تھے دن کے بارہ بجے تک ایک بار پھر سیکڑوں لوگ مر چکے تھے اگر سیکرٹ سروس کے ارکان واقعی قتل و غارت نہ کرتے تو شاید تعداد ہزاروں میں تبدیل ہو جاتی دارالحکومت میں کرفیو نافذ کر دیا گیا شہر کا نظام فوج نے سنبھال لیا جو ٹامی گنوں اور مشین گنوں سے مسلح تھے ایک گھنٹہ تک امن و امان رہا لیکن پھر اس دن کا بھیانک دور شروع ہو گیا وہ وبا ملٹری کے سپاہیوں پر اثر انداز ہو گئی اور پھر پستول کی گولیاں کی بجائے ٹامی گن مشین گنیں اور ٹینکوں پر لگی ہوئی توپیں چلنے لگیں اور ملٹری کے نوجوان مکئی کے دانوں کی طرح بھننے لگے حکام چیخ پڑے یہ صورتحال انتہائی بھیانک پریشان کن اور نازک تھی۔ فوراً اعلیٰ حکام کی میٹنگ ہوئی اس میں صدر مملکت تک شامل ہوئے۔ عمران بھی بحیثیت ایکسٹو نقاب پہن کر اس میں شامل ہوا اس نازک مسئلے پر بحث شروع ہو گئی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا ادھر بُری سے بُری خبریں آ رہی تھیں اگر چند گھنٹے اور اسی طرح قتل و غارت ہوتی تو شاید ساری

قوم ختم ہو جاتی اس صورتحال کو بند کرنا ضروری تھا انتہائی ضروری تھا مگر اس کا حل کسی کے پاس نہ تھا سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے آنکھوں کی چمک مدہم ہو چکی تھی لیکن ایکسٹو نے صرف ایک لفظ کہہ کر سب کے چہروں پر رونق بڑھا دی وہ کہہ رہا تھا۔

حضرات اس وبا کا علاج میں نے ڈھونڈ لیا ہے۔

اور سب کے چہرے اس کی طرف مڑ گئے۔

خدا کے لئے بتاؤ میرا تو دماغ خراب ہونیوالا ہے۔

صدر مملکت چیخ اٹھے۔

بتا تو رہا ہوں جناب۔ دراصل یہ مقناطیسی قوت کا کرشمہ ہے۔

مقناطیسی قوت کا کیا مطلب۔ کمشنر حیران ہو کر بولے۔

میرا مطلب اس سے یہ ہے کہ کسی مخصوص مقناطیسی اثر سے لوگوں کے دماغوں کا رخ قتل و غارت کی طرف موڑ دیا گیا ہے چنانچہ آج میں نے اپنے آدمیوں کو اینٹی میگنٹ آلات دے کر شہر میں پھرایا ان میں سے کسی پر بھی اس وبا کا اثر نہ ہوا چنانچہ میری رائے میں تمام ملٹری کو یہ آلات فوری طور پر تقسیم کر دیئے جائیں صدر مملکت نے ایک لمحے کے

لے سوچا اور پھر فوراً کمانڈر انچیف کی طرف مخاطب ہوئے ایکسٹو ٹھیک کہتے ہیں آپ جلد از جلد ایسے آلات تقسیم کرنے کا انتظام کریں۔

یہ کہہ کر صدر مملکت اٹھ کھڑے ہوئے اور میٹنگ ختم ہو گئی اور پھر آدھے گھنٹے کے اندر اندر ایسے آلات تمام ملٹری میں تقسیم کر دیئے گئے اور نتیجہ حسب توقع رہا کیونکہ ملٹری کے ذہنوں سے دھند چھٹ گئی اور پھر حالات معمول پر آگئے لیکن یہ دو دن دارالحکومت کی تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ اس عبرت ناک تباہی کی یاد دلاتے رہیں گے دس دن تک شہر میں کرفیو رہا فوج گشت کرتی رہی پھر کرفیو ہٹا لیا گیا اور حالات معمول پر آگئے۔

، یکدم نہیں



عمران پر آج صبح سے ہی شاعری کا دورہ پڑا ہوا تھا چنانچہ اس سلسلے میں سلیمان بیچارے کی کم بختی آ گئی تھی وہ صبح سے عمران کے سرہانے بیٹھا ہوا اس کے اوٹ پٹانگ شعروں کی داد دے رہا تھا جان بچانے کا فی الحال کوئی راستہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔

ہاں سلیمان یہ شعر سنو بھی غضب خدا کا قلم توڑ کر رکھ دیا ہے۔

نے سوچا اور

ایکسٹو ٹھیک شعر تو بہت سے سنے ہیں اب گیدڑ ہی سنا دیں۔

ابے الو کی دم فاختہ میں شعر کہہ رہا ہوں۔ شیر نہیں۔

ابے اگر کبھی لکھنو میں ہوتا تو ایک سیکنڈ زندہ نہ رہ سکتا۔

اچھا جناب آپ چاہے شیر سنائیں یا گیدڑ میں نہیں سن سکتا۔ مجھے چائے بنانی ہے۔

سلیمان میں کہتا ہوں کہ تم کبھی اچھے شاعر نہیں بن سکتے سنو شعر سنو نہیں تو ساری عمر باورچی ہی رہ جاؤ گے۔

میں باورچی اچھا ہوں جو شعریت دیگچی میں چمچہ چلانے میں ہوتی ہے وہ بھلا آپ کے شعروں میں کہاں

میں کہتا ہوں سلیمان شعر سن۔

سناؤ جی سناؤ سلیمان جمائی لیتا ہوا بولا۔

میں سڑک کے اس پار۔

دیکھتا ہوں کسی مہ جبین کو جس کے سر پہ سینگ نہیں۔

جس کے کان ہیں اتنے اتنے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ سے بڑے کا اشارہ کیا۔

جناب شاعری میں ہاتھوں کی اشارہ بازی یکدم نہیں چلتی۔ سلیمان آخر بول پڑا۔

تم سنتے جاؤ دخل درتا معقولات نہ کرو۔

جس کے کان اتنے اتنے ہیں۔

جس پہ لدی ہے مٹی کی بوری۔

مٹی کی بوری ہا ہا واہ جناب واہ ایکدم مزہ آگیا۔ مجھے تو اس شاعری میں مسور کی دال کا مزہ آ رہا ہے بڑا گرم گرم شعر ہے۔

بالکل گرم مصالحہ کی طرح واہ واہ جناب مہ جبیں پر مٹی کی بوری۔

ابے تو داد دے رہا ہے یا میرا مذاق اڑا رہا ہے۔

نہیں جناب میں بھلا آپ کا مذاق اڑا سکتا ہوں صرف بچپن میں کبوتر اڑاتا تھا۔ اب قسم لے لیجئے کبھی پتنگ بھی اڑائی ہو۔ مگر واہ واہ مٹی کی بوری مہ جبیں پہ

ابے الو کی دم فاختہ یہ جدید شاعری ہے کچھ سمجھا بھی کرو یہ مہ جبیں دراصل گدھی ہے گدھی آج کل نام مہ جبیں گدھیاں ہوتی ہیں گدھیاں جو خواہ مخواہ فیشن اور

محبت کا بوجھ اٹھائے پھدکتی پھرتی ہیں۔

عمران نے فلسفہ چھانٹا۔

اچھا اچھا یہ گدھی پر شاعری کر رہے ہیں خوب خوب آخر نسل کا بھی اثر ہوتا ہے سلیمان نے جل[انے] چڑانے کے لئے کہا۔

کیا کہا کہ میں گدھی کی نسل میں سے ہوں۔ سلیمان[...] تم ہوش میں ہو۔

عمران نے آنکھیں نکالیں۔

جناب اسے داد کہتے ہیں میں نے ایک دفعہ ایک مشاعرے میں یہ فقرہ سنا تھا آج بول دیا[...] جناب ذرا سوچیں تو جب ساری مہ جبینیں گدھیاں ہو[...] ہیں تو پھر میں نے نسل کا اثر بتا دیا تو کون سا برا[...]

سلیمان نے بھی عمران کے مقابلے میں فلسفہ چھیڑا

تم فوراً چلے جاؤ تم ہو اسی قابل کہ ساری عمر بادہ[...] خانے میں گذارو تم بھلا علی عمران التخلص بودم بے د[ال] اس کو کہاں سمجھ سکتے ہو۔

عمران نے اس کی داد سے گھبرا کر کہا۔

[...]جناب صرف ایک بات بتا دیجئے۔ یہ آپ کے [تخلص] کا کیا مطلب!

[...]اب تک تمہیں اتنا بھی پتہ نہیں چل سکا۔ اس [...] مطلب کیا ہے۔

بودم بے دال یعنی ایسا بودم جس میں "د" نہ ہو بودم میں سے "د" نکال دو تو باقی بچ جائے گا [بوم]۔

اور بوم کے معنی ہیں الو۔

تو آپ الو ہیں۔

ہاں سلیمان آج کل سارے شاعر الو ہیں دن اونگھتے ہیں رات کو شاعری کرتے ہیں پریشان انتہائی درجے کے نحوستی جس کسی نے ان کی شکل دیکھی [...]کام سے۔

اچھا اب تو جا ذرا چائے بنا دے۔

اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے عمران نے رسیور اٹھایا

[...]بودم بے دال بول رہا ہوں۔

عسمران میں سلطان بول رہا ہوں۔

سلطان بول رہے ہو یا گدھا مجھے کیا اعتراض
عمران نے دیوار کر آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

تم ہوش میں ہو فوراً مجھے ملو انتہائی اہم معاملہ
سر سلطان نے یہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

عمران نے ریسیور رکھا اور پھر کپڑے تبدیل کرنے
اتنے میں سلیمان نے چائے میز پر رکھ دی عـ
نے آدھی پیالی پی اور پھر سلیمان کو منہ چڑاتا ہوا
اتر گیا اور چند منٹوں ہی بعد اس کی کار سر سلـ
کی کوٹھی میں تھی سر سلطان اپنے ڈرائنگ روم
عمران کے منتظر تھے عمران جیبوں میں ہاتھ ڈالے
داخل ہوا سر سلطان نے اسے دیکھتے ہی بیٹھنے
اشارہ کیا وہ صوفوں کے درمیان رکھی ہوئی میز پر
گیا۔

یہ کیا بے ہودگی ہے صوفوں پر بیٹھو۔

جناب آپ کے ہاتھ کا اشارہ میز کی طرف تھا۔

بکو نہیں تمہاری یہ حرکتیں کبھی کبھی بڑا پریشان
کرتی ہیں۔

عمران میز سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا اب وہ
ا نعق سا ڈرائنگ روم میں لگی ہوئی تصویروں کو دیکھ
ربا تھا انداز ایسا تھا جیسے جام جہاں نما میں دنیا
ا مشاہدہ کر رہا ہو۔

عمران میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے یہاں بلایا ہے کہ
جو کچھ پچھلے دنوں دارالحکومت میں ہوا تھا اور جو
رت تمہاری ذہانت کی وجہ سے رک گیا وہی سب
کچھ بقیہ دنیا کے چودہ ممالک کے دارالحکومتوں میں ہوا
لیکن وہاں کا اتنا جانی نقصان ہوا جس کا اندازہ نہیں
یا جا سکا۔ اس سے پہلے زمین سے پانی نکلنے کا
واقعہ بھی ساری دنیا کے لئے تباہ کن ثابت ہوا تھا۔

لیکن اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ قتل و غارت "ماکا زونگا"
کے تحت ہوئی ہے اس کا مقامی ہیڈ کوارٹر تو میں نے
تباہ کر دیا تھا عمران بولا۔

ابھی وہ مکمل طور پر تباہ نہیں ہوئے یہ دیکھو کل
پریسی صدر مملکت نام یہ خط آیا ہے اسی سے میں نے اندازہ
لگایا ہے کہ سب کچھ ماکا زونگا کے تحت ہوا ہے۔

عمران نے سر سلطان سے وہ خط لیا جو سرخ رنگ کے لفافے میں تھا اور کاغذ کا رنگ بھی انتہائی سرخ تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ ماکا زونگا کی نافرمانی کی ہلکی سی سزا دیکھ لی یہ صرف ایک ہلکا سا پرچ تھا۔ جو آپ لوگوں کو اپنی طاقت کا ہم نے دکھایا ہے صرف ایک معمولی سا اڈا تباہ کرنے پر ایک بہت بڑی تنظیم کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ماکا زونگا عنقریب دنیا پر حکومت کرے گی یہ اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے اب بہتر تو یہ ہے کہ تم اور تمہاری حکومت رضاکارانہ طور پر دستبردار ہو جائے اور نظم و نسق ماکا زونگا کے کارکنوں کے حوالے کر دیا جائے ورنہ بھیانک ترین سزا کے لئے تیار رہو ماکا زونگا عظیم قوتوں کی مالک ہے اس کی معمولی سی معمولی سزا بھیانک موت ہے۔

اور بڑی سزا کا تو تم تصور ہی نہیں کر سکتے ماکا زونگا زندہ باد۔

ماکا زونگا۔

عمران نے خط پڑھ کر زور کا سانس لیا سر سلطان اس دوران عمران کے چہرے کو بغور دیکھ رہے تھے لیکن خط پڑھنے کے دوران عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی حماقتوں کی تہہ میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔

اب کیا کیا جائے سر سلطان نے پریشان ہو کر پوچھا۔

ٹوئسٹ ڈانس۔ عمران نے مختصر جواب دیا۔

کیا مطلب؟ میں کہتا ہوں یہ مذاق کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھو سر سلطان جھنجلا گئے دیکھنے میں کوشش کر رہا ہوں امید ہے کچھ نہ کچھ ہو جائے گا عمران نے کہا ہاں مجھے یاد آیا دیکھو اس ماکا زونگا کے سلسلے میں دنیا کے چودہ ممالک کے ارکان کا اجلاس نیویارک میں ہو رہا ہے تاکہ اس کی سرکوبی کے لئے کوئی مشترکہ قدم اٹھایا جائے میں چاہتا ہوں تم اس میں شرکت کرو شاید کوئی راہ نظر آ جائے۔

کب ہو رہی ہے یہ میٹنگ۔ عمران نے پوچھا۔

ایک ہفتے تک۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

کتنے ارکان کی اجازت ہے۔

تم اپنے ساتھ تین اور ممبرے جا سکتے ہو۔

بہتر مجھے تفصیلات بھجوا دیجئے میں ہو آؤں گا۔

پھر تمہاری شرکت کے لئے لکھ دوں۔

ہاں۔ اچھا مجھے اجازت دیجئے میں نے کچھ کام کرنا ہیں۔

بہتر خدا حافظ سر سلطان نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کار میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر چلا گیا۔



جولیا آج کل باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کر رہی تھی کیوں کہ ماکا زونگا نے شہر میں اودھم مچا رکھا تھا اور روزنامہ اخبارات میں ان کے متعلق کچھ نہ کچھ لوگ اندازہ لگایا کرتے تھے جولیا نے سو تھا شاید ان میں سے کوئی اشارہ ان کے کام کا نکل آئے لیکن آج جب اس نے پڑھا کہ ماکا زونگا دراصل حکومت کا سٹنٹ ہے جو اس نے آئندہ آنے والے انتخابات ملتوی کرنے کے لئے رچایا ہے تو اس نے جھنجھلا کر پھینک دیا کیوں کہ اسے لوگوں کی کم عقلی اور ناسمجھی پر غصہ آگیا تھا لیکن پھر اس کا خیال ان کی عدم واقفیت کی طرح چلا گیا اور اس کے اعصاب کافی حد تک ڈھیلے ہوگئے کیوں کہ یہ تو ظاہر تھا کہ سیکرٹ سروس میں ہوتے ہوئے جو کچھ اسے معلوم تھا عام لوگوں کو تو شاید اس کی ہوا بھی کبھی نہیں لگی تھی۔ اور نہ لگ سکتی تھی۔

ابھی جولیا یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی کی کرخت آواز اس کے کانوں میں پہنچی وہ ذرا اٹھ کر سائڈ ٹیبل کی طرف مڑ گئی جہاں فون رکھا ہوا تھا ہیلو جولیا اسپیکنگ جولیا نے ریسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

ایکسٹو۔ بھرائی ہوئی مخصوص آواز بولی۔

مارننگ جولیا تم نے شاید ابھی ناشتہ نہیں کیا

مارننگ سر جولیا نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

ایکسٹو کی آواز میں نرمی تھی۔

نہیں جناب جولیا کی آواز انتہائی شیریں ہو گئی کیونکہ

ایکسٹو کا نرم لہجہ ہی اسے جنت کی لطیف فضاؤں
پہنچا دیتا ہے جو اسے کبھی کبھی ہی نصیب ہوتا
اچھا تم ناشتہ کرکے صفدر کو لے کر دا
منزل پہنچ جاؤ وہاں سے تم صفدر شکیل او
عمران نے نیویارک جانا ہے اس لئے اپنا روزمرہ
سامان ساتھ لے آنا۔

تو کیا جناب نیویارک جانا سرکاری کام سے ہوگا
نے نیچی آواز میں پوچھا۔

جولیا۔ ایکسٹو غرایا تو کیا میں تمہیں وہاں کسی کی
شادی میں شرکت کے لئے بھیج رہا ہوں تم ہوش
میں تو ہو۔

معافی چاہتی ہوں جناب دراصل میں غلطی سے پوچھ
بیٹھی ہیں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہاں ہم ماکا زونگا
کے سلسلے میں جا رہے ہیں یا کوئی اور سلسلہ ہے
جولیا نے بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے
جملہ پورا کیا۔ ورنہ وہ تو درمیان میں ہی رو پڑتی۔

ہاں یہ ماکا زونگا کا ہی سلسلہ ہے وہاں دنیا کے

ان چودہ ممالک نے جن میں ماکا زونگا نے اپنی سرگرمیاں
شروع کی ہوئی ہیں امریکہ کی زیر صدارت ایک میٹنگ
ہوگی جس میں اجتماعی طور پر ماکا زونگا سے نپٹنے کے
طریقوں پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ اس کے سدباب کے
لئے کوئی مناسب قدم اٹھایا جائے اس لئے میں
نہیں عمران صفدر اور شکیل کو وہاں اپنی حکومت
کی طرف سے نمائندگی کرنے کے لئے بھیج رہا ہوں
اور وہاں تم سب عمران کی سرکردگی میں کام کرو گے۔

مگر جج جناب جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا کیونکہ
یہ فقرہ کہتے ہوئے دل سے بہت ڈر رہی تھی۔ عمران
اپنی ناشائستہ حرکات سے اپنے ملک کا وقار بھی خطرے
میں ڈال دیتا ہے۔

دیکھو جولیا تم ہزاروں بار دیکھ چکی ہو کہ اس کی کوئی
حرکت فائدے سے خالی نہیں ہوئی اس کا طریقہ کار
بھی ہے کہ وہ خود کو بے وقوف پوز کرکے دوسروں
کو بے وقوف بنا دیتا ہے اور پھر اپنا مطلب صاف
نکال لیتا ہے اور تم نے دیکھا ہے کبھی وہ اپنے

مشن میں ناکام نہیں رہتا اس کے باوجود تم ہر وقت اس کی شکایت کرتی رہتی ہو۔

ایکسٹو کا لہجہ انتہائی بھیانک ہو گیا تھا۔

معافی چاہتی ہوں جناب۔ جولیا نے جواب دیا مگر ایکسٹو کی آواز نے اس پر کپکپی طاری کر دی تھی اور جب ادھر سے ریسور رکھنے کی آواز سنائی دی تو اس نے اطمینان سے سانس لیا جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اس کے سر سے اتر گیا ہو اس نے ریسور رکھ دیا اور پھر آہستگی سے چلتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی پھر کچھ سوچ کر رکی اور پھر فون کی طرف تیزی سے آئی اور صفدر کو ٹیلیفون کیا ادھر صفدر نے فوراً ریسور اٹھایا۔

ہیلو صفدر سپیکنگ صفدر کی آواز جولیا کے کانوں میں گونجی۔

میں جولیا بول رہی ہوں جولیا نے جواب دیا کیا تم ناشتہ نہیں کر چکے تو آج ناشتہ میرے پاس آ کر کرو۔

شکریہ ناشتہ سے تو میں ابھی فارغ ہوا ہوں۔ پھر

کبھی تمہارے ہاں کھاؤں گا۔

صفدر نے جواب دیا۔

اچھا تم ضروری سامان لے کر میرے پاس پہنچو۔ ہم عمران اور کیپٹن شکیل کی ہمراہی میں آج نیویارک جا رہے ہیں۔

نیویارک وہ کس خوشی میں۔

اسی ماکا زونگا کے چکر میں وہاں چودہ ممالک کی میٹنگ ہو رہی ہے جس میں ماکا زونگا کے سدباب کے متعلق تدبیریں سوچی جائیں گی۔

اچھا میں ابھی آتا ہوں اور صفدر نے ریسور رکھ دیا۔

جولیا نے ریسور رکھا اور خود کچن کی طرف بڑھ گئی۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد کیپٹن شکیل عمران جولیا دانش منزل کی میٹنگ ہال میں بیٹھے ایکسٹو کی کال کے منتظر تھے عمران کی چلبلی شخصیت سے جولیا سخت بیزار تھی اور جب سے کیپٹن شکیل اس ٹیم میں شامل ہوا تھا عمران سے بیزاری اور بھی بڑھتی جاتی تھی اس سے جولیا کے کردار پر کوئی حرف نہیں آتا جولیا دراصل ابھی تک اس

غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ کیپٹن شکیل دراصل ایکسٹو ہے
اور کیپٹن شکیل میک اپ کرکے ہمارے درمیان شامل ہے
اس لئے کیپٹن شکیل کی شخصیت میں وہ کبھی کبھی اپنے لئے
بے انتہا دلچسپی محسوس کرتی لیکن ادھر کیپٹن شکیل کا کردار
ایکسٹو سے دو قدم شاید آگے تھا وہ عورتوں سے
رومانی باتیں کرنا اور ان میں دلچسپی لینے کو مردوں
کی توہین سمجھتا ہے اس لئے آج تک نہ ہی اس نے
شادی کی تھی اور نہ ہی اس کی شخصیت سے کوئی
رومان ٹنگا ہوا تھا۔ اس کی شخصیت ایک بے داغ شخصیت
تھی جولیا سے بھی اس کی دلچسپی صرف اسی حد تک تھی
جس حد تک وہ اس کی کرنٹ آفیسر تھی اس کے سوا
اور کچھ نہیں آج جب ایکسٹو نے اسے صرف صفدر کو
فون پر اطلاع دینے کے لئے کہا اور کیپٹن شکیل کے متعلق
کوئی ہدایت نہ ملی تھی حالانکہ جیسے وہ صفدر کو اطلاع
دے سکتی تھی لیکن جب کیپٹن شکیل کے متعلق کوئی
ہدایت نہ ملی تو اس کے ذہن کے کسی گوشے میں ایک
خیال رینگ رہا تھا کہ کیپٹن شکیل ہی دراصل ایکسٹو

ہے حالانکہ بات صرف اتنی تھی کہ کیپٹن شکیل عمران کے
ساتھ کسی وجہ سے پہلے ہی دانش منزل میں موجود تھا۔
بہرحال اس وقت ان سب میں نیویارک میں ہونے والی
میٹنگ کے متعلق بات چیت ہو رہی تھی صفدر کا کہنا
تھا کہ یہ میٹنگ قطعی ناکام رہے گی۔ لیکن عمران اس کے
خلاف تھا۔

کیسے ناکام رہے گی۔ عمران نے صفدر کو چیلنج دیتے
ہوئے کہا اس لئے کہ اتنی بڑی تنظیم کی بیخ کنی اس طرح کی میٹنگوں سے
نہیں کی جا سکتی۔ جو تنظیم اتنے بڑے پیمانے پر قتل و غارت
کر سکتی ہے وہ اس میٹنگ کا سدباب نہیں کر سکتی صفدر
نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

صفدر کا خیال ٹھیک ہے کیپٹن شکیل نے بھی تائید
کرتے ہوئے کہا۔

صفدر کا خیال غلط ہے دراصل یہ ماکا زونگا سے ذہنی
طور پر مرعوب ہو گئے اور پھر یہ اپنے سکول کے امتحانات
میں چونکہ ہمیشہ فیل ہوتے ہیں اس لئے ناکامی کا بھوت
ہر وقت اس کے ذہن پر سوار رہتا ہے عمران نے مضحکہ

خیر دلیل پیش کی خیر امتحانات میں فیل ہونے کا ریکارڈ تو عمران صاحب ہی توڑتے رہے ہیں میں نے تو ایک دلیل دی تھی صفدر نے ہنستے ہوئے کہا ریکارڈ تو نہیں البتہ ریکارڈو پلیئر ضرور توڑا ہے۔

عمران نے انگلی سے سر کھجاتے ہوئے نیم وا آنکھوں سے جواب دیا اور مس دل موہ لیا کو تو میں نے ایک مدرسے میں کان پکڑے مرغا بنا ہوا بھی دیکھا ہے عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مزید ٹکڑا لگایا شکیل اور صفدر نے دل موہ لیا کے اصطلاح پر دل کھول کر قہقہے لگائے اور جولیا پھٹ پڑی۔

دیکھو عمران مجھے مت چھیڑا کرو میں بری طرح پیش آؤں گا۔

غزل ہم نے چھیڑی کوئی ساز دینا عمران بے نیازی سے گن گنانے لگا اور جولیا کا چہرہ مارے غصے سے سرخ ہوگیا۔

شٹ اپ وہ زور سے چیخی۔

ابھی عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ٹرانسمیٹر کا بلب سپارک

کرنے لگا اور سب سنبھل کر بیٹھ گئے جولیا نے آگے بڑھ کر بٹن دبایا اس کے چہرے پر اب تک سرخی تھی لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو پانے کی شدید کوشش کر رہی تھی۔

ہیلو ایکسٹو اسپیکنگ ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز ابھری۔

یس جولیا بول رہی ہوں جناب جولیا نے جواب دیا۔

کیا سب ممبر آ چکے ہیں۔

یس سر

توسنو اب سے آدھے گھنٹے بعد تم سب لوگ اپنے ملک کی نمائندگی کرنے کے لئے نیویارک جا رہے ہو وہاں اس بار ٹینگ کو خفیہ رکھنے کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے جا رہے ہیں تم سب لوگ یہاں سے میک اپ میں جاؤ گے تمہارے پاسپورٹ ابھی تمہیں مل جائیں گے پاسپورٹوں پر سفر کا مقصد سیاحت ہوگا اس کے بعد تمہیں عمران کی رہنمائی میں کام کرنا ہوگا باقی ہدایات اسے دے دی گئی ہیں عمران سے کہو وہ تم سب کے میک اپ کر دے۔

مگر جناب کیپٹن شکیل تو پہلے ہی میک اپ میں ہیں جولیا نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ فقرہ سن کر کیپٹن شکیل سمیت تمام افراد بری طرح چونک پڑے

اور سب کی نظریں کیپٹن شکیل کے چہرے پر پڑنے لگیں۔

کیا کہا ایکسٹو کی بھی حیرت آمیز آواز ابھری۔

میرے خیال میں جناب کیپٹن شکیل صاحب شروع سے ہی ہمارے ساتھ میک اپ میں شامل ہیں۔

اس خیال کی وجہ۔ ایکسٹو کی آواز میں کچھ تلخی ابھر آئی۔

ان کا چہرہ بالکل سپاٹ رہتا ہے جناب کسی قسم کا تاثر ان کے چہرے پر نہیں ابھرتا صرف آنکھیں ہی اس تاثر کی غمازی کرتی ہیں اس لئے مجھے شک ہوا کہ شائد یہ میک اپ کی وجہ سے ہے۔

جولیا کیپٹن شکیل کو سیٹ پر بلاؤ۔

لیکن کیپٹن شکیل اطمینان سے اٹھ کر سیٹ کی طرف بڑھا

جولیا سیٹ سے ہٹ گئی

کیپٹن شکیل۔

یس سر کیپٹن شکیل نے مؤدبانہ جواب دیا۔

جولیا کیا کہہ رہی ہے کیا واقعی تم میک اپ میں ہو۔

مس جولیا کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب دراصل ان کا شک بھی بجا تھا اور میں ان کی دوربین نظروں کی داد دیتا ہوں۔

ے چہرے کا یہ سپاٹ پن دراصل قدرتی ہے اس میں میرے کسی ارادے کو دخل نہیں ہوتا۔

کیا تم جولیا کی تسلی کرا سکتے ہو! ایکسٹو کی آواز میں پراسراریت شامل تھی

جس طرح وہ چاہیں جناب کیپٹن شکیل نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں جناب مجھے تسلی ہو چکی ہے صرف میرا ایک شک تھا امید ہے کیپٹن شکیل صاحب مجھے معاف کر دیں گے جولیا نے زرا ذل اندازی کہتے ہوئے کہا۔

نہیں جب ایک بات چل نکلی ہے اسے اختتام تک پہنچنا چاہیئے۔ صفدر تم ایمونیا کی بوتل الماری میں نکالو اور کیپٹن شکیل تم اس سے منہ دھوؤ تاکہ جولیا کا شک ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے۔

صفدر جلدی سے الماری کی طرف بڑھا اس نے وہاں سے ایمونیا کی بوتل نکال کر کیپٹن شکیل کو دی کیپٹن شکیل نے اس سے منہ اچھی طرح دھویا اور پھر خشک تولیے سے رگڑا لیکن وہاں میک اپ کا کوئی آثار نہ تھے۔

جولیا سخت ندامت محسوس کر رہی تھی اسے افسوس تھا کہ اس نے خواہ مخواہ شک کر کے کیپٹن شکیل کا دل دکھایا۔

کیا رزلٹ رہا۔ ایکسٹو کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

جولیا کچھ نہ بولی تو صفدر نے جواب دیا۔

جناب شکیل میک اپ میں نہیں ہیں۔

ہوں جولیا کیا تمہاری تسلی ہو چکی ہے۔

میں معافی چاہتی ہوں جناب میں سخت شرمندہ ہوں۔

جولیانے ندامت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

اس میں ندامت کی کوئی بات نہیں اور میرا خیال ہے کہ کیپٹن شکیل بھی اسے محسوس نہیں کریں گے کیوں کہ ہمارا کام بھی ایسا ہے کہ ہمیں ہر وقت آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں میں نے کیپٹن شکیل کا منہ اس لئے دھلوایا تھا کہ جولیا کا شک ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے ورنہ مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ کیپٹن شکیل کا چہرہ قدرتی طور پر سپاٹ ہے یہ سب کچھ میں نے اس لئے کیا ہے کہ جب سے کیپٹن شکیل اس ٹیم میں داخل ہوا ہے جولیا اس پر ایکسٹو کا شک کر رہی ہے اور اس شک میں کیپٹن شکیل کے چہرے کا سپاٹ پن بہت معاون ثابت ہوا ہے مجھے جولیا کے خیالات اور اندیشوں کا علم تھا لیکن کوئی توجہ نہ دی۔ اب جب جولیانے خود بات چھیڑ دی تو میں نے مناسب سمجھا کہ بات پوری طرح

کھل جائے۔ اچھا اب سب لوگ چلنے کی تیاری کریں پاسپورٹ ب سب کو ایئرپورٹ پر مل جائیں گے اس کے ساتھ ہی
نسمیٹر خاموش ہو گیا۔

میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا کوئی بات نہیں کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اور پھر مران سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران صاحب آپ میک اپ شروع کریں۔

اور عمران جو اس سارے ہنگامے کے دوران بیٹھا اونگھ رہا تھا اٹھا صفدر کو ساتھ کی الماری سے میک اپ کا سامان نے کو کہا۔



لے نے اشارہ ملتے ہی ایئرپورٹ پہ رینگنا شروع کر دیا اور پھر اس کی فتار انتہائی تیز ہوتی چلی گئی اور چند ہی لمحوں بعد وہ زمین چھوڑ چکا تھا اور فضا کی بلندیوں میں پرواز کر رہا تھا اے آر سی کمپنی کا طیارہ تھا۔ جو صفدر کیپٹن شکیل جولیا اور عمران کے ساتھ تیس اور مسافروں کو لے کر نیویارک کی جانب جا رہا تھا جولیا اور کیپٹن شکیل آگے بیٹھے تھے اور ان کے پیچھے صفدر اور عمران تھے۔

سارے ہلکے ملکے میک اپ میں تھے جس سے ان کی شخصیت کچھ اور نکھر آئی تھی صفدر کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں انتہائی شاندار لگ رہی تھیں اور عمران اسے مج... چھیڑ رہا تھا۔

صفدر یار تمہارے چہرے پر گلہری کی دُمیں بڑی شاندار ہیں۔

یہ سب کچھ تمہارا کیا دھرا ہے صفدر نے آہستہ سے جواب دیا

خدا کے لئے صفدر کیا میں مونچھیں اگانے کا کام کرتا ہوں۔

یہ سب تو باتوں میں مشغول تھے مگر ایک اکہرے بدن کا نوجو... جہاز کی تیسری رو میں بیٹھا ان کی طرف بڑی پر اسرار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کبھی وہ ان کی شخصیتوں پر نظر ڈالتا اور کبھی اس کی نظریں عمران کی گود میں پڑے ہوئے کیمرے کی طرف پڑتیں۔

طیارہ رواں دواں اپنی منزل کی طرف گامزن تھا اچانک نوجوان اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر وہ آہستہ سے عمران اور صفدر کے نزدیک سے گذرتا ہوا طیارے کی دم میں بنی ہوئی لویٹری کی طرف جانے لگا جیسے ہی وہ عمران کے پاس

...ے گذرا اس نے جھپٹ کر عمران کی گود سے کیمرہ اٹھایا اور ...وری تیزی سے لیوٹری کی طرف بھاگ نکلا عمران نے ...ی کے پیچھے جست لگائی مگر وہ لیوٹری میں داخل ... دروازہ بند کر چکا تھا تمام مسافر اس حرکت سے بری ...وکھلا اٹھے تھے عمران لیوٹری کے دروازے پر ...برسا رہا تھا صفدر شکیل اور جولیا بھی اپنی جگہوں ...ے کھڑے تھے ایئر ہوسٹس تیزی سے عمران کی طرف ...ی عمران نے اسے کسی طرح بھی لیوٹری کا دروازہ کھولنے ...ے کہا مگر ہوسٹس بے بس تھی یہ واقعہ ہی اتنا اچانک ...ہوا تھا کہ سب چکرا کر رہ گئے تھے اچانک عمران نے ...ے ریوالور نکالا اور دروازے پر بنے ہوئے لاک پر ...چلا دی گولی پڑتے ہی لاک ٹوٹ گیا اور عمران ...تیزی سے دروازے کو دھکا دیا لیکن خالی لیوٹری ... کا منہ چڑا رہی تھی لیوٹری کی پشت کی کھڑکی ...ہوئی تھی عمران نے تیزی سے کھڑکی کی طرف دیکھا ...اسے فضاؤں میں ایک پیراشوٹ نظر آیا اور عمران ...میں پہلی بار بے بسی سے ہاتھ ملتا ہوا رہ گیا۔

لیکن شاید یہ کمرہ اتنا قیمتی تھا کہ عمران نے بے بسی کی بجائے کچھ کرنے کا ارادہ کیا اس نے پیچھے مڑ کر کیپٹن شکیل کو کہا کہ تم نیویارک ایئر پورٹ پر انتظار کرنا اور پھر وہ تیزی سے اپنی سیٹ کی طرف بڑھا اور اس نے جہاز کی طرف سے ملنے والے پیراشوٹ کو اپنی کمر سے باندھا اور پھر اس نے صفدر کے کان میں تیزی سے سرگوشی کی اور صفدر پستول نکالتا ہوا کاک پٹ کی طرف بھاگا۔ پائلٹ بیٹھا جہاز کو کنٹرول کر رہا تھا ائیر ہوسٹس حیرت بھری نظروں سے یہ ہنگامہ دیکھ رہی تھی اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے؟ ادھر صفدر نے پائلٹ کی پشت سے پستول لگایا اور اسے مجبور کیا کہ وہ جہاز کو پیچھے کی طرف لوٹا دے دیکھو پائلٹ اپنا جہاز فوراً بیک کر دو وہ آدمی ہماری ایک ایسی چیز لے کر جہاز سے کود گیا ہے جس کے لئے ہم سارے جہاز کو تباہ کر سکتے ہیں اس لئے اچھا تو یہ ہے کہ تم فوراً جہاز موڑ کر اس کے پیچھے چلو اور اس کے پاس سے گزرتے ہوئے جہاز کی رفتار تیز کر دو جو ایک آدمی جہاز سے کود جائے گا اس کے بعد تم اپنی منزل

کی طرف چلے جانا ورنہ تم جانتے ہو ہم سب کچھ کر گزریں گے۔ پائلٹ نے بے بسی سے پستول کی طرف دیکھا اور پھر جہاز کا رخ موڑ دیا جہاز ایک بار پھر واپس جا رہا تھا۔

عمران کھڑکی سے کودنے پر تیار کھڑا تھا ایر ہوسٹس اسے ایسا کرنے کے لئے روک رہی تھی۔ لیکن جولیا نے اسے ریوالور دکھا کر چپ رہنے پر مجبور کر دیا۔ جہاز آہستہ آہستہ فضاؤں میں بلند پیراشوٹ کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا جیسے وہ اس پیراشوٹ کے پاس سے گزرا تو عمران نے کھڑکی سے چھلانگ لگا دی اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران کا پیراشوٹ کھل چکا تھا اور اب وہ بھی فضاؤں میں جھول رہا تھا اس کا پیراشوٹ پہلے پیراشوٹ کے کافی نزدیک تھا یہ عمران کا اندازہ تھا کہ اس نے ایسے وقت چھلانگ لگائی جب جہاز پیراشوٹ کے بالکل پاس سے گذرا اب جہاز ایک لمبا چکر لگا کر دوبارہ واپس اپنی منزل کی طرف جا رہا تھا۔

عمران نے جیب سے پستول نکال کر ہاتھ میں لیا۔

اب دونوں پیراشوٹ آہستہ آہستہ زمین کی طرف جا رہے تھے اور کچھ دیر بعد وہ دونوں زمین کے نزدیک آ گئے تھے۔ عمران زمین پر کودنے کے لئے تیار ہو گیا کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ یہ شخص زمین پر کودتے ہی بھاگ جانے کی کوشش کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے ہی دونوں زمین پر گرے اس شخص نے جلدی جلدی اپنے آپ کو رسیوں سے چھڑانا شروع کر دیا عمران اس سے تقریباً ڈیڑھ سو گز دور گرا تھا یہ جگہ ایک خشک پہاڑی تھی عمران نے بھی جلدی سے اپنے آپ کو پیراشوٹ سے آزاد کرایا اور پھر پستول ہاتھ میں لے کر تیزی سے آگے بڑھا وہ بھی بھاگ رہا تھا کیمرہ اس کے ہاتھوں میں تھا چونکہ وہ پستول کی رینج سے دور تھا اس لئے عمران اس پر گولی نہیں چلا سکتا تھا اس لئے وہ بھاگنے پر ہی اکتفا کر رہا تھا ناہموار پتھروں کی وجہ سے اسے بھاگنے میں دشواری ہو رہی تھی لیکن اس کے باوجود اس کی رفتار کافی تیز تھی اس لئے وہ آہستہ آہستہ اس کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا۔ وہ شخص پہاڑی کی دوسری

ان بھاگ رہا تھا عمران کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون سی جگہ ہے اور اسی پہاڑی کی دوسری طرف کیا ہے؟ اس لئے وہ پہاڑی کی طرف پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کو پکڑنا چاہتا تھا اس نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اب وہ شخص عمران کی پستول رینج میں تھا لیکن اب عمران پستول نہیں چلا سکتا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ اب اگر اس نے اسے گولی مار دی تو وہ کیمرہ سمیت پہاڑ سے نیچے جا گرے گا اور پھر جو اس شخص کا تو حشر ہوتا تو ہوتا کیمرہ عمران کو صحیح سلامت نہ مل سکتا تھا۔

اس لئے عمران چاہتا تھا کہ اسے زندہ پکڑے اتنے میں وہ شخص پہاڑی کی دوسری طرف پہنچ کر عمران کی نظروں سے اوجھل ہو گیا عمران بھی ایک لمحے کے بعد چوٹی پر پہنچ گیا لیکن اسنے نیچے پہاڑی کے دیکھا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور وہ شخص کیمرہ ہاتھ میں ڈالے سمندر کی طرف گولی کی طرح اڑا جا رہا تھا اتنی بلندی سے سمندر میں چھلانگ لگانا یقیناً اس شخص کی انتہائی دلیری اور

جرأت کی دلیل تھی پہاڑی تقریباً سمندر سے تین سو فٹ اونچی تھی۔

اسی وقت ایک زور کا چھپاکا ہوا اور وہ شخص سمندر کے پانی میں گہرے سمت گم ہوگیا۔ عمران نے پستول جیب میں ڈال لیا پنجے جوڑے اور پھر سمندر میں چھلانگ لگا دی وہ تیر کی طرح اُڑتا ہوا سمندر کی طرف جا رہا تھا اور سمندر لمحہ بہ لمحہ نزدیک آتا جا رہا تھا اور چند ہی لمحوں بعد وہ سمندر کی پہنائیوں میں تھا یہ غنیمت تھا کہ سمندر اس جگہ انتہائی گہرا تھا ورنہ اتنی بلندی سے کودنے کے بعد وہ یقیناً سمندر کے نیچے کی زمین سے ٹکرا جاتا اور پھر اس کے گوشت کا قیمہ مچھلیوں کی خوراک بن جاتا عمران کافی گہرائی تک تیر کی طرح گیا اور اس کی رفتار جب تیز ہوئی تو سمندر نے اُسے تیزی سے اوپر کی طرف اچھالنا شروع کیا تیرنے میں انتہائی مشاق ہونے کی وجہ سے لمحہ بہ لمحہ اس شخص کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا لیکن اچانک اس کی امیدوں پر اوس پڑگئی۔ کیونکہ ایک لانچ تیزی سے اس شخص کی طرف بڑھ رہی تھی جتنی تیزی

سے وہ لانچ اس شخص کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عمران کا خیال تھا کہ وہ شخص گرفتار ہونے سے پہلے لانچ میں سوار ہو جائے گا لانچ اس شخص کے پاس پہنچ کر آہستہ ہوگئی اور لانچ پر کھڑے دو آدمیوں نے اسے پکڑ کر لانچ پر چڑھا لیا اتنے میں عمران بھی اس کے نزدیک پہنچ گیا تھا عمران کو دیکھتے ہی ان میں سے ایک شخص نے پستول نکالنے کی کوشش کی لیکن یہاں عمران نے ایک ایسا جمپ لگایا کہ ایک انسان سے اس کی توقع بھی نہیں رکھی جا سکتی تھی وہ سمندر سے ایسے اچھلا جیسے کوئی شخص زمین سے اچھلا ہو اور وہ جمپ بھی اتنا زوردار تھا کہ دوسرے لمحے وہ لانچ میں پڑا تھا وہ دونوں شخص یہ دیکھ کر اتنے حواس باختہ ہوئے کہ ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ کوئی انسان سمندر سے اتنا بڑا جمپ لگا سکتا ہے لیکن یہ عمران تھا جو خطرے میں واقعی مافوق الفطرت بن جایا کرتا تھا عمران نے جیسے ہی لانچ پر گرا اس نے تیزی سے پلٹا کھایا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہوا چھلانگ لگانے میں اسے جتنا زور

لگانا پڑا تھا وہ خود ہی جانتا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کے پھیپھڑے پھٹ گئے ہوں اور پھر لانچ کے تختوں پر گرنے سے اس کو چوٹ بھی کافی آئی تھی۔

لیکن عمران جانتا تھا کہ یہی لمحہ فیصلہ کن ہے۔ اگر اس نے ذرا کمزوری دکھائی تو سارا کیا دھرا بے سود ہو کر رہ جائے گا اس لئے وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اسے اٹھتا دیکھ کر دونوں شخص بھی چونک پڑے جیسے خواب سے جاگے ہوں وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھے لیکن عمران نے پھر ایک ہائی جمپ لگایا اور اس کی دونوں ٹانگیں سامنے والے ایک شخص کے سینے پر پڑیں اور وہ چیخ مار کر پیچھے الٹ گیا دوسرا شخص عمران سے لپٹنے لگا لیکن ایک ہی گھونسے نے اسے بھی نیچے گرا دیا اب عمران تیسرے شخص کی طرف بڑھا جو یہ سچویشن دیکھ کر کیمرے کو سمندر میں پھینکنے جا رہا تھا عمران نے ایک جھپٹا مارا اور کیمرہ اس کے ہاتھوں سے چھین لیا گھونسہ کھانے والا شخص دوبارہ عمران کی طرف بڑھ رہا تھا۔

عمران نے تیزی سے بھاگ کر کیمرے کو ایک کونے میں رکھا اور پھر آنے والے شخص کو پھرتی سے ہاتھوں پر اٹھا لیا وہ شخص حالانکہ کافی قوی ہیکل تھا لیکن عمران کے ہاتھوں میں ایک کھلونے کی طرح بے بس ہو چکا تھا عمران نے پھرتی سے اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔

پھر وہ اس شخص کی طرف بڑھا جو کیمرہ لے آیا تھا وہ شخص اب پھر کیمرے کی طرف بڑھ رہا تھا عمران نے ایک زوردار گھونسا اس کے منہ پر مارا اور پھر اسے بھی ہاتھوں پر اٹھا لیا ایک چھپاکے سے وہ سمندر میں گر پڑا عمران کے چہرے پر اس وقت ایک درندگی پھیلی ہوئی تھی۔ تیسرا شخص ابھی فرش پر پڑا تھا اس کے سینے پر پڑنے والی لات اسے عدم کا راستہ دکھا چکی تھی عمران نے اس کی طرف سے مطمئن ہو کر لانچ کو سنبھالا جو تیزی سے آؤٹ آف کنٹرول ہو کر سمندر میں چکر لگا رہی تھی عمران نے سٹیرنگ سنبھالا اور لانچ موڑ کر ایک مخالف سمت کی طرف بڑھا دیا۔ وہ دونوں شخص سمندر میں پڑے ہاتھ پیر مار رہے تھے لیکن عمران ان سے بے پرواہ ہو کر لانچ چلا رہا تھا اب اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک نمایاں تھی اس کی لانچ تیزی

اسس پہاڑی کی بھاگی جا رہی تھی جہاں سے اس نے چھلانگ لگائی تھی۔

اب اس طرف سے فارغ ہوکر وہ سوچ رہا تھا کہ نجانے وہ کس ملک میں ہے اور کس شہر سے کتنی دور ہے اسے فوراً نیویارک پہنچنا تھا کیوں کہ اس کے بغیر اس کے ساتھی بے بس تھے انہیں نہیں معلوم تھا کہ میٹنگ کہاں ہو رہی ہے اور اس کے کوڈ الناظط کیا ہیں اسس لئے اس آج نیویارک پہنچ جانا لازمی ہے اب لانچ ساحل کے قریب پہنچ گئی اس نے لانچ کو ساحل کے پاس جا کر روکا پھر کیمرہ اٹھایا اور چھلانگ لگا کر ساحل پر اتر گیا اب وہ تیزی سے دوبارہ پہاڑ کی جانب جا رہا تھا۔ ——————